

رام لیدا

منظومہ صاحب ذہن نوکا جناب منشی رام سہاسے صاحب تنہا



مطبع تنہا لی لکھنؤ میں منشی پورچند کے اہتمام سے چھپی

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U2336



سری کنیش آئیم

لب میر بر آرم رام لیک	دو کام کروں کہ کام لیک	ہوں رام مامی چھپر وقت	جسین راحت ہو بوقت
دل صاف ہو آئنے کی صورت	پیش آؤ بیٹے کی صورت	نظر و نہیں ہو جاؤد سری آ	پاؤ آرم خاطر رام
دیکھو نہیں جادو کو آنکھ و ٹھکانہ	آرام ہو نہیچھون رام پر	دل صاف ہو کینہ و حسد سے	پھیچھا چھوڑ خیال بد سے
جب تک سہما زنگانی	ہو وقت لبیر لکاسانی	اولاد و عزیز و یار و غمخوار	ہر گرنہ ہون مبتلا و آزار
سبش درین بفضل گنتا	آؤ تقدیر ابد دل ماتھو	اب یاد جناب جانکی ہو	جس کے کچھ خیر جانکی ہو
و درو پ جو اپن و نہیں سجا	درینوں لبیر نہیچھو	جگ کی تاملین کت ناتا	راحت ہو زمانہ النہ پاتا
پلخص کی بھی رات دن ہون	ویرانہ دل ہی جیجی آباد	کیونکر نہیچھو رحمت مہا میر	مین مایہ مخرو و عرو تو قیسر
جیہ ہوں نہال شاد و کر دین	دامن فر دیا جو بھیجھو نہا	القصد یہ خاک عالم	ہر خاک صفت خبار عالم
ہو دلیس امید و ار رحمت	ہو فضل سے کامگار رحمت	خاصہ کو عطا ہو وہ روانی	موصی یہ مخو و نشانی
کہوں سری ام کی کستھان	ہوں طالب بقہ مدعا میر	دہ دہ لکھو نہا کہ دل بچک جا	گلزار سنوڑی دمک جا
بہکستوں کی جو آرزو ہو پوری	ہو وقت نہیچھو غم سے سری	ہر چہ کتھایہ مشتر ہے	واقعہ اس کے زمانہ بھی

اردو میں بھی نظم ہو چکا ہے خوشتر کا بھی یہ کلام خوش عاجز جو راہ علم کی ملے اردو میں بھی ذکرِ رام لکھے پورچند اسم اہل فرخ تھا سُمرِ شیریں جو جا کی حضور لیکن یہ وہ ذکرِ پُراثر ہے فارابی خیال اپنا اپنا مطلب تھا کہ لبِ حرام کام کیونکر ہو لگا حالِ نازک ہست ہو قوی اوسے سیکے ہو آپ ہی کی تم م لیلیا نقص سخن دکھام اگر ہو اسکے بھی سوا عیاں نہ پاتا	سو خاطر نکتہ بین کو مرغوب ملک شہر و سخن ہوا سہ مشہور کلام آپ کا ہر کچھ کا نڈ مفید عام لکھے خیر آباد آپ کا وطن تھا راماں رہ گئی ادھوری جب کیونکہ تو لطف تازہ پیر طرز اپنا مکمل اپنا اپنا نکلے تو کسی طرح بارام ہو علم سخن کہاں نازک سہروش بہن شاہِ طریح رکھا نام اسکا رام لیلیا اس رمزِ پیچی ذرا نظر ہو انسان کی خطا کو کبھی ذات چھوٹے نہ رہا وہ تمنا	فرحت کا بیان چھوڑا سیکو چھوڑا لیکن نہ مانے کا سہ بجاشا کی بھی شاعری کہانی ہر شعر ہر محزن فصاحت ناگہ ہوا انتقال اونکا القصہ سبوں نے مقدر ہو اسکے علاوہ موقع غور میں بھی کہا کہ خوب بات اسوا سٹے ذکر پاک چھوڑا لیکن تھائی سہارا کا طول مطلب سے فکر تھی وہ ارباب سخن سے اپنے میں پو تھی میں جو ذکرِ رام کا پھر کہیے میری مجال کیا خاموش رہو تم اہلِ تمنا	اوپر تشکر و الیل برین خوب نام میر ورتھا جگن ناتھ کی نظیر پہنچا ادھیسا کی ہر کا نڈ کو معدنِ بلاغت ہر شخص کو ہی ملال اونکا کین نظم کتابیں چشم بدور ہر رنگ سخن کا طور ہی ام گر ذکر ہو نظم میر کا مات اب وہ ہی نگاہیں پارِ طرا فرمانیک رام فضل وافی تھا ذکرِ جنابِ رام منظور افشاں و میر نقص کا بسید نقص اوسمین لگانا خطا ہو اعب موقع قیل و قال کیا ہے
---	--	---	---

اجودہ میا جی کی بزرگی و عظمت کا حال

دائیم رہو لب پہ رام کا ذکر نقشہ جو چاہا اجودہ میا کا ہر حال سو کیونکہ خبر ہے فرمانے حالِ اجودہ میا کا کیونکہ نامِ نیاں نہ پاتا	بے گاہش فکر ہر ساف خاک اسکی ہر چشم دکھانا برادر اکب جو شہ پر ہے کیونکہ گہر ہے اہلِ مدحا کسو جو سیرِ زیر ہے گلزار	جولان قلم گہرِ نشان ہو شیو جی سو کی گہرِ نشان ہو میں آپ جو واقعہ زمانہ کیونکہ یہ مقام پاک ہے ہر رتبہ سہر زین جو عالی	ہاں طبع رسا کا امتحان ہو ہر واقعہ خلق انکی ذات کچھ کہیے اودہ کا بھی ضامنہ ہر فقرِ حبان چس بستہ لوگوں کو ہر گلت دین والی
--	--	--	---

کیونکہ یہ زمین جوں ہی ہر پیا خطر سے عیان اجود پیا سرجو و قریب اسکی جاری استنان ہی ویش جی کا مسکن یہ جناب ام کا ہے کیسے میں کہ سیام روپ میں تر زمین زمین و آسمان میں اس ذات کو سو کرو میں فکر بخشندہ جرم الش و جان برہا کی سرشت حق جہ آباد میش پدر اکے یہ تقریر یکچھ جو جائیش جی متی یکساں بس کا عرض او طول استت میں یوتا میں کرتے مسور میں ساکنان یکیشہ زیور پوشاک نادرہ کار پور کے میں پاسبان ہند او تر کے میں چوچو نگہبان نرین جوں جو متی دل آرا کون پہ جو آب ہر بان مسکن کو انہیں لاشعہ ہی	کیوں صورت است پاکی و پیل سین است ہر جہوہ شکل کا اعزاز ہی اس پر تھوگی معبدی خاص عام کا جگت لاش میں جو پ تکین مکان لاہ کا بنیالی چشم کو میں ذکر چارہ گرد و یکساں پیلے سب سے ہو لی ایجاد کیا مسکن خلق کی سر پایہ راحت خوشی دروازے ہی ہر طرف شار قدرت کا در میں ہیں قائل غرض ان سب میں وہ جہ پر چند ہر ایک ہر چند جسکا نہیں کوئی حال نہال تویشن جی دسپہ محفل آرا سب کو دل سے خواں دکوی فکر مدعا ہے	یہ سنہ کلام نیک پیش میں جو کی اگر اوان اس خطے میں علم کا جو گہری گیانی نہ بیان کر کیوں کرتا پو میں ام کو غشت کا راہ ک میں قتل کر نیوال ذات ایسی جو جاوہ گیار ہر نقطہ مقدس اس کتیا کا القصد پری اجود پیا برہا کو سپر خشیام جھون برہا و جنین لیکیا پی بگوان بینک میں غور میں اس میں مکان نقیہ ہر جمع البشر ہر اک سو ایک ایک کو چار چار میں یکشہ کے چار سمت میں دکس کے میں پاسبان نیکند آلودہ سو غریب برہا پوخی توکی کشکار ظاہر خیال شیان ہون وئی لاشن کو انکا چا کی	شیو جی لڑ زبان ترہا کا وہ تیر بیگان آگاہ علوم ہر لاش دل و فک میں ہر عذاب نیشرا و نک کون سی میں جرات کا وہ دم میں پیر کیوں نہیں یہ آسا غم کھوتا ہی ہر مسہا ہر مخزن افتخار و پاک باقض و خبر تو شیان ہون پوچھ سو کشن لوک باجا اسی لیا ہی اپنا اوتا ہے گاشن افتخار شاداب اور متے میں بوان سرایہ افتخار میں ہاتھ ہر سمت میں پاسبان مقرر ہر ایک سو ہر تیر ہر ایک ہر دونوں آبروی و نوب دکھان ہار باغ کفار پور ہو سو ال شیان ہون نیز وہ اجود پیا کی
---	--	---	---

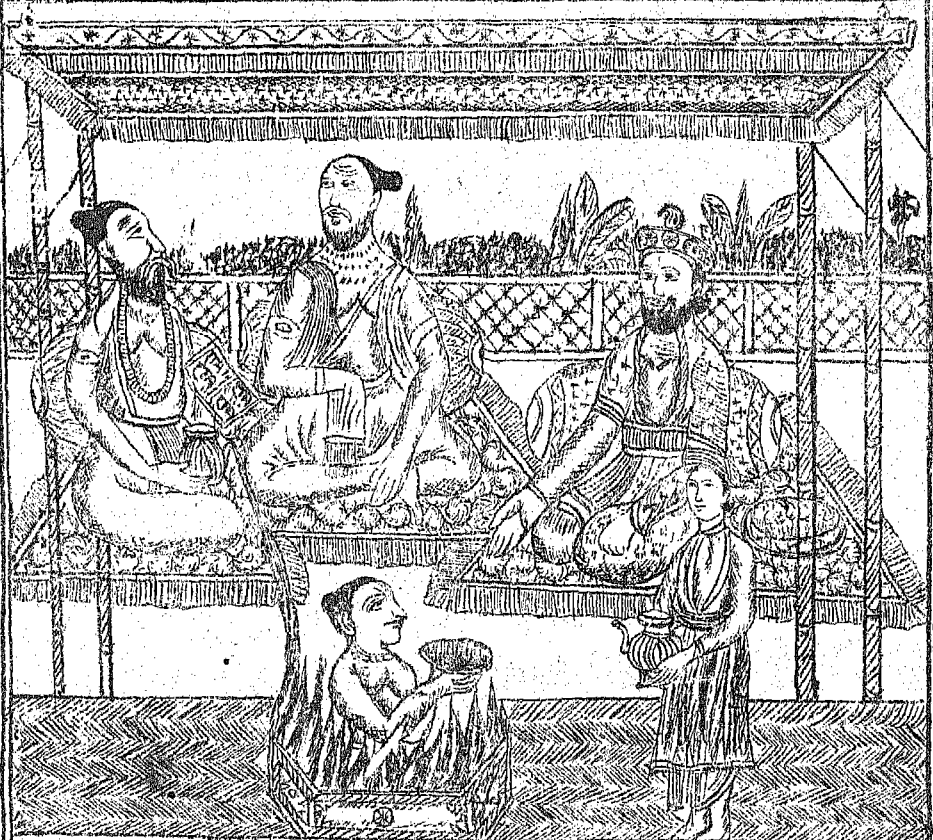
یہ ایسی اجود سیاہی نامی وہ نو کو جو دی جا رہا تھا تینوں سو عمر تک لڑی رواق بخشتی وہ سرزمین کو انقصہ یہ ایسی ہر زمین کو اکثر کیوں ہو خاک اسکی باغون سو ہی باغ نامی یہ جاے بزرگ سے بہر حال سرو کا جوان و اس کی دہا سگوان کا خود ہی سخن ہے ہر ایک مقام اسکا ہر پاک ایک ایک قدم جو چڑھتا وہ جو کوئی معین ہو جا رہی پر نام لبشر جو اسکو کر لے کہنا جو کھلا جا رہی کو درشن جو اجود سیاہی کو اد نگاہی میں ذکر رہا ہوں	نہا جلوہ قدرت گرامی رخصت ہوئے وہ براہ اخلاص آرام کر کچھ مقام پائے راحت ملی خاطر کھین کو نانی جسکا کہیں نہیں ہے بنیاد پڑی ہر پاک اسکی ہر رنگ سپر جسکی استی خود اسکی صفت میں نہ لالہ ہر ساز مردا اشکارا یکیشہ ہی بڑھ کر چسپ ہے ہر سر نہ چشم راہ کی خاک بام قصہ چڑھتا ہر وہ سنہ دیکھو جہان میں بہتری دامن قدم عاصی ہر بے دیکھو زخار خرمی کو ہر پاسے اینچو چو جائے مطلب ہی کی فکر رہا ہوں بہ اگر ہر وہ کتہا ہر سر	نہا ایک ضابطہ ہر سخن اکو چڑھتے وہاں نشان خوئی سے اجود سیاہی ہر گوشہ ہوا جو سخن نو ایک ایک مکان ہر سخن نو حاصل وہ زمین کو تر ہے اشجار خام میں خود شام ہر چکر چرخ کا سورن ہر پن میں کی خبر مانیوالی ہر کتبہ ہر صفت کر کے کرتا ہر جو سیر ہو ہر پاک راہی جو آدم کو ہر محل ہو جانیوالا آدم کا کوئی پاتا ہر وہ سر لک میں ہر تہہ کی گیا کا ہر باہل کرتا ہر جو آرام چند کرین دل جو سوئی جو گیا تھا آغاز ہو ذکر رہا ہوں	سوئی قدرت کچھ قرینے سراہ تو انکو تسو کرمان استی سیکھتے ہی بسائی مردم کہتے تھے جہنم بدور ہر جسکی شامیں عقل محبوب سرو کے جنوب کی طرف ہے ہر ہول میں خود شام کو یہ او سپر ہی ہر جلوہ تر راحت میں دیکھا تو الی جو تقریر کا اپنی دم ہر کون ہو تا نہیں رنج و غم کاشکی حاصل اسمیہ جگہ ہر گرہ میں ہر لصد نکوئی کرتا ہے ہر محرم مد عاصی حاصل کر لے سراہ کا ہل مشکل ہوتی ہر او سکی آسان ذکر اسو مقام پاک کا تھا
--	--	---	--

آغاز بابل کا بند

زمین کا ناشی ہونا اور الہام غیب سننا اور سحری راچیہ بہت چھپن اور طہرین کا
 فرمانا راہ دوست کے مکان میں
 ہر شامل حال نفس کبیر | حاصل ہر زبان کو مشق توہ | دل فکر کا رہا ہوں | حور و عیال علم و شہادت

ہر قطعہ و خال و ہر مطلب	دلو کو خیال رو مطلب	مضمون لطیف و شیرین	ہر طبع راسخ و ملک کو رابط
سرو سوزن کو بھی ہو سکتا	ہر مصرعہ تازہ ہو جو بکیت	ہر طرح نشان خوش بینی	ہر لفظ کو محبت میں لانی
ہو تباہی بیان کے مطلب آغاز	مضمون کہتا جو ہر پر عجز	ہو بندش تحریر کہانست	ہر رسم و رایت و تاقیہ چست
ہر کون کسی کو امن دیتا	بے آب گیا دورہ تربیت	ہو یوں بے چین جو کائنات	ہر خیو جی و خاطر ہوا نی
کی از کیکے پاس جا کر فریاد	پر تہی کانپ اڑی سونگنا	ہو کہنے دکھا خاص و عام کا	راہ چسپ کی کشتی پہ پائل
کرنے لگو حال شکوہ طاس	ہر چارون یہ صورت غما	لیکن ہوا دل خرب و	ستیا جو جہاں سے چاہی ادا د
کیفیت ظلم کندی ساری	نتی خواہش بد عبا آری	ظاہر کیا حال درو آرا	دل سے ہو کر اہل نرنگار
ہو کا دنیا میں رات و نوا	مہجائی کا نام درو آزار	ہو گی خلقت پر مہربانی	آئی یہ دنیا و آسمانی
قدرت کو بیان تھی فکر	وہ اپنے مقام پر کیم سب	حاصل ہو او کو نقد سکین	یہ سنکے کلام راحت آگین
نتا راحت و خورگی کا سارا	راجہ دست تو جلوہ گردان	آباد و وسیع مخزن نور	سرخو یہ اودھ کی ملک مشور
تہا کشور و لدی عمل بین	تہمین تین جہا نیان مجملین	دنیا میں تہا نام نیک محرو	راجہ بہ صفت تہ موصوف
دلبر نازک بہ دل آرام	تہمین دوسری رانی کی بی نام	تہمین و لوق ملک کامرانی	کو شیدا تہمین چ خاصانی
لیکن اولاد کا الم تھا	راجہ کو صاحب ششم تھا	تہا جسکا سمندر استم نامی	نتی تیسری رانی گرامی
سر چشمہ بحر خوش کلائی	تو ایک لکھت سن چ نامی	سنو رہتا شیوہ اطاعت	راجہ تھا جو کل قناعت
اولاد مگر گنہگار کوئی	ہر طرح ہی صورت نکوئی	فضل در مدعا کو کمولا	شہ او کو قدم پہ گر کر بولا
عالی منش و خرد و رو نیک	رکھہ بولے کہنگی رکھہ بین	ہر وار شتر تاج کی تہتا	اتیک رہی راج کی تہتا
گھر میں ہو اگر جلوہ آرا	یہ سنکے وہ شاہ نمک آرا	یہ مقصد دلکش ہو پورا	وہ آئین تو مدعا ہو پورا
نتی کبک کو چال صبیحی	خنگل کد طرف چلی و جمبو	شنگی رکھہ کو ہلا کر آئے	فرمایا اک البشر اہی جاسہ
کرد و آباد میرا سپلو	بول او کو کہ او ہر وقا جو	کچھ تازہ امک دلین آئی	آہٹ رکھہ جو اسکی پائی
ہم آکی خدمتین بجا لائے	دست پہ جو آپ حم فرامین	طائب بنش کا ہر دل عالم	دہ بولی کہ آپ میں نکونام
ہر گل خوشنما پھریا	دست در ادب سے سر کھنکایا	دست کر بیان رکھہ آئین	یہ سنکے کلام کلبہ ن سے

رکھو نہ شکو اگر جگ کا سناں اکی ہونے دین عبادت تارا
 اچھت جو رہی جناب کہنا انکے دھن پوتا کن کے
 شبیر اپو دست اور شنگی کہ اور شست من کی اور جگ کرنا واکھ حصول لاو



دست کو وہ کہیر کہ نہ دیکر فرمایا کہ شہر دلاور دورا نیان جو عہد تیرا ہر وقت قریب و متصل تیرا دونوں کو تھی الفت سہرا کرتی تھیں محبت سہرا کہانی وہ جو بہ نہ کہیر یا ہم سامان کرم ہوا فرا ہم وچیت میں رام نومی کا وہ موقع لطف رحمت فروزا کوشیا کو لطف سہری رام پیدا ہوئی باوقار و اکرام	یہ را نیون کو کھلائو کہیر دو جسے برابر او کاود یکر منظور بدل تھی فکر و تیر اپنے حصوں و نصیب تیر نخل امید میں لگا پھل خود عقد مدعا ہوا حاصل وہ وقت وہ رونق شہر وہ ساعت نیک حسب لچنوا وہ نوچیں تھا آشکارا تھی قدرت خاص جلوہ آرا	پیش آؤ مراد دل کی تصویر فرمایا کہ کھیکھا و لیسکر اپنے حصوں و نصیب تیر خود عقد مدعا ہوا حاصل وہ ساعت نیک حسب لچنوا تھی قدرت خاص جلوہ آرا
--	--	--

تھا جلوہ قدرت مجاہد مسل جو مولیٰ جنس اسید سرور بواشہ زمانہ دل خوش ہو محل میں لکھی کا آئی خبر خوشی سلسلہ بارہ ہو گل ہو دراک چیں پیدا تایم جشن طرب کیا خوب نظرون میں تھا جلسہ کرامت راجہ گرے آپ کے قدم پر حاصل جو ہوا یہ فقہ خواہش لوشیا کو چین کا وہ گل حاصل ہو جهان میں نام اسکو میں تیسری رانی کو جو دو پور جب صورت حوصلہ جو وہ پڑھنے لگے بید با صد امید	کیونکہ سنون خوش فکر غالب پڑھنے لگے جنس کے دیوایہ خوش ہو کے لٹا دیا خزانہ سوق ہو دوسری خوشی کا کر لو رخ لطافت کا نظارہ تھا ہلبل روح جن پیشیا تخت جون کو مال زرد پتو تھا شور مبارک و سلامت بٹھلا دیا تخت پر چشم پر ہیں آپ بھی قابل پرستش ہو رونق گلشن جزو گل بہتر ہو کہ گیسو رام او سکو ہوں لچھمن ستر میں خوش ہو خود بام مراد پر چہ وہ معلوم ہو زما نے کہ اسید پڑھنا لکھنا تھا اکیلا	وہ ذات کہ فیض بخش دوران خوش اندر تھو رونق جہان اتنے میں خبر اور پائی نخل اسید بار لایا پڑگل سو ہی دامن سمندر کا شانہ دل ہو جو آباد جلسہ جو کیا چٹی کا نیاب محفل میں اشبہ دانش گاہ سرس بول مبارک امہا حاج ظاہر ہو کہ بہتری کا آثار نام او سکے ہیں بشمار مشہور فرزند دم جو ہو خوش انجام القصد سے بھونکا دل تھا شہ تعلیم کا وقت جبکہ آیا غالب جو ہو علوم و فن پر وہ علم و ہنر کو خود تھو بانی	وہ ذات کہ دستگیر انسان برساتی تھے پھول آسمان سے آواز طرب محل سے آئی نور نظارہ ایک پایا پر نور ہو سکن سمتہ راجہ دست تھو خرم و شاد تھے عیش طرب کو جمع اسباب آپو کی بے فیصلت و جاد پیدا ہو اگر میں وارث تاج لکھ میں ہو جلوہ زنگار ہر نام ہی نام چشم بد دور اوسکار لکھ لکھ بہت نام منظور نظر تھے چارون فرخ استاد قریب اپنے پایا تحسین تھی زبان انجمن پر
---	---	---	---

راجہ دست کے پاس لبو امتر کا آنا اور رام چندر اور چمن جی کو لیجانا واسطے
قتل کرنے مارتیج اور سو باہ اور تار کا کے

ہے ذکر جناب رام منظور دینا کے خیال سے بری تھی	نوک خامہ ہی شعلہ نور نور شید سپہر برتری تھی	صحر میں بھی ایک گہرا می راچھل و خین راچھل تھی	تھا لبو امتر نام نامی جگ کا سامان جھنک جاتی
--	--	--	--

ناریچ و ستابہ و تاناکا سب دست نر ادب سے سر جھکا یا جو حکم حضور ہو بجا لاؤں گرام و لچھمن ہوں میری ہمراہ مرضی ہو تو انکو ساتھ لے مال و زراعت کی تو دیدوں اتنے میں لبٹے من بھی آئے دنیا میں ہر بات قتل کفر راجہ نے لگا کر خیر بہتہ ہو پھر صحران جب نہ کو ذات	سوئے آکر نخل مطلب سنگا سن پاک پر جھایا میں خاک تہ و م پاک بچاؤں رفعت ہو تمام رنج جاگہ جھکو غم سے چاہ دیکھے پر لخت جگر سے کب جلا ہوں تقریر پائے لب پہ لاسے ہر جلوہ نگں یہ رام اوتار جائیں یہ برای سیر بہتہ لوہے سری رام کہہ کر یہ بات	اگر ورنہ سمجھ کے راز پنہان مہمانی کی رسم خوب انداکی رکھہ ہوئے کہ محور رنج و غم ماریں جو وہ کس شون کہیں راجہ ہوئے کہ اس حنہ سنج چھوٹے ہیں ابھی دو ٹوٹاں صحران کو انھیں روانہ کیجے لفظی کا خیال بھی عبت ہو رخصت ہو پر رسی چا بکھا ہوں آپ تو مائل عبادت	اپہنچے اور وہ میں کہہ سکیا پھر لوین تقریر جھٹکا کفار سے مال الم ہوں ہو دور خزان نہ پکچھڑیں ہے حکم سے آپ کے شش ٹوٹا کیا جانیں یہ جنگ آزمائی غفلت اس میں روانہ کیجے تشویش و طال بھی عبت رام و لچھمن ہو کر روانہ میں کرتا ہوں جب کی عبت
--	---	---	---

شہید سری رام چنڈ چمن جی بسو امتر چیکلی اڑناڑ کا دیونی کو تیر و سہ وانا



تھی دیونی تار کا جو بدکار	آپو پنی لپک کر برق کو دار	تیر ایک جو رام نے کیا سر	اوس یونی کا دھن کا دھن
آپو پنی سب سے بہر سیکار	وہ بھی ہوا زندگی سے بیزار	مارچ پیر یا شور و شر سے	مار گیا تیر پر پشہر سے
رنگہ رام کے لطف سے ہو گشت	زمانے لگے کہ آدین باد	گھر میں اونچین سہیاں بنایا	سب طرز دلاوری سکھایا

سری جانکی جی کا فلور فرما نا وقت قلبہ رانی راجہ جنگ کے شہر جنگ پور میں

تازہ باغ مخموری ہے	شخ خامہ ہری بھری ہو	کیا فضل جانب جانکی ہو	یون تازہ کہ تھا بیان کی
کے شہر نفس تھا جنگ پور	مغرب زمانہ مخزن نو	راجہ تھا یہاں کا اہل کلام	مشہور زمانہ و جنگ نام
اکوڑ چلا برائو گلکشت	گزار سو گشت گلشن و ش	پیدا تھا نشان خشک سالی	برہم ہوئی غم سے طبع عالی
و کیا تو زمین کو خشک پایا	چیشوں میں تاتاری کی ساء	بلو ا کے سنجان عاقل	کے لگا حکمران عادل
بارش کو نزل کی ہو تدبیر	مطلب کے حصول کی تہمت	ہوئے کہ اگر حضور پر نور	جو تین کہیتوں کو دستور

قلبہ رانی کرنا جنگ کا اور جانکی جی کا سیوچ سے نمودار ہو نا



ایمانی ابھی آسمان پر سے اک جاپہ تیر زمین سبوتھا شوق ہو گیا وہ سب ویرین پر تھی ہر پاک میر صفائی راجہ نے سچے دھتر خاص حاصل ہوا دیکھ لطف آرام	کوئی نہ پھر آب تر کو تر سے پہنان وہ چین میں مش بوتھا نازل ہوئیں لپسین میں حاصل ہوئی دیکھو روشنائی آغوش میں لے لیا باغیاں رکھا دختر کا جانکی نام	راجہ زور باد نکستہ دانی راجہ زور میں جوں چلا یا جب جلوہ رو ہو پاک دیکھا کشتہ ہوا جانکی سو آباد والین ولتہ کو آئے دختر نہ دتا تھی جان باد	کی کہیتوں میں اگر قلب پرانی قدرت نہ شکوہ فیر کھلا یا دامن ظلمت کا چاک دیکھا راجہ کا دل حزن ہوا شاد نقد امیر ساتھ لائے دختر سو اور ہر تھی شان دار
---	--	---	---

راجہ جنک کا قرار دینا شادی جانکی جی کی اوپر توڑنے دھنک کے اور
سرمی راچندر اور لچھن جی اور بسو امتر جی کا تشریف لانا اور خاک قدم
سے راچندر کے اہلیہ زوجہ گوتم کا جسم سنگین سے مخصوصی پاچا نا

سہ رام کا نام راحت انگیز راجہ کو جو تھو خال شادی مضبوط تھا سو تھو گرجن توڑے جو دھنک کو کوئی نہ وارد ہو کر جانب جنک پور مشتاق تھی دیوتا بھی ساری رام دلچسپ نے بھی سنا کر آگے جوڑھے وہ نیک ہونگ سر پر کپڑا ڈھکی وہاں سل ہو کے سر پر پٹری تھی	کیونکہ زبان خامہ تیز کے لگا کر میں حال شادی ہر شکل کمان آسمان تھا دختر سے وہ میری ہونم آتش سب کو تھی خالشی اپنی منظور وہ بھی اوسی سمت کو سدا لوگوں کی سیر تازہ کی فکر دیکھا افتادہ پارہ سنگ آزاد ہوا چین خزان سے سختی اوسے علم سے ہر گز نہ	بالغ جو ہو میں جنابی بی وقت سابق کا اک دھنک تھا راجہ سو جو کے نیک دستور یہ سنکے خبریت سے دیجاہ راچھن بھی خبر یہ پارہ دور راجہ نے عرض لہو کوٹ فر وہ لون بھائی چھ لہو جاہ پتھر پڑی چھ پاؤں کی خاک گوتم کی یہ تھی زن اہلیا اپنی جو قدم رام کی خاک	چھکا بخت شباب دیوی طولانی میں ہر فلک تھا یہ بعد کیا جہان میں شہور حاکم فرمانروا شہنشاہ شکل انسان بنا کر دور قائم کی محفل سوا خبر بسو امتر آپ کے تھے ہمراہ پیدا ہوئی اوس کے راجہ پرواغ تھا دامن اہلیا سر پر گئی اب بچا طر پاک
---	---	---	---

بسو امتر اور سرمی رام و لچھن کا صحرا میں چلنا اور رام کو خاک قدم سے اہلیا کا جسم ہر گز نہ کھانا پیرا اور چلنا



آگے جو بڑے خجستہ آہنگ راکو لپو لپو آب پڑھتا ہے لنگا کے جو کوئی پاؤں درشن ظاہر ہو اید رام پر راز کی آکے جنگ زیشوائی یہ دونوں کون صاحب چاہے بولے سن دو لون نامور ہیں	تھا زینکا چشمہ رنگنگ بھاگتھی نام آب کا ہر بچہ چشم را او سکی روشن لنگا میں نہا با صد غرا اگر تھیں کو جب کا فی کس چرخ کہ میں یہ ملو را راجہ دست کیہ لیسر میں راہہ نے یہ سنے ذکر حشمت	رنگت سے ہو کی رام جو گفتار لنگا ہوا نہیں کا نام شہور داس گرد گتہ سیو ہو جائے پھر وائے چو بشتادوسو سر پناجہ کا کے پاؤں میں ہر فرزند میں دونوں کس پر کار محفل کی خبر جو پاکے میں اک باغ دیانی سکونت	فرمائیے نام ہر زخا ر ہو آب میں چنگی جلوتہ نور ہر نیکی بعد مکت ہو جائے اگر ہو لی داخل جنگ پور بول دھو جنگ کہ بند پرو ہیں نور چراغ کسکے گھر کے یہ بھی پڑ سیر آگے ہیں
--	---	--	--

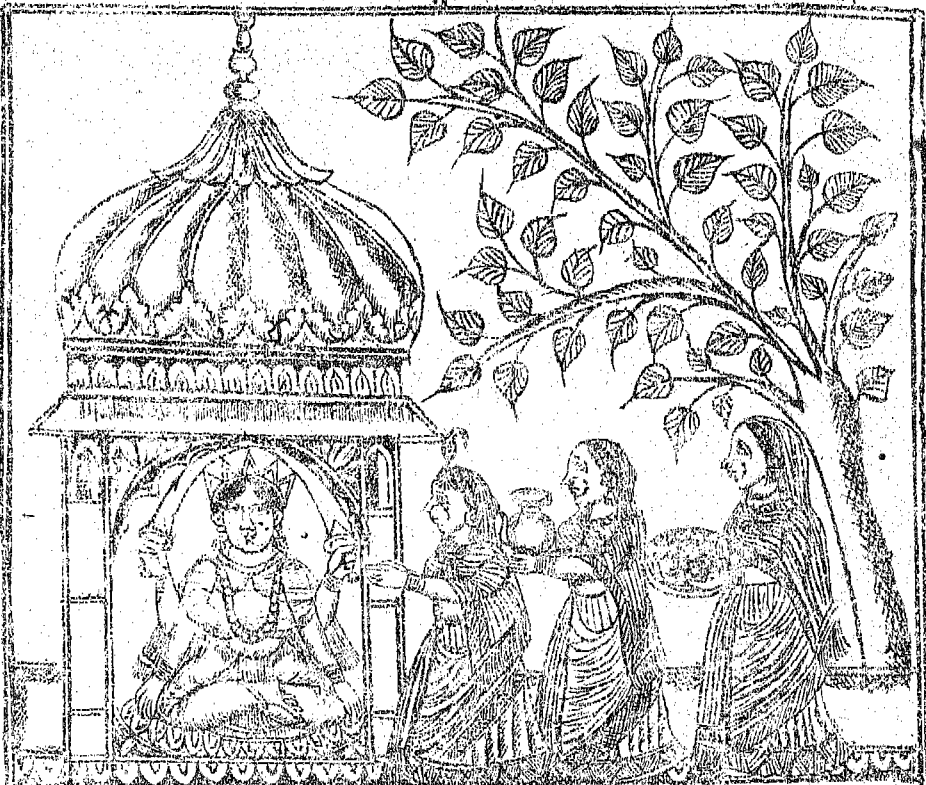
جنگ پور کی سیر کو جانا سری را چنڈرا اور لکھن جی کا

منظور تھی ان جو سیر تان	یوں شاخ قلم ہوئی گل افشان	جب صبح ہوئی جناب لکھن	آئے تیار گتہ سے تازہ لقم
-------------------------	---------------------------	-----------------------	--------------------------

پچھن کو سیر شہر کی چاہ	ایسا سین ہو حکم دانش آگا	وہ بولے کہ آپ بھی چو جائیں	اونکو سیر حسین دکھا لائیں
دو نون والے شہر کو سیر	اشاق تو سب لگانہ وغیر	آیا جو نظر جمال رکھیں	ہر ایک کو تھا خیال کعبہ سیر
تھیں جو زمین جا بجا تو رام	باتیں کرتی تھیں ہو کر یام	آئے ہیں او وہ سجدہ جو گفام	چھوٹے پچھن میں اور بڑی رام
اک بول اوٹھی نہ لڑام	میں قابل جانکی سری رام	تو زمین جو دھنکٹ جٹا جا	مکھن جو کہ بگوتی سے ہو یا
اک بولی کہہ میں نہ پا کر لڑام	کیونکہ ہو گا یہ کام انج م	اتنے میں اک اور سکرانی	تقریر زبان پر یہ لائی
کم سن ظاہر میں بالیقیر میں	عاتل فیہوش نکتہ میں پن	مارا ہو انھیں نچے تازہ کا کو	بخشی ہو مکت املیت کو
اتنے میں ہو ابو شام کا دوا	دونوں والے ہو بڑے بخند	پہنچے مسکن پہنچے کونام	دونوں ہو لڑنے کو مکرارام

پانچ میں جانا رام چندر اور پچھن جی کا اور آنا کر جاکي پوجا کیواسطے جانکی جبکا	رکھو برکا خیال دہم ہر	مثل دریا روان قلم ہے	ککا مشرق ہی حسب دستور
یستر سے جناب رام اوٹھی	باحشت و اقسام اوٹھے	من بول کہ سو یاغ جاو	پھل پھول پر خنکے لاؤ
پہنچے سو باغ تازہ اگر	رام و پچھن قدم بڑھا کر	تھی بہتری جہان کی ہوتی	گوری کی دھان تھی ایک موت
پوجا کی غرض سے بہر سبود	تھیں جانکی جی میں موجود	ہمہ تھیں سہیلیاں بھندار	تھی فات جناب سب میں ممتاز
ویکھا جو جمال پچھن رام	حیران ہوئی اک کثیر گفام	پہنچی سو جانکی وہ لدار	کنے لگی حال سیر گلزار
میں آئی ہو جی میں دگل	میں رونق گلشن جزو گل	کب طرز وہ قابل بیان ہر	صورت جو کہ دلکش جان ہر
تیرا و کمان لیے ہو زمین	صید مطلب کیے ہوئے میں	یہ سنکے وہ بولیں کس طرف تیز	کس گوشے میں صاحب بن تیز
بولی وہ سہیلی آپ دھرائیں	نظرون میں ابھی گل نظر آئیں	آئیں وہ ادھر تو تھی جٹا جا	دکھائی دیار رخ درخشان
وہ رنگ وہ چہر کی صفائی	وہ طرز و دشان دلربائی	اک قدرت پاک تھی حیدر	دل ہو گیا جانکی کاشیدار
دل رام کے عشق میں چھوٹا	کرتی تھیں نظارہ رخ رام	کچھ دیر ہی یہ پیش صورت	پھر فکر ہوئی بے ضرورت
دل تمام کو وہ خستہ آئین	سندرمین کو پرستش آئین	پو جائیں وہ لاکھ لاکھ تیر	پر دل میں خیال رام تیر
بیتابی کی دیکھ کر یہ صورت		سندرمین وہ مسکرانی موت	

شہید جانکی حکم مع سہیلیو نکو اور دی جبکی پوجا کرنا اور وہاں سے بامراد پھر ناگہر کی طرف



سیتا بولی دھنیں لای ہوئی
 ہو جھپٹے لگاؤ مسربانی
 سورت بولی اباد وریا
 آغوش میں نقد دھالو
 یو جاسو دیکر فارغ آخر
 گھر اپنی نگین بہ طیب خاطر
 دست بولی ستر جو بار
 رام دلچسپ بھی گھر سدا
 دہنیش جبک میں سری رام چند را اور لچمن جی کا لشر لین لانا اور جمع ہونا
 سب دیوتوں کا اور کسی شخص سے نہ ٹوٹنا کمان کا باوجود متواتر زور
 کے اور راجہ رام چندر کے ہاتھ سے ٹوٹنا اوسکا اور رہم ہو کر پر رام
 جی کا آنا اور گفتگو ہونا رام چند را اور لچمن جی سے

ہو رام کا ذکر زیب نامہ	صفحہ پہ گھر وشتان آفا	جب مہر فلک ہوا نمودار	شاہ جنگ آ کی سو دہار
باہم سب کہہ جنگ کا ساز	کردی رسم سو آبر آفا	ہونے لگے جمع اہل توفیر	سلطان شامیر نیک تیسر

مجلس میں سب اہل جاہ آئے	حکام و وزیر شاہ آئے	میں لکھن میں رام و الش گاہ	یہ بھی ہو چکی بیان لے جاہ
تعمیم کی رسم پیش آئی	کی سبکی جنگ زینت آئی	پھر آکے میان محفل خاص	یوں سب کی کہا پر اہل جاہ
جو توڑے دہنک وہ نامور ہو	دختر سحراری ہم نظر ہو	یہ سنکے کلام بے بدل سب	کرنے لگو زور بر محل سب
جب دہنک کمان کسی ٹوٹی	سیکے رخ پر ہوئی جھپوٹی	پھر تو لوگ بادل شاد	تھی جنگی دس ہزار تعداد
کرنے لگے زور مل کر باہم	لیکن نہ قد کمان ہو اٹھ	راہ میں بھی آگ منہ کی کمانی	بیجا ہوئی زور زبانی
شیوہ جی کا دہنک بیگان تھا	مضبوطی میں شہرہ جہاں	شیوہ جی کو سر پہ کمان یہ	مدت کی پری رہی بیان یہ
پتھر تاب تھی کسی اسکو توڑو	منہ سے نہ کیوں نہ ہو	محفل میں چھپا گئی اودھی	لوگوں کو تھی سخت جھوٹا
راہرو گما پھال کیا ہے	یہ صورت انصاف کیا ہو	قائم اوسی طور پر کمان ہے	سب قوت زور رکھان
قسمت زور ورون کی ہوئی	دل ٹوٹ گئی کمان نہ ہوئی	پس منہ سنی جو تازہ تقریر	بولے بہانی سیاہ جہانگیر
گر حکم ہوا اسکو توڑو انون	خود حوصلہ سخن نکالو	وہ بولو کہ تم کو کیا ہو شیوہ	جاسی اور پت جیاسی ہو

راہو رام چندر کا دہنک توڑنا اور گلہ نشانی کرنا دیوتاؤں کا اور آنا پر سرام کا



کی ہر توجہ بے بعد خوش رنگستاہ و خوش کام کو فوراً حیوان طیور کو اور خوش سینا کا چنگی غم دیاس	چمچ زخیر کھاندا فاموش توڑی وہ کمان جا کو فوراً حیرت سے تھو ہر راہ فاموش آپہچین جناب ام کر پاس	من اتھن بولی ہر سریر نعل حج گیا کا پیر اہل فلک سب تو تاک کے آفرین باد باصد اعزاز و فخر و اقبال	ماخیر کا اب نہیں بیان کام غلطان ہو اہل غم سر خاک برساتی تھی پھول بادل شاد پھولوں کی پھاوی لاکر جیلا
تو شیش جو صاحب جاہ سننے ہی ذکر حیرت بنام یہ یکے حال اہل دربار ہر کون وہ بد نصیب بدو	چمپت ہوا واک مثل دبا آپہو نچو اوسی بلکہ پر سر ام گنبر کے چھپے بحالت زار توڑی جسے کمان شہنشاہ	جب توڑ چکے دھنک سریر برسم ہوئے غیظ و غضب بول اوٹھ کر کہ یوں نہ محفل سے نکلے پاس آؤ	آوازہ ہوا شہر عمام تھے مال جو رقم سب سے توڑی دھنک کستے بیہات منہ تو اپنا ذرا دکھائے
تھی شاکی انتقام عیب لکھنے لگا آپ ہوں نہ برہم بول کہ ہیکہ مضطرب بولو لہجہ کہ ای پر سر ام	برسم وہ جنگ و بھی ہو تو ذات آپ کی ہر معین عالم جبتک مجرم نوں مقابل بتھا اسین خطا کا کونسا کام	ابو اترا تھن میں بدیر لو کہلایے رحم وعدل کا طور شکر یہ کلام رام و ٹھہرن اسین نہ شکایت بنک بنک	اگر ہوا آپ ابغسل گیس واجب نہیں فکر غائب ہو آگے ہوئے اونکے جلوہ افکن توڑا نہ یہ رام نے دھنک تھ
اچا ہوا قہر غم سے چھوٹی پہلے ہو وہ اور برہم بھٹا اسکو جو اس جان جو منطوق بھٹا مطلب پیر نہ جانے	توٹی چھوٹی پڑی تھی خستہ بیکار تھی حیر توٹی چھوٹی ہوئے کہ نہیں ہر حیرت ہم ہو یا ہر ای نام نہ سوور	بھائی تو چھو احواس کو جا پھر آپ عبت میں جت بنا ہو رام کو کچھ اب بھی منطوق لوچھن کے کما کہ ہم کمان پیر	خود توٹ گئی سمارا پا کر ہر گر نہیں کوئی جا و اغاض کھوٹی دیہ تو کی سب نہیں تو بند لاکھ میں جناب اپنی فرایز
سرس بزاروں تو کا کرتا تھا جو شمشیر سا تہ چمچ کما کہ ای پر سر ام	استاخ ہر تہہ کی چمن ایسا زخون کو دہن تیرا جانے کاتے ہیں ہر سر ابا و کی ہاتھ وینا میں ہر خوب لکھا نام	دیکھو میری ہاں وہ تیری سرکش ہوئی است اسی تیری میں دشمن قوم چہ تیری ہوں جو کہ کیا آپ نے عیان ہو	جھٹلائے پیر اور بھی پر سر ام تیری میں جو شمشیر تیرے مشکل ہوئی جا بیری تیرے سر پایا نام آوری ہوں

یہ سنے تڑپ کو غل مچا کے گستاخیان کر رہا ہوں تم سے سہرا سکا تر سو کاٹ لیتا کیا آپ میں آپ کا تبر کیا ای رام ہو کیسا تیرا بھائی بس آپ ہی کی خطا ہو ساری لچمن کی خطا ہو مجھ پر چھوٹوں سپہ لطف ہی سنا ہو آپ کی ذات فخر عالم پونچو مطلب کو آخر کار سمی وہ کمان جو شل دان غصہ گھٹا ٹھیک ہو گویا ہوش برجاء ہو کر حواس محفل والس گویا آتے جاتے	ماور کو بھی گنیاہ مارا لچمن کو ہوا خیال کیا ہو ورنہ کر تار میں اسکو رہجور بولے ہو زبان میں صفا بولے لچمن ہو سخت میک مجھ سے اور تار ہو سواٹھا کر انصاف کا طرز ہو یہ عجوب جسکی ہو خطا معاف کیجو واجب نہیں دلیں خوشی کچھ ہوش میں آگئی پر سرام جب میں کہ ہمارا رفع شک اب کچھ نہیں ذکر جنگ کا رخصت ہو کر وائے نیک میں رام لچمن ہی دیکھتا	طاقت جو جان میں اشکارا وکیو تو جنگ یہ حال کیا ہو میں کا ہر فیض و احسان منظور لچمن کو ہنسی پھر اور آئی اسپر ہوئے اور بھی غضبناک یہ آپ ہی کا اشارہ پا کر بولے رگتا تہ کیوں نہ خوب بہتر ہو کہ دلو صاف کیجے ہیں آپ برہمن اسو سخن سنج یہ سنکے کلام راحت انجام دی اپنی کمان کہا جھکا دو سمجھے کہ ہو اہو رام اوتار چھو کر قدم جناب رکھیں
--	--	---

راجہ جنگ کا راجہ دست کو مشعر ایفاے شکستگی کمان و تقرر شادی

مست عنوان نامہ لکھنا اور راجہ دست کا مع سامان برات داخل جنگ پور

ہونا اور چاروں بیٹوں کا پیادہ کر کے رونق افزا اور جو دھیا ہو چنانا

شادی جناب رام کا حال مستور تھا راجہ جنگ پور ای صاحب چار و شان اقبال	ہو لڑنزا و چشم اقبال تقی شادی وقت اس منظور دایم رہو نازد باغ اقبال	ہو مخزن لطف استان یہ بلو اکو مشیر نیک تدبیر بعد اطہار انک رسی	اسی خامہ دست کربان یہ دست کو کیا یہ نامہ سحر یہ یوں چشمہ در عا ہر جاری
---	--	---	--

توراج پورام نو دھنگ کو	حیرت چوئی دیدہ فلک کو	نکام بہت پر تو کمان دا	تو تاناہ سنگھ گنگا پر
پورا جو ہوا دھندل شکل	دنگو خوشی کمال حاصل	جیتا جو رام نے وہ پالا	ہو سب کرم جناب والا
تھا عہد کہ جو کمان کچ توڑی	دامن نہ وہ جانکی کا چھوڑی	شادی ہوا گوسی سی جانکی	براؤ مراد اپنے جی کی
القصد میں طالب ضابطہ	مشتاق حصول مدعا ہوں	نیکل راحت دکھائی آپ	عجبت سے برات الہی آپ
شادی کی پر رسم دل منگو	جلد آپ ہوں داخل نیکو	قائم رہے ولین پائے حق	منظور ہو التماس احقر
القصد یہ لیکے نامہ قاصد	پوچھا جا کر لصد مقاصد	راجہ نے بلا کے نامہ بر کو	دیکھا تحریر پر گرسہ کو
پر ہر مگر مضمون کو زور نہ	راحت سے ہو کمال خور	یہ مژدہ دلکش جو آیا	راجہ نے سبھون کو خط پایا
ہوئی لگی فکر رسم شادی	ہر ایک شوق زد عادی	آباد رہے مکان دولت	قائم رہے غرضان دولت
پوچھی جو خبر میان دربار	بول اوٹھی ملازمان دربار	راحت کا پیام ہو مبارک	یہ شادی رام ہو مبارک
راجہ نے لصد وقار تو قری	قاصد کو دیا جواب تحریر	قاصد تو اوہ ہوا روانہ	مابین شاہ اوہ دریا بکبانہ
ہر ایک کو جشن کی خبر دی	شادی کی سنائی ہو پڑی	شادی کو تو فرام بسباب	بلو اسے سحر زور ہوٹ جہاں
سر دار و قاشعار آئے	ہر ملک کے تاجدار آئے	ہر سو متحارب کا کارخانہ	سجڑا تھا محل میں شادیاں
کچھ لسی محل میں جھنگی ہو	سب خوش تھے جو ان پر ہو	تھا لطف جو بر محل میں	تھا عقد و لطف حل محل میں
سب چوڑے ہوئے فرام	دعوت کا تھا قوت ساز باہم	تھے جلوہ فراز جو محل عام	تھا مائل خوری دل عام
تھی ساعت نیک راحت اند	بہتر تھی روانگی اسی روز	باصدا ملاز کامگاری	دست کی بڑھی ملی سواری
انتہا مجمع خاص عام ہوا	اختر تھے نثار حلقہ ماہ	بہر تہرہ ستر ستر فاکا	تھے قیل فلک چشم پہ سوار
ہر سو رونق تھی آشکارا	تو تہہ پائست جلوہ آرا	عظمیٰ سحر واد تھی سو	ہمراہ تھی شہر فوج ساری
جند پر جو بلند خوشنما تھے	گردن پر وہ صورت ہوا	القصد جناب کی سواری	قرب شہر جنگ سدھاری
سنگھ خبر خستہ بنیاد	دل سے ہوا راجہ نیک شاد	قائم جو تھی صورت صفائی	کی آپ نے فکر پیشوائی
اہل دربار دوست و احباب	سیچے پر بندگی و اداس	سنگھ احوال آمد عام	اگر بے شہ سے لچر و رام
پا بوس پر ہوئے وہ دونوں	منظر نظر ہوئے وہ دونوں	کی وجہ پر جو بسکی تسلیم	ختم مثل کمان تھا فوق تسلیم

راجہ دست کام بشت من اور سب امیر اور سب چون کرات لیجا نا



دو گھوڑی شکا کر بک کردار	دو لون کو کیا پیرا سوار	لبو اتر تر مائے آگاہ	اگر دین ملے سر راہ
راجہ سو جیسا کر کہہ جی	چو آنکھوں پای کر کہہ جی	ساتھ اونکوں بفر و غراز	سبھا سہین اونھیں سرفراز
آخر کو برات حسب دستور	اگر ہوئی داخل جنگ پور	کی شاہ جنگ زینشوائی	گردن با صد ادب جگائی
پہونچی جو برات وہ مکان پر	تھا جلوہ نور آسمان پر	وہ عالم روشنی شب تھا	دن کو بھی نہ یورایا ساک تھا
یا جون کی گئی فلک آواز	باہم ہر ساز ڈگیا ساز	تھے راجہ جنگ کمال مضر	کرتے تھو ادانوشیکہ دستور
کیا بات تھی وقت پھنکا کی	درواز کی رسم ہی ادا کی	بعد اسکے جنگ نے با صد اب	رہنے کو دیا مکان نایاب
اوتری جہ برات اوں مکان پر	آپونچی بہار بوستان پر	راجہ ڈیرا دیکھ دانی	حسب دستور خاندانی
مہمانوں کی خوب عورتیں کین	ہر ایک کی دسے غرتیں کین	بعد اسکے وزیر صاحب غور	بھیجا سمدھی کو پاس فی الفور
مطلب تھا ادا ہو سہاؤ	ساعت چہی تھی تن تھا بہتر	دست لکھا کہ دسے منظور	ہم آؤ ابھی میں حسب دستور
نتی صورت بہتری نظریں	داخل ہوئی جنگ لگم لگم	با صد طرز خوش التفاتی	جا پہنچے جنگ کو گھر براتی
پاک خیز نشان ہیو د	اگر ہو کر دیوتا بھی موجود	سنگا و برنج و بش و شنبہ	سب پہونچی زمین میں صورت
کتنہ گندہ پر اپیشر اسب	آپونچی دین پر بلا اسب	مہرو مہ اور سب ستاری	تھے جلوہ فگن خوشیکہ مارے
ہاں نور کو لے جناب کہیں	بھیجے با صد جلال تو قیر	سیتا کو اسی جگہ بٹھا کر	کی رسم ادا مسد ادیا کر
برہما کو جو خوبائی میدی	رخصت ہوئی دسے ناامید	لنگا پے گندہ دہان پر ہو جو	تھا پیش نگاہ ساز ہیو د
پو جا کو لیے بصد عقیدت	موجود تھے گورا و گنیت	پوری جو ہوئی وہ رسم شادی	خوش ہو کر ملنے لڑ عادی
خوش و دلدادہ لہر چھائی	تازہ رہن گل یہ بوستان	تھی شاہ جنگ کی دختر اک اور	لچھم سے اوسکو بیاہ فی الفور
کس کتب تھا ایک شہ کلہائی	منظور تھی صورت صفائی	گھر میں ڈاوسکی لڑکیاں	نور نظر دل جوان تھیں
تھے تشریف اور بہت سرفراز	دو لون کو بیاہا با صد غراز	لبس چارون کی ہو چکی شادی	معدوم تھا ذکر نامادی
ہوئے یہ لبت شادی جنگ سے	تقریر یہ اگر کی جنگ سے	اب ہونگے روانہ راجہ دشر	رخصت فرمایا میں خود بدولت
ہوئے راجہ کہ جو رصف ہو	خادم کی وہی خوشی جو چاہو	منون کر مجھے سنا یا	رتبہ سر اعز ش پر چڑھایا
رخصت کر دین میں کہہ لنگار	راہی میں ہوں وہ اگر تیار	ہونے لگی رخصت پوانی	تا صد مہ فرقت ہوا نی

نالان جو ہوا دل جزو گل راحت ہوئی شاد بچو بر کو آپو بچی اودھ میں جب سواری کیونکر نہولے رائیاں شاد	رونیہا نعل میں چکیا نعل والس وہ چلی برات گھر کو سبکی ہوئی مدد عابری چاروں ہون سگرتا	دیکر شہر زہیہ و اسباب ہتا جلوہ اختیار شادی ایجا کے محل میں جانکی کو ہتا شاہ مدد عابری	رخصت کی دخت ہو کر تیار سمراہ تھا جلوہ ساز شادی دکھلا یا جمال رو دینیکو تھی راحت و خوری محل میں
---	--	--	---

شروع اچودھیا کاندرا جہ دست کارا جہ راجچند کیواسطے سلطنت اودھ
تجویز فرماتا اور رانی کیکی کے سبب سے بن باس ہونا راجہ رام چندر کا

ہو کر مصروف یاد رکھتے راحت میں جو موقع الم ہو نارواک وزا کے پونچے مثل گل تراودھ میں ہونے	کرتا ہر قسم یہ حال تحریر دل کیوں نہ غرق ہر غم گلزار اودھ میں جا کر پونچے قول کہن آیا پناہو لے	مشہور ہو کر دشمن زمانہ جب ہی ہوئی شادی سری ام اگر سری رام کی بات جس واسطے آپ میں ہنودار	ہر خوف پر اسکا کارخانہ تہا پر خ کو اپنے کام سے کام خود آپ میں صاحب کرامات کچھ اسکی ہی فکر و وفکار
بگڑی جاتی ہر حالت دھڑ فرمایا کہ انتہا م ہوگا ابا وریلسم تازہ سینے آئینہ منکا کو دیکھی صورت	راجہ میں تمام مائل مہر منظور فہام سام گوا واسن میں گل سحر پیچھے چائی دل صاف پرکھوڑت	بے آپ کے کس طرح وہ ہونے نار و جہو کر قدم رکھتے ہر ایک دست جو ان بخت ہتا آگے نشان نامیدی	میں بڑھ کر شری ہر دست اوٹھے والے جلے گھر اک روز تھو جلوہ گر سخت باتوں میں نظر پڑی سنجیدگی
دریاد شب غمشک پایا بہتر ہی کہ اب سری رام فرمایا بشت و جہ حال طی پایا کہ گل ہو شفق رام	خود راج کیا کرین بارام وہ بھی ہو کہ ام خوش اقبال روشن ملکات وہ کا بنام کل ہوگا ادا ملک دستور	بہن لائق حکمرانی خسلق بہتر کہ رام ہی کرین راج ہر تر نہ کا شکا دیا جہل سامان طرب بیان پاتھے	باقی نہیں لطف حکمرانی منظور ہی مہربانی خلق قابل ایسکے میں حنا راج یکجا کی خوب بھول دھول
اکتے تو کہ رام گر کرین راج راجہس کر دیکھتے ہو تاراج		بلو کہ جناب سرستی کو	ظاہر کیا حال بیکیسی کو

تیر کوئی نکا لیئے آپ	کل سرم نلکسا کوٹا لیئے آپ	ایتر ہوا دودھ کا کار خنہ	بن س کو رام چوچ اٹھ
سکر یہ کلام سستی سنہ	سوچو رکست کی کچھ قسینہ	باغ مطلب کر دیکھ پیلو	جا پنچین بادہ میں صویش
لوٹڑی تھی جو ایک گیمکی کی	تھی دلیس نہ آشنا گیمکی	مشہور تھا اوسکا منتظر نام	سر کام میں اپنے تھی ہنوا
منظور تھی فکر تازہ کوئی	عقل اوسکی سستی زکونی	نکلی وہ محل سے سوی بازار	ظاہر ہوا اوسپہ حال ربار
سبھی کہ حکم شاہ والا	ہے قشقہ آرام ہون والا	رانی کی پاس آکے بولی	تم تو جو عجب طرح کی بھولی
لین آرام تو تاج حکمرانی	حاصل ہو بہرت کو سرگرائی	سکر یہ کلام اوسکارانی	بولیں کہ یہ کیا سویدگانی
میں آرام وہرت عزیز دلوں	میں اہل فن و تمیز دلوں	الفت ہو جیسا یوں میں قائم	ہو جیسا اوسیں بھٹک دھام
بہتر ہو جو رام حکمران ہوں	آثار سپہ دل عیان ہوں	یہ سنکے وہ بولی منتظر اچھر	تقریر کو زور یوں دیا پھر
میں نے جو کہا پڑا نہ مانو	کیا بات ہو سوچو سمجھو جانو	جھکو تو ہو کام بیکسی سے	میر کیا فائدہ کسی سے
جو چاہے سو پائے حکمرانی	لوٹڑی سے کہی ہوئی رانی	جو میری سمجھ میں تھا بتایا	آئینہ مدعا دکھایا
بہائی سامنین ہو کوئی دشمن	زائل ہو اسی سو قوت	آمادہ دشمنی جو ہو جاے	پہ نقد حواس ہوش کو جاے
جب رام کا خود جلال ہوگا	بہائی کا نہ کچھ خیال ہوگا	سکر نیکسینہ جاہل	رانی کا بھی صاف پہ گیا دل
دل اونکا جو ہو چکا تھا تاریک	سمجھیں کہ یہ بات تو گھٹی ٹھیک	پھر بولی کینرا خوش اطوار	ہو آپ کا شاہ خود وفادار
وہ قول جو شاہ نے کہے تھے	ایکے بھی وعدہ کر دے تھے	اونسے کہیے کہ اسی مہاراج	وہ وعدہ تو پوری کیجیے آج
یعنی رگستاہ جا لیں بن میں	سلطان وہ بہر ہوں انجمن میں	رانی ذیہ سنکے اوسکی تقریر	صورت کو بنایا اپنی دلگیر
بالوں کو وبال دوش کر کر	مضطرب ہوئی آہ سرد ہر کے	کہا نا پنیہ تمام چوڑا	راحت کا سب انتظام چوڑا
راجہ راجہ زار و یکس	رانی کو پرا انتشار دیکھا	بولے کہ یہ کیا ہو حال نازک	برہم ہو کیوں خیال نازک
مجھ کو بھی آہم کی قسم ہے	فکر آپ کی دلیس دمید ہو	جو مجھ سے طلب کہ میں لاؤں	جو چیز کہو ابھی منگاؤں
رانی کی کہانہ اسی مہاراج	وہ وعدہ تو توں نے نہ بھولنا	بیچو سری رام کو سو دشت	ہوں چودہ برسہ محو گلشت
مجاہد بہرت کو انکارا ج	خواہش ہے میری مہاراج	یہ سنکے کلام اوٹ گیا ہوش	شمکین ہوا راجہ وفا خوش
رور و کر کہا کہ تھے دیہات	بیجا یہ زبان ہو کہی بات	رگستاہ کو راج کی نہیں جاہ	ذات اونکی ہو خود فضیلت آگاہ

کس شو کہ جانم نہ محتاج پہر کیگی بولی او شہنشاہ مردن کی ہر ایک بات شور بیہوش ہو اگر زمین پر در بار پر ہوا تھا خالی تہا دامن عقل و زور و چاک کیا حال ہو گا تو فکر کیا ہو کی او سہ نہ ہو تو اگر رام سہر کس سے جو رنج و ہوسرت دوسرت و دہلیں خوش کیا	وہ چاہیں تو بخشیں ان کو تاج پہر تانہیں عہد کو کوئی آہ پہر کیا ہو تامل اس میں منظور تر ہو گیا اشک تر ہو بستر تو مائل غم جناب عالی راہد دوسرت پر تو غمناک یہ درد و تعب کا ذکر کیا ہو دیکھا تو بد تر ہو جو آلام جا کر او سکو ابی کروں پست آغوش میں رام کو بٹھایا	وینا ہو بہت کو راج منظور جو بات کہی وہ کرد گمانی دوسرت ہو دست و چین جب صبح ہوئی تو ہر چکا کلفت تھی میان محفل عام دیکھا جویشٹ نے یہ احوال ہو کہ جناب ام آئیں کی عرض ہے حال کتہہ واک مجھ کو نہیں تخت تاج و کام ہو ل و گھو وہیں یہ کیا ہو	پر رام نہوں نگاہ سے دور بیان شکنی میں کیا صفائی تو کردہ خویش سے پشیمان سامان تہا پیش در و عجم کا مسدود تھی رسم قشقہ رام کہنے لگے او شہ خوش اقبال آنکھیں رام جن سے یاکین ہو آج نصیب شہنشاہ کیا ہو اکی بندگی میں آرام تقریر پیر ہلال کی خود
--	--	---	--

رام چند راو لہمن اور جانکی حکما خست ہونا جنگل کو اور ستیا ہونا راہد دوسرت کا



ایں رام جو اپنا نام چاہو
 بولے سر پر نام خیر بہتر
 اتوں میں منگلیں منگیا اعلیٰ
 جا پہنچیں اور سب سائیں کو
 گوہی بولیں بجال غناک
 تھکو جو بحث خیال صحرا
 عزت کی لگی نازک جہان سے
 پہلو بولیں وہ بگوتی آبد غم
 از وہ جو وی عین و دیدار
 خدمت کروں جان واسو دایم
 پہنچ دست کو ہی جنب یہ
 صحرا کا کہی نہ قصد کرنا
 صحرا کی طرف ہویں سب گام
 پیش میرا گو کہ بہ عبادت
 بہائی جو وہ کیا جو وقت مشکل
 راجہ دست یہ سننے گفت ر
 پہا سیر حین و کھسنا
 راون کو جو سر گر پڑا تاج
 القصہ دھر سفر کی تھی بات
 قرب آپ کو خاص عام اگر
 نام تھی تی راوداسی چالی

عمر شاہ جهان نہا مو
 منظور رہی بن کی سیر بہتر
 منعم ہو اول جزو کل
 بولیں بامد مال و موال
 خاصا کجا رخ پاک
 ہی قابل غور حال صحرا
 تاپ کسل سفر گمان ہو
 فرمانا ہو آپکا مقدم
 شوہر کا نہ سارنہ چو کرنا
 میرا ہی اعتبار قیام
 صحرا اے الم نہا ہو گرتو
 تکلیف سفر ت دل میں نا
 منظور رہی رفاقت نام
 بولے کہ ہو مجھ کو فکر خدمت
 سو بہائی کی دلہی غافل
 روئی چلائے بادل زار
 واپس کچھ روزوں بعد لانا
 بولا گئی کو کیا ہو آج
 تہا موقع رنج و فکر بہت
 رونے لگا تھک ترسا کر
 کلشن میں جگہ نہ اس کے پانی

تم تو سو دشت ہو روانہ
 رگنا تہ پیر کی یلون چو کر
 سیتا نہ ہی جب خبر نہ پائی
 کر میں ہی اجازت آپ کی پائی
 قالیب کی ہمارے جان ہو تم
 تکلیفوں کا روز سنا ہو
 فرق آئے نہ تھکا خاندان میں
 پر غور تو کیجیے را آپ
 پکوں سو میں جہاں رون کر
 راحت ہو مجھے اسمیں ہر دم
 بولو اے ہو کو کی یہ تقریر
 سمجھا تر ہے وہ لاکہ دانا
 کچھیں ہو کر مچو رنج جانکاه
 بہائی کچھ ہو سو براہ
 واجب ہے مجھے بھی ای نگو نام
 بول و تھ سہمت ہو بعد غم
 دروازہ تو نکلیے جب نگو داتا
 اتنا رنگوں بد میں پیدا
 رام و سری جالکی دلچسپ
 رسم تھا اودہ کا کارخانہ
 نہ گس حیران تھی ہو کی غناک

ہو جاکیں بہت شہ زمانہ
 رخصت ہوئی پاس گفتگو کر
 فرقت سر پر نام کی نہ بہائی
 ہماری میں دشت کو چلی جان
 گلزار اودہ کی شان ہو تم
 پاجی ہمت کا تھا سنا ہے
 ہری زمین آپ اسی نکالین
 افشا ہے ہمارا مدع آب
 راحت و شائق چمن کو
 تعظیم کو اپنا سر ہر خم
 سو تم تو نہ رنج و غم ہو دیکر
 لیکن سیتا کی کچھ نہانا
 بولے کہ چلو نکالیں ہی ہر دم
 سو خوش باز و برادر
 جا کر کروں بن میں خدمت
 تو جا ہمارا انکے باہم
 نکالیں ہوئی طر ف تر با
 کچھ صورت ہم ہے ہویدا
 تینوں ہو دشت کو قدر
 غناک جو اول زمانہ
 تہا واسن گل ہلال ہو چاک

سنبیل اولجا کی بال ساری	اوجھن میں پٹا تھا فہم کر دیا	ہر نخل جو یاس میں کھڑا تھا	سبز بخش کھا کر گڑا تھا
پتے ملتے تھو دستہ افسوس	کیا رونق باغ پر چری اس	تہی پیش جو شکل فرقت گلی	نا کر کی تھی دلسے بیس
خوارون کا دل بہل ہوا تھا	ہر چہرہ آب رو رہا تھا	القصہ دل جہان غنا تک	حیرت میں تھے شہین فلاح
ہزار ہجوم مرد و زن تھا	اک مجمع عام حلقہ زن تھا	شب کو ہم اجب تھو آرام	پولے لوگوں کو دیکھ کر رام
تم کیوں ہو میان ہمارے ہوا	کیوں سہتے ہو دل پہ نچ کاہ	واجب نہیں چوڑنا وطن کا	گھر باغ ہو بلبل چین کا
باقی جو ہر یار و صحبت یار	پیرا کے ملتے آخہ کار	خجل سے چودہ سال کو لہو	پھر پلٹینگے ہم بوقوع سعد
کچھ غم نکر و وطن کو جاؤ	لطف سیر و چین اوٹھاؤ	یہ سنکے کلام درد آمیز	خوب آتش جو شہن ہولی تیز
نظرون میں تھی شکل ہر یار	سب تک تھی مجاہد و زاری	جب کیا یہ رام زقرینا	مشکل ہو الہی انکا جینا
دکھلائی گرم سوز قدر خاص	غفلت میں ہو کر سب اہل انکا	یہ جانب میر پور پونچے	وہ اوٹھ کے قرینہ و روپو
	دھونڈھانہ کین بہرام پاپ	ناچار گھروں کو واپس لڑ	

آنا نکھا دم دم صحرائی کاراجہ رام چندر کے پاس اور راہ بانا خجگل کی
اور رخصت کرنا سمیت وزیر کو اور تشریف لانا راجہ رام چندر کا چتر کوت
پری بعد ملاقات رکھیشون کے

دکھو ہو جناب رام کی یاد	کا شائد مرغا ہو آباد	تہا ایک نکھا دم مردانا	اوس مفاہول رام جانا
لیکھو وہ عزیز واقربا ساتھ	اگر ہو اجہ سار گمنانہ	رستوں سے جو گئی تھی	دکھلائی تمام راہ منزل
تہا ساتھ سمیت نیک انجام	گئے لگا اوس سچوں سر رام	تم ملک اودہ کو اپنے چاہا	اس منزل پر الہی ہرٹ جاؤ
کیا فائدہ رنج و غم اوٹھانا	تم خود ہی سمجھ لو گرو دانا	وہ بولانا نہیں کہ یہ سچیں بیل	اگر تاروں میں کھم شہ کی تمہیل
فرمایا تاشہ راستہ رہنا	پیر و الہی اودہ کو کست	یہ سنکے وہ بول ڈھونڈھو	بیکار ہو کر درد جانکا
تم جاؤ اودہ کو باغ و یاس	تسکین دوجا کی شاہ کپاس	کنا اوس کو وقت پیکر	ہم آئیں گے خود ہی سر چکا کر
سجھا کو سجھا کر باصدا صرا	رخصت کیا اوس کو آخر کار	یان ام زبیری صورت پاک	تھی زینت جسم نرم و پوشاک

فکر ظاہر سہ دل کیا پاک	چہ کر چو سہر سہر بل خاک	تھا شعاع نور روتا بان	انغمہ لباس سہر سہی شان
مسرور کیا رہتہ بان کو	اشنان کیا بطر زین کو	آپو قریب ساحل گنگ	العقدہ و تینون نیک ننگ
پتراور تہا ہر کما کہ تھو کر	ہر ایک پاؤں سے ہمیں ڈر	یہ بات زبان پہ لایا ملاح	کی ناو طلب تو آیا ملاح
کشتی کا نوو ہی کہیں مال	پر جائے فوج باہر اقبال	پتراہی اور چکا قدر	لوگوں دکھی یہ بات ہم سے
کر لون کچھ استخوان میں بار	بہتر نہ کہ دھوکا پتاہار	فاقو نسہ ہو پست آرزو مند	کشتی توڑ تو رزق ہو بند
	آسودہ کمال میں ہو لو	رگعبہ نے کہا کہ پاؤں ہو لو	

سری راجندر کے پاؤں دھو ملاح کا اور کشتی پر سوار کرنا



دیکھا سینہ جمال منزل	کشتی بڑھتی چنی قریب ساحل	کشتی یہ کیا خوشی سہ سوار	ملاح نے دھوکا پائی سردار
صدق دل سے سی دعا کی	پوجا گنگا کی بر ملا کی	سیتا راوی کا بصد جوش	کشتی سہراوتری صادق جوش
ہوگی تم سخت سہرا کی	ساحل تو ہیں تنہا کیا کی	ہم آپ کی دل سے لو لگا لیز	جب تہ آم و چین اودہ کو جائیں

ترتیبی یہ دانستہ تیون آئی مسکن پہاڑ نہیں کوہ کوہ کر رخصت جو کیا نکما و کوہ اک کوہ چو پتر کوٹیان ہر جمع ہی کر نہ شیر و گایاں	صدق دل پاک سے نہائے سو کر آرام سے شب بھر ہو پھر سو کر بامیک شادان وہ قابل سیر یکسان ہے دہار انگ کا ہی روان ہے دیکھا تو مقام دکشا تھا	تو جودہ نگن ہر سحر زود جب صبح کو نکلا شاہ خاور رکھ بول کر اب یہیں سرایم موقع خوشکار و سیر کا ہے سنگریہ کلام کہہ یا خیر منظور نگاہ پر نہایتا	اونسے جا کر ملے مہاراج دریائے جمن پہنچ جا کر جیندی ہو قیام ہر آرام تفریح کو جا کر دکشا ہے کی رام زجا کر کوہ کی سیر
---	---	--	--

سمت کا اودہ میں واپس آنا اور راجہ دستر کا حکایت سرون کو شلیا
سے کہنا اور رام و لچمن کے فراق میں جان نیا اور بہت اور ستر میں جیکنا نامالے آنا

ہو پھر جاکر سو کر شہ پاک رخصت کیا چکو چار ناچار رور و کسنا قصہ یاس میں چشتہ تر کر قرب آیا اک تیر لیک ڈھین ڈار نقشہ اسکا گدھ چکاتا اندھ پرکھ دن کو سیمان میں پلو تو پانی باپ مان کو جا کر سنجالیوں مولی آب	آیا جو سمت اودہ غمناک رام آکر نہ ساتھ سیر نہا کو شلیا کو بلالیا یاس جب مہر فی اپنا منہ چپایا تہا و تم شکار استکار تیرا و سپہ راجہ چکاتا مان باپ کی جو ناواں تھا اب چوڑے کے تم چکاتا میں ہی غم ہو کر مینا بولیون اشک تر بار	یون لوگ قلم ہی پر سر قال کی عرض میں خالی دلیلیا صورت تہی نہ صبر کی سرت مشغول تھا میر جمن ہیز صورت حیرت کی پیشانی تہا آدمی ایکش کی جور کیون مجھ کو کیا چھو آزار تہی پانی کی فکر اونکو امتہ دنیا سو اٹھا بحالت زار وہ دونوں صدائے غریبا کر	ہو رام کا فضل شامل حال سب قصہ درد و غم سنایا یہ ذکر سنا تو دل ہوا پست بول کر میں ایک دن تہا پین پانی تو صدائے تازہ پانی دیکھا جو صیبا کی الفور بولاسروں کہ امی جہاندار بہنگی یہ پٹھا کہ کتابوں ساتھ یہ لکھو وہ سروں نکو کار
---	---	---	---

سروں کا مان باپ کو بھا کر پانی لینے آنا اور راجہ دستر کو تیر سے جان دینا



<p>تم کون ہو کیا ہر حال سہو نہ اوں دونوں دُنشکے جان چاہو عجوبی ہی مال ہو پیش ہی صدہ فرقت سہری رام حالت وہ جو ہو چکی تھی غمناک لو تشکیا کیگی ستم سہرا سکہ احوال رقت آشکار واجب ہے کہ سب ہوں مال صبر نہ ناسکو ہی ایک دن ہے دان ہو چکی جز تو دُل افکار</p>	<p>ہر دم ہر مہین خیال سہو نہ دی جان یہ کیلک لکھ آد تشویش و اہم کہاں ہو پیش مطلق منیر جان نہ کہ آرام چہوڑا وہیں غمتے قاتل خاک تعین مائل نہ خرگرج راہ آہو چکی لبشت سو کردار بار کیا فائدہ دیکھو اور جو جہر بیکار ہیا رسال دس ہر آہو چکی اودہ میں بادل بار</p>	<p>میں زب جال غم سنایا بسط حہمین ستایا تو نہ القصہ یہ دیکھو گرج راہ حشر کی نگاہیں ہر طرف کین غل چکیا کیا ہوا غصہ بیکار رو کر چلایا اہل دربار دی سکو تشویش از رہ ہوش دنیا کا ہی جو کارخانہ ہیرت اور وہ ستر ستر خرمند دیکھا تو بیان تھا اور ہر حال</p>	<p>رو کر قدموں پر سہو نہ لخت دس چہر ایا تو نہ ہمیشہ وہ کلفت ستانی دیوار پر دس صف بھرتی پیش آئی یہ شکل قلعہ بیکار آثار تہو حشر کے نمودار فرما لگے وہ پہر و فاکوش کتب ہو غم شہ زمانہ نانا کو بیان تہو شاد و خرمند تہا سہرہ صفت زمانہ پایا</p>
--	--	---	--

سیتا تھیں رام تو نہ لچھن یہ بولیں عیان ہر نقص تقدیر راجہ کو تہا رنج فرقت رام بولیہ شبست اول سے آکر	گاہا ہر چہ تھے چاک لاسن پاکر حکم شہر ہب انگیر دی جان اسی ہو چکا گام اس صاحب دانش خرد ور	مخوغم ہو گوجی سے پوچھا جھنگل کو گئے سو گریں گناہ یہ حال سنا تو ہوش تو گم عقلا سی زمانہ وقت مشکل	احوال یک لکھی سو پوچھا لچھن اور جانکی ہی ہر گناہ بجر غصہ کا ہوا کرتے نہیں یا کیا مسئلہ
جز صبر دوا ہی رنج کیا ہے کوئی نہ رہ عدم سے پلٹا روغن مین جو نقش راجہ ستر رور و کر ماسم گن دواہ	کیا روز سو لطف دعا کیونکر دستور خلق ملتا رکھی تھی بصورت امانت سر عجب یہ ادا کئے گو آہ	لاکھوں عاقل گزیر جاہرین بہتر تو ہی کہ نکتہ آگاہ وہ حکم شبست میں جو پایا جب ختم ہوئی وہ رسم ماتم	پیدا ہو ہو کر مر چکے ہیں ہو فکر ادا ہو رسم جانکاہ لاشا با صدارم اوٹھا یا ہوئی لگا کارو بار عالم
فرمایا شبست نے بہتر سے بہتر کہ ملک کی خبہ ہو یہ سنکے وہ بول اوٹھو جو ان تاہو ہی ہر آرزو صحت	سو صوف ہو تم ہر اک شبست اس تخت اودہ کا تاج سرلو مطلوب نہیں دلکو خواہش تخت کل صبح کو جا لیں ہو صحر	سب دور کرو خیال ماضی اب راج کرو بصدر عنایت کیا لطف کہ رام تو ہو یں مین منت کریں ام کو ٹالائیں	ہر خواب خیال حال ماضی تکلیف ہی ملک کو نہایت ہم ہو پیرا کرین حیرن مین روٹھو جو اگر ہوں ہمنا لائیں

جانا بھرت اور ستر مین کا مع مادران و عزیز واقارب کو واسطے لائے راجہ
رام چند رکے اور نہ آنا اولکا اور سلطنت اودہ کرنا ستر مین کا اور بیٹھنا
بہتر جی کا گوشہ مین ریاضت کی واسطے

ہر خامہ دوزبان گسہ ریز ہم دتی عزیز و یار و غمخوار بہر دیدار لچھن و رام تھا دلکو خیال روی رگبیر	منظوم ہر ذکر حیرت انگیز تی ساتھ تمام فرج جزا تو بن کو شبست ہی سدا گم وہ ہی چلا ساتھ ہو کر انگیر	تو بہتر اور ستر مین کا کار تینوں سہراہ راغیان تین جب گنگا پہنچو اہل تو فیر آیا جو ناما دنکٹہ آگاہ	سکین سو چلے سحر کو ناچار مخوغم و نالہ و فغان تین وان آکر ہو چنگ انگیر دیکھا وہ چوم بر سر راہ
سمجھا کہ بہتر مین نال شتر بن کو جاتی تین ایک لشکر	ریاضی کو لگا لایو گریں	ایک نین باز شتر و گریں	

فالم جو مزاج میں عدوت یہ سوچو کہ دلیں طیش کھایا ادراو جناب رام کیجیے یہ سنیکہ کلام جوش آیا اتنی دین کسینہ کہ بیکار اتنے دین کال و شخص لا چہرہ ہی بہت کامیو کلفت ظاہر میں کہہ لیسے کارخانہ سن لی جو نگاہ ذریہ تقریر زمانی بہت زعمی عنایت بسبب دی رام کیوں نچا ہوں القصد تمس مجھ فوج حسن و لشکر کی کی ضیافت پہنچو جیجے کرکوت پر سب قدرون پہ گریبان کیا حال بوسے رگستاہ سو کہ بہانی آپ آئی انہیں کی وجہ پیار بولو سر رام ہنسکے بہانی دل سے کرو اس خیال کو دور دیکھا تو بہت میں نال میں سر کندھے رام کو قدم پر	اب ام کو پاس جانے لگیا کھنڈ لگا موقع بدل ہے سر رام کی نام ہی پکٹ جالی تسے فوج کو رہنے کو قہینہ برہک جلد بہا ہوا تھالی ظاہر میں بہت میں بہت شاید جو انہیں خیال گہنا بہر شخص ہے مجھو بیقراری یہو چاہو بہت کہ جان جب شاہو بہا کھانا دیو سوں اور زانہ سو جو آگاہ چلتے چلتے بہت لصدیاں شب وان جو بکری لکھ اگر جو بڑھا لکھا دیو ہوش لچہ بننے سنی جوان کی آمد بدخواہ دل جگر ہی میں گر حکم ہو آپکا سزا دون خاطر کو غریب دیو دہانی تقریر ادھر ہی کہ فی القصد القصد وہ دونوں منظر بہر بہت لچہ میں دیو لکھ	بقا ہر ہے طریقہ شقاوت اپنا جواب کو بلایا مر جا لیے ہی تو نام کیجیے اتنے سب نے قدم بڑھایا اچھا شاہون امی صفت آرا یوں عقدرہ قیل و قال کلو سر رام سی انکو خوبت جاتے ہیں یہ رام کو دنا کرنے لگا امتحان کی تدبیر کی شفقت و دلہی نہایت راہ منزل بتا چکا ہوں آگے بڑھتا گیا الصبر و ہر صاحب فر کی کی ضیافت منزل تھی قریب سے طلب آپوچھیں بہت نیک فعل بہر بہت کہ دلیں کچھ دانا ہر راجکا انکے پاس سامان ہر بہت سے صورت صفالی تم خود ہو غریب خلق شہور آئی ہیں بڑھے ہوا میرا بولی دیکھو کہ اس ہوا میرا	بن میں بھی وہیں متان لگ گیا مردی کہ لہری بھی ممل ہے وہ مرد نہیں جو بیان سمجھ گیا چوینکا بائین طرف کسی نے لڈو کئے نشان فتحیا لی انہی سے مناسبت طبعیت سر دلیں غم و ملال گہنا آتی ہے صد اہل و زاری سجہ دیکھا دے سر ہکا کر بولی دیکھا بہت دیوانہ انہی تو جان میں سبکے ظہر جاہوچھو بہر درواج کی پاس سب وان سر وان کو کھانا دیکھا سر ہی رام کو لکھ جوش سجہ کہ ہر اس میں صورت کہ ملان بانی شور و شر ہی میں شوخی کا مزا ابھی چکا دون باعقل و تمیز دیو دہانی رگستاہ نہا منے کی غور نور آجہو نے آگے جلوہ گہر تھا سبکی بانہ نام رکھیں
--	---	---	--

سیتا کو قدم پہر کر دے وہ	پہراہ روں کر سمت ہی پہر دے	رگناتہ زچو می پائی مادر	ولسے ہوئے جبہ سما کی مادر
لچمن نے ہی مان کیا پس جا کر	سجدہ کیا اپنا سر جھکا کر	پہر مان ہو غرض ہی رہی با	جھک جھک کر کے وہ نہ کیا با
دی سب نے دعا کہ چشم پر دے	دنیا میں رہو ہی بیشہ مسرور	بہرت اور شب ٹیک انجام	خلوت میں نہ کر کہ اگر رام
ڈاکے شکل در دو غم ہے	اندھیرے قہر پر ستم ہے	گلزار او دہ پر اسی خالی	ہر شخص کو چو خیال عالی
راجہ درت ہی غلو مارے	آخر ٹہر لوگ کو سدھارے	یہ سنکے خبر جناب راگبیر	رو و چلا کر سو کے دلگیر
چشمی و چشم تر مع جاری	تنا جوش پہ بحر آہ و زاری	من ہو کر کہ صبر ہی روا ہو	پیدا کہیں موت کی آواز ہو
یون ہی جزا کر قریا	مشہور ہو سب کام ناجین	اب آگے ہی مناسب	شفقت ہو برادر یون چو ا
اب آپ دہ میں جلا کر دے	سب کچھ اپنے راج کا کام	لو لے سر رام اس سخن سنچ	افتخار یہ حال فقہ مرتج
مکن نہیں تہہ شاہ تو زون	راہ طلبیے منہ کو موڑون	بیان شکنی اگر ہو قساکم	بدنام رہی زمانہ اعلیٰ
دنیا کا سب فتحی او ٹھہ جا	ہر شخص کا اعتبار او ٹھہ جا	بہتر ہے اسی امی معاملج	ہوون شوق سے بہریت تھانج
ہن بہت عزیز دل نہایت	ہر دم میں یہ مورد عنایت	گر راج ہی کرین تو بہتر	امید شنی کرین تو بہتر
یہ سنکے بہت لرودیا پھر	وہ نقد شکیب کو دیا پھر	کی عرض کہ ملک تاج کیسا	راحت کیا شہر راج کیسا
میری توبہ آرزو ہو امانتہ	جنگل میں یہ ہون چاہے تانتہ	پایا جو بہت گھنٹہ بیاب	ہو کر گنہگار ہو خوش تاج
درجین ہوا لم کو ہو لو	واجب ہے کہ تم نہ ہو کو ہو لو	چودہ برس اپنے دل کو دے کو	اسم نہ ہماری بات تو کو
بعد اسکے ملنے ہم خوشی سے	سچ فرقت مشاوری سے	تعلیم ہمارے پاؤں کی	تسلیم کا انیسین سامنا ہو
القصد بہت وہ لیکے تعلیم	سمجھو کہ رہیگا دل کو اپن	رحمت ہو کر چا لید غم	ہمراہ تھا اونکے ایک عالم
طی کر دہ راستی کی منزل	سب لوگ ہو کر او دہ منزل	تو بہت جو مائل و فوآن	رکنا تعلیم کی سر تخت
شائیتہ جو ستر ہن کو پایا	اونکو فرما زواہن یا	سمجھایا کہ انتظام کیجے	ہر وقت رفاد عام کیجے
خود ہو تڑوہ کو شہ قناعت	خود ہو تڑوہ کو شہ قناعت	تو جو عبادت اہل طاعت	تو جو عبادت اہل طاعت

آغاز ن کاٹو

راجہ رام چندر کا چتر کوٹ پر سیر کرنا اور جنید راجہ اندر کے بیٹے کا لشکر

زلخ آنا اور منتظر مارنا جانکی جی کے پاؤں پر بٹسہ آزمائش اور تیر مارنا
 راہہ راچندر کا اور پیادہ پناہ جیندہ کا تینوں لوک میں اور مجبور ہو کر

گزارا چہ رام چندر کے قدم پر

خاصہ کو نہیں فراموش شیخ	ہو رام کو ذکر میں گہر شیخ	سیتا و جناب لچمن میں رام	خنگل میں کیوں اکیسک
تو سیر جن میں اسے شغول	تو وہ کچھ خوش خوش تھا ہوا	دو پو پونا کا کچھ نبایا	سیتا کو رام فرمنا یا
بہرست کا پسر جیندہ تھا ایک	غفلت میں وہ ہو کر نہ	بکر ذراغ کے سوکھ سار	پاؤں سیتا یہ ماری منتظر
یا کئی ایک سے خون تھا ہوا	دل تھا کلفت سے محو زاری	دیکھا ہر اوجو حال سارا	اوس ناع کی تیر شہ کو مارا
گو اور کچھ چلا وہ بہت پایہ	تھا تیر بھی تہہ مثل سایہ	تینوں لوگوں میں آہ پو	بہر امن میں پناہ پو پونا
مطلب جو کہیں نہ تھا آیا	رگناتہ کو آگ سے بچا یا	بولا یہ اوبہ موقعہ تقصیر	دانستہ خطا ہوئی یہ گہیر
لیتا تھا میں امتحان قدرت	ظاہر و نشان شان قدرت	ہیں آپ جو دیکھ گیا عالم	جانہ ہو یہ اب حقیر عالم
یہ سیکہ گدا جو نہ رام	اوس تیر ہو گیا خوش غلام	شونی میں جو فروتا وہ	ایک آنکھ کو اوس کی گردیاں
اوس مرغ و جیندہ پائی	اکی رام کی جیندہ جی پائی	والہ سے ہوا خرش روانہ	پو پونا دم بہر میں سوئی خانہ

چلنا رام چندر کا چتر کوٹ کے پہاڑ سے طرف صحرا کے اور مارنا
 ایک راچس کو اور ملاقات ہونا کہیشرون سے اور مقام کرنا
 درمیان پنج بٹی اور ڈنڈک ارن کے اور چند مدت تک رہنا
 مع سیتا جی اور لچمن جی کے

ہو رام کا نام میری لپ پر	قائم ہو دل چاہیے	وہ تینوں میان حلقہ	تہی لطف خوشی ہو جو
پو پونا جو قرب آتا وہ	پاؤں جناب کو دھماؤ	دی انکو بگہ میان مسکن	قد مٹو جی رہی تہی شان مسکن

پروانے کی جھبہ منظر وقت سحر و شہ کو تیر و پو لیکھ سیتا کو وہ دل نگار ظاہر ہو کر کہی نہان تھا غصہ سر پر ام کو جو آیا رگستاخ تیر و جم میں لگانہ سرنگ جھلکے کی ملاقات اگر جو جیو سوچیں آیا رگہ در تقطیع سیمان کی قتل کی اولی کوئی تیر ہو گی وہیں دعا تری پانچ او سین پسند دل شہزاد سلمان ہو یہ کیا حسد لغوا	آہو نچو بالیک کے گھر صحرانظر چالید جوش راہی ہوا دل سے سو کیار آبادہ مشر وہ در گمان تھا اوسکو ستر ہی گرا یا سر پر کو اوس کیار و انہ قد و نہ وہ گرہ انکونات پاؤں پہ سر ادب جھکا یا سب صورت بہتری عیار کی کشکول ہو جان وہ پائے غیر گھا کر ہو گی سیراری ہو لڑو تیر ہو تیر بار و تیرے شری و ہر تیوین صاحبہ	من ز خاطر جھٹھ و سر کی اک راجس فتنہ کر قضا کا پروانے پلٹ کر پیش گیسر تیرا پوہ میں لپٹیں دراز نیچو جو گرا زمین پناشاو سیتا کو لپٹن و پائے لالو پیدا تھی جو ستر رخ لپاک ہیرا ہ پلا جان کے ساتھ بو در سر پر ام اور دھار کار بوڑو یہ فکر ام کیجے اگر بوڑو ہو وہ نیک و خوش وہی کا جو نام سچ ہی تھا کرتے میر و شکار ہر روز	وہ رات و سیکھ لیسر کی اگر ہوا راہ میں منور اس کرنے لگا کسری کی تیر مطلق نہ دراز اگر کھٹا کر کرنے لگا غم سر پر ام کی یاد اوسجا سو پر تو آگے آئے رگہ ہلکے ہوا اوسجھناک آہو نچو سو کیار گستاخ راجس جو بہت تیر میں تیار وہ لک بن میں قیام نیچے جنگل تھا کہ عالم ہو موقع یے فرحت خوشی تھا تیرے رونق کو ہر سر ہر روز
--	---	--	--

آنا سب نکما ہمیشہ راون کا اور عاشق ہونا اوسکا راجہ رام چندر
پرام راوسکا بہنی بریدہ ہونا لچمن جیکر ہاتھ سے اور جانا اوسکا
گھر و کھن کو پاس واسطے و نیاو کے

پرام کا در افد پاس راون کی بی بی میں تیر عاشق جو ہوئی ایک کشتہ لو ال اگر صاحب ہوا	چکا نامہ سیریت قرطار تھی قریب عقل و خوش کرد آہو نچو نیاو کی افد پاس پیرا پلٹ و نیاو کے	جسجا بہتی رام ہو یا نیاو نچو خجابت لا نکست ہر زن میں تیر طالع ہر کا کہن تیر	انی وہیں شپ لکھا فضا قری بنی ہر سر و بالا آہو نچو اگر اگر کو شکے یہ کوئی نہ ہو سکا ہم افوش
--	---	--	---

<p>مطلق نہیں بلکہ وصل کی جاہ شاید وہ مون محو آشنائی عاشق کو نہ اب ملو کی کچھ شکل مطلب میں دیکھا تو مشتاق ہون وصل کی نہایت کس شکل جواب میں تجھ کو جان پوچھی لچھن کے پاس ناچار ہوں دولت وصل کی میں تجھ کو ہی بی بی کی خدمت وہ مائل شہر ہوں بہرنگ</p>	<p>مہنگے سر پر رام بول ایاہ لچھن میں مگر جو کیر کھائی خدمت میں مجھ کو قبول کج بہتر ہی اور نہیں کیا جان تو فرمائیے شیوہ عنایت میں الفت غیر میں ہنسنا ہوا پھر والہ نہ وہ عاشق دل نگار یہ دل پہ چوشتیا ق غالب سیتا کی میں کہتا ہوں اعلیٰ جب آمد وقت ہو ہونی</p>	<p>مطالعہ کہتے ہیں بھل پون اب وصل کی بات اتنا بھو لچھن سے کہا ماہ و زار ما مجھ کو نہیں وصل یا کلام بولی تیر سے کہی جہاندار ہر میرا تو حال آست کار وہ چاہ میں تو تجھ کو میں بہرنگ مہلا و مجھے میان آغوش میں خام رام ہوا بھو آ رگستاخ کی لیسے جا کر چاہ</p>	<p>یہاں وصل مجھ میں ہون صدا کی ہر جگہ چھانتا ہون یہ سنگ کو سپر سدر ہوا وہ بھو کہ میں ہون بندہ ام پیر الہ سے ملت کہ وہ سید کار پہر مل او مجھ وہ آتش را لچھن میں بڑی مگر خوش ہون پہر وہ کہتا کہ صاحب ہوش وہ بھو کہ یہ وہ کی بات اس بہت ہی ہوا ایاہ</p>
--	--	---	--

آغا ہمشیرہ راون کا لچھن جی کے پاس باسید شادی اور وسوہاں کی گستاخ لچھن جی ہاتھ



<p>کچھن کھڑک گئی غصہ سے یہ جان جاو وہاں چاہو کیا ہو پر کیا تھا لہجہ بے از رو ہوش دوہائی تیرا دوسکھو کہ دو کس بولی کہ او دھو چھین رام مین ان جگہ گئی تو دونوں ہالی جنگ کی کٹی تو پھر ہاکی</p>	<p>نقر تیرا زہ کی غصہ سے حاصل کتین ن ہئی عا کا تو وہین اوسکے بنی وگو ہو پوخی وان کر کشور وگو صوائن مگوین باصد رام کر دگر زور آزمائی پر ہاگو فکر مدع کیا واجب کہ انتقام لیجے</p>	<p>دلو انہ مجھ کو سمجھ لیا ہے رگتیں تیرے شکے حال سارا جب غصے ہوئی وہ کیا پست سب قصہ سوز غم سنایا ستیا بھی یہی سنا تہ زور رام مجھ کو کیا پست ہو کر ہوش ہوا تو کہی ساتھ تان لینا مجرم کہ سزا سختی کر</p>	<p>آوارہ او دھو او دھو کیا ہے لہجہ کھڑک کیا انشارا بہائی کھڑک طرف سر دست زخم پہلو تو دل دکھایا نازک نگین لباس گنھام کائی ناک در او راہ وگو ہو قابل دیدن جہین ایک</p>
--	--	---	--

کہ اور دو کس کا چودہ ہزار چس لیکر مقابل آنا اور مارا جانا سب کا
رام و لہجہ کے ہاتھ سے

<p>چویش جو دگر جنگ پیکار وہ چودہ ہزار فوج لیکر آپوچو مین فتنہ جو جنگ لہجہن دو مین جو حکم پایا نادک جانوں کا کیا ستانا یکو پیام بر بلایا کہ دو کس کے مین دون راون کا ہی تھو کہ چہ نہیں راون کی مین کا دل لکھایا رگھو نسا جو تازہ پیغام</p>	<p>ہر نیزہ صفت قلم کی تھا جنگل کو پڑھو شوکت فر بہتر کہ تم بہ عقل فرنگ ستیا کو پیار پر بھیا نگین کا عبث چوں کہ کما سب قصہ مدع سنایا اب آسا چاگو مین دونوں جہن نے کیو دیوتا ہی مضطر راون کا نہ دلمین خوف آیا لو اچھا قاصد سبک کام</p>	<p>برہم ہو سپ نہا کہ بائی آئی جو نظریہ شوخ عام ستیا جی کو میان کھسار دو کس نے وہاں کیا کہی آسانی سے کام کر نکلائی بولا تو جا کر رام کی پاس گر چاہتے اپنی ہوصفا بہائی دونوں اوسکے مین گر تھو لھا طر زندگی ہو دست کی پیر مین ہم ہر دم</p>	<p>تھی مائل جنگ آزمائی لو لہجہ سے یوں سرایم پہنان کر ور ہو خبر کیا فائدہ جنگ ٹھٹھری بہتر کہ وقت جنگ نکلائی یکدی سیام بی غم دیاس وان چکے جو جھبہ سنا کردینگے تھین فرامین ہم اجاؤ بیان کہ امن ابھی ہے یان جو سفر مین ہم تیرے</p>
--	--	--	---

آئے ہیں اسی ہوسیں بیکو تقریر سنی تو پھر شتالی دریا کی طرے پہرے سے کیا	کاشنوں سے تیرا من ہم چرنا قاصد پلٹا بعد خرابی تیرا جو رام کیلئے سر	راؤن جو ہوا ہم سخت زور سب مال جو بہ ملا سنا یا تیرا کی لگی جو ہوا چو پنا کینے لگو اہل ہوش کو سر	سوارنا اوسکا ہکو منظور دونوں کمال طیش آیا کانپا وٹا الم سے چرخ دوار
---	--	--	---

کہا اور دو کمن کا لڑنا راجہ رام چند اور لکھن سے



جو تیرا بانی ستم تھا اثر سب جو پیش آئے	ہر صاحب شر کا ستر قائم لکھن ہی سیکو دانہ لائی	یو مین جو تہہ جو ہولی پست ماصل ہولی فتح یان سر
---	--	---

جائے پنگھما کا راؤن کے پاس فریاد کو واسطے اور آنا اوسکا ماترچ

راچس کو لیکر پنج پٹی میں اور ہرن بننا مار چکے کا اور شکار ہونا مارا چھند
کے ہاتھ سے اور لیجانا سیتا کا لنگا میں برہمن بکے اور اوتارنا اپنے
باغ میں

اگر ہو جو ضبط حال غناک جستہ زانوس کے گڑی تے راون سر تخت جلوہ گر تھا عشرت میں جو رات دن بسر تورام دلچس جو دو برادر میں مضطرب و بیقرار باگی	سینہ پر قلم کا یک قطر پاک کمر دو کمن ہی مری پڑی مشتعل طرب و سرشت دنیا کی خزانہیں خبر ہے ہوا لگے مجھے مال شہ صحا سے بجالا زار باگی	صحا میں جو سٹپ کیا پتر کی یہ دیکھ کے حال اضطرابی بولی وہ میں سٹپ لگا کر شاہ میں بن کر بیٹھ گئی تھی بہت بجسے جو وہ ہو گویا غضبناک ظاہر میں وہ آدمی متین تھ	سبھی کہ شکست سنبھالائی راون کی طرف گئی شتابی تکو نہیں امن غنہ کی چاہ پیش آئی وہاں رنج کی بات کھائے کان اور تراش لی کھا لیکن باطن میں مل کر گئی	چہرہ پر نذرین نیر و ماہ کھو ادھی ناک گنہ ہر کی بولی کہ وہ ہی نو خوش شب تو گزری بہ کلفت سخت صحا کی طرف ہوا وہ راہی فرمایا سیتا سوامی سرافراز	جسین ہو میں کی خیر خواہی رکھو چنڈی ہم آگ و ساز دیہی گور ہی نہ فرقت ناتھ ماہیچ کی پاس بڑکے آیا میں صورت شود و تر چٹا سو ساتھ ہمارے ہی و قلاو وہ دونوں بزرگ میں جہاں ہو تیرے و کوئی اور ہوا کو
--	--	--	---	--	---

<p>مطلوب نہیں اور سواری کی بولا باقر کو کچھ ادا کی قبضے میں زمین آسمان میں کر عذر نہیں تو اس نے وفا موت انجی ابھی تو نہیں ہے ہے نکت کی زد تو بہتر آپو خیر قریب چسپ رام دیکھا تو وہ شکل تھی بلا شیر تینے سوچی ہر ایک تیر ہم سہ تیرا وہ درکار آسمان پہنچا گلشن میں مہر پر</p>	<p>پیر کبڑی مجھ بگڑنے کی تاب راؤن کو یہ بات خوش آئی لٹکا کو ہم ایسے حکمران میں چل ساتھ نہیں تو جان لو لٹکا سمجھا کہ بھاؤ نکا تو ڈر ہے وان جان ہی جا کچھ نہیں القصہ خود سران خود کام جب آتش کینہ داؤسنے کی تیز بولا ساتھی ہو کر دلگسب یہ فکر میں صید تازہ کی جائیں</p>	<p>اتیک میں اوس الم سنی لکیر میدا نکلے مقابلہ سے بھجاؤ جو مجھ سے کر گیا جنگ و سکار بیوہ یہ قیل و قال کیا کر سوچا تو فضول تھا ہنسا درشت گستاخہ کی پاؤں چلیے میں جناب کو مولیٰ حیرت کر گیا لباس دل چاک راؤن تیرا ترغیب ہے مست ہر سیر و شکار کا او نہیں شوق</p>	<p>میں خود جو ہوا نشا زائے تیر بہتر ہو کہ تمہیں گھر ملے جاؤ ہر کون جہان میں ایسا جہاں تو کیا ہو تیری مجال کیا ہے مارچ تیرا عاقل زمانہ اس سے بہتر ہر ساتھ جاؤں راؤن خود بولا و نہا کہ الیشا راؤن زحمت کی صورت پاک اوس سب کو مار دے دل ہوا پست میں رام و لچن جو صاحب دق یہ سنکے بنا وہ شکل آ ہو</p>
---	--	---	---

مارچ کا بشکل آمو بخانا اور سری
 رام چندر کا اوسکے تعاقب میں جانا اور تیر مارنا



وہ چہل دھڑک رہی ہے جون	وہ طرز وہ دلبری و چہن	دیکھا جو یہ آہو سب گام	کینے لگیں جانکی کہ ابرام
اس آہو کو آپا سپرک لین	نقد سکین ل مجھ دین	زندہ چونہ ہاتھ کی آہو	کمال اسکی ہم خوب اور دفا جو
وہ بولے کہ نکو کیوں نونا م	ہو خواہش آہو سب گام	جنگل میں طاسم سر کشاں	کیا جانے شکل شکر کمان
وہ بولیں کہ آپ کچھ پیسہ	حاصل تو ہو چھکو نقد امید	اصرار پڑھا تو رام اونٹ	پرسید میرام اوٹھے
آہو چو تیرا کیا سر	غائب ہوا وہ زمین پہ گر	جب وہ میری بار تیرا	رم کر گیا آہو دل آرا
جب اور گیا نشانہ خالی	غصہ میں ہو دھنبا جالی	بڑھ کر آگ جو سر کیا تیر	مرد ہو کر گرا وہ پنجیر
آواز وہ رام کی بت کر	رونیکا غل چا میا کر	آؤ لچمن میری جبر کو	دیکھو زخم دل و خبر کو
سیتا کی سنی جو غم کی آواز	بولن لچمن سدا سرفراز	دیکھو تو یہ سوز دل کساؤ	کیا آج نصیب دشمنان
لچمن کو کاکہ مایہ ناز	ہرگز یہ نہیں سہ کی آواز	وہ ایسے نہیں کہ غم سوز	ظالم رنج و ستم سوزمین
وہ ایسے میں خلق میں زبرد	کرتے ہیں ہر ملزور کو پست	سیتا بولیں کہ یہ بجا ہے	پر چھکو یقین تو کچھ ہوا ہر
تم اونکی مدد سے پہنچو نہ ٹورو	حیلے سے نہ دامن اونکا چورو	اصرار پڑھا تو چار ناچا	چلنے کو ہوڑو آگ تیار
کسی نچا جو زمین پہ گول خطا کہ	بولو وہ سیاسی بادل نیک	سیاسن کی جالی اقامت	آگ نہ پڑھانا پائی ہمت
سیاسن و پیادہ کی تیر بیر	یہ خط ہوشال خط تقدیر	یہ کیلے لچمن ہو کر سب گام	اتنی میں وہ راؤن برا بھلا
شکل اپنی بدل بھلیا و فرن	اچھا خاصہ بنا برہمن	زار گلوسو تاکہ رستا	قشقہ صندل کا ماتی پڑنا
حسب معمول کچھ عاکر	سیتا کے قریب بولا آکر	ہو فاقہ کشی سو غم نہایت	حاضر ہو تو کچھ کرو عنایت
سیتا جی ترس کچھ دیکھا کر	دیکھ لگیں سدا سو بلا کر	وہ بولا کہ خط سے ہو کر باہر	دوسل کہ ہو پہل تین لبر
	حد سے جو بڑھا تو تم سدا	راؤن دھنیں لیکو ولسیہا	

راؤن کا لشکر برہمن سیتا جی کے پاس آکر فقیرانہ سوال کرنا اور
حکمت عملی سے سیتا جی کو اوٹھا کر لیجنا



گاہ ہونا جٹائی کا اور جنگ کرنا راون سے اور مارا جانا و سکا اور پوچھا
رام دلچسپ کا جانکی جی کی تلاش میں جٹائی کے پاس اور کر یا کرنا اور

تشریف لیجانا سیوری کے مکان میں

ہمدرد کو جو سخت سیرت تری	ہیں چیتہ قلم و اشک جاری	سینا کو چلا جو لیکے راون	صواب و اعم سے چاک اس
رہتا تھا شجر یہ اک جٹائی	تھی رام سے او سنے لو لکائی	دیکھا جو یہ او سنے حالِ زنا	ماری راون کے سر پہ منقار
بولا یہ جناب پچھین میں	ممتاز جہان میں خود پرچہ	گستاخیان کر نہ بر ملا تو	کیون اگوا وٹھا کر لیچا تو
وہ بولا کہ تم کو کیا خبر ہے	ہٹ سامنے سو کہ منشیہ پرچہ	طائر نہ پیر ایسی جیج ماری	حیرت راون سے خون تنہا دیا
گو او سنے ہی اپنا تیرا	غالب رہا کہ کس صفت آرا	زور وں سے نصیب سے سکا	راون سے سیکو لیکے بھاگا

زیر شجر آب کو بھاکر تیروں سیر بدن ہوا جو مجھ کو راون تو سیکو لے دو بار امداد کی کر دیتی سہی	راون سے ہوا مقابل اگر یتاب پڑا تھا طائر روج لنگا کی طرف غرض سد ہار خنک تھیں در دو تہی	راون نے چوڑی ہر کیا سر وقت آخر ہی یاد رہی بید سیتا کو بل تھی میرا سہی منظور تھی چوڑا لٹانی	گر گسٹ پڑا گرا زمین پر افتادہ تھا خاک بود لکیر رہے لکین غم کو اور لکیر پھینکا وہ لباس غم فانی
انگشتری ہینکدی زمین پر سیتا کو میانِ باغ رکھا ابا در ملال تازہ سننے لچھن کو میانِ راہ پا کر	اڈالا دیو بھی کچھ کمین پر گہر میں شل چراغ رکھا صبر کا ہی حال تازہ سننے بولے یوں انکس تہا کر	القصہ وہ راون سید دل بجھ کر یہ پاسبان مقدر جب رام ہر آن کو لیکے آئے سیتا کو کمان اکیلا چھوڑا	لکھن میں ہوا خوشی سہرا تھا مجمع سہر کھان سہرا آتا رطل آگے پائے کیوں رشتہ عقل و ہوش
وہ بولے کہ ہٹاؤ ٹھٹھکی پر میں حفاظت اولی کی تھی چشم چپ کیوں پر ہٹ چکا جا پہنچو مقام خاص پر وہ	آواز ملال کہہ سننی تھی حکمت سے لکیر کینچ دی تھی خوامش دلی کشک ہی کا دیکھا تو چین تھا پر خط وہ	جھکو بہ تلاش بھیجا وہ بولے کہ یہ تو سب مجا دونوں ہی ذکر کرتے کرتے کب دونوں کوئی شہین	ہٹ کی باضد خواہش بھیجا پر اول مرا غم میں مبتلا ہی سر و آہن بھون بھر رہا دریای مال جو تھیں ان
تھی غم جو دونوں چاں دیا پایا نہ کمین سرخ سیتا پہر کیا جو اگر با غم و آہ پہر اور بڑی جو دونوں ہائی	صبر اکی طرف ہو کر خزان خاطر یہ تب نقش باغ سیتا تیر و تر کش لے سر راہ دیکھا تو پہر اک شبائی	صبر اسے چین سے حال چلا آگے جو بڑھے وہ ہو کر خزان سمجھ کر کمین یہ کچھ ہوئی جا یتاب یہ بھرا رو وہ	سب چرخ کمین سے حال تھی خاک پہ کچھ علامت خون آگے شاید کچھ اور روزگار پر درو پر انتشار سم وہ
لطف و سپہ جو رام لکھا بولاکر میں ایک ہون چلائی	خانو پہر و کسا کر لکھا راجہ دست تھی صفائی	بو کیا یہ جو جان کنی تھی شہر کی و نصیر تھی فتح منظر	کیا جان پہر تیری آئی تھی جو ماں زلم سب سہو

پھر پھر وہ کنی بالین پر سری را مچھ لے چکا جانا اور زانو پر سر رکھ کر خالی
ہمراہ جناب



<p>اسکان میں جو تہا وہ کو گنا ستیا کو لہو تھا ایک بکیش ستیا کو او دھو دھو لیکیا پا بول اٹھے جناب رام اوس میں شک گذار ہوں نہایت سطر میں مندی کی خواہش بس گریا میں غروح دہا آہو بچا گندہ میں آگے کیا ام</p>	<p>پریت کی طرف پہر فکولایا آب تاروہ معالیمہ تہ پیش آخ کو تہ یک پین گاما سن کے یہ کلام دسر ظاہر ہے کپک نہایت یہ سنکے وہ بولا اہل کاش ریکہ نکالی پیر نہ آواز آگے جو بڑے توبہ تنہ سمجھا واسنہ شرمیلے</p>	<p>تخت پر دوج پر چھا لا الفت ہی دریا نہیں قائم میں اوس سے ایک البصد تہی روح پر انتشار تیک دم بہ کار ماہر میہاں اب ہو غریبہ رو کو ملا دون سامان مراد ہو فراہم رسم کیا گرم ادا کی لپس سے کما کہ میری بہانی</p>	<p>تین اوہ حسین میں ہنھالا دست رہی شہدہ دایم جانا وہ سو کہ پیش اتنا آب کا انتظار تیک افسوس کہ ایسا مردان اب کہنے تو میں آگے ملا دون لیکہ جو قدم پہا کہ دم رگہ تہ کا دل تھا غمش کی کلفت یہ جو کلفت اور پانی</p>
---	---	--	--

لچمن نے اوڑاوسطرح پر مڑنے جو غصہ تیر مارا گندہ ہرپ میں پہلانا مورتا صد شکر کہ پانی اب رہا سیوری کو دیئے پوچھو دشمن ولین تہا غم و ملال ستیا اوس دشت میں کیتا لپکا	سہیا یا بچیا خوب جا کر مردہ ہوا خاک پر صفا کر اب اچسٹاں میں گر گیا ہاتھوں سے تمھارے پانی اوسے کی پیش پھل نصیب پوچھا اوسے بھی حال آخار کو کہہ ڈاکا	نیراوسکو گمان تہی صلح کی چلا شکل پر نور پر پنا کے دربار سے بندہ عاجوزی تہی آگے جو چڑھو وہ دونوں بچا پھل کھا کر گیا نہال اوسکو وہ بولی کہ خجستہ دستور دانش خجستہ کھیلے گا	آوازہ شہزادہ کسرا بولاقہ ہواں یہ سچا کے صورت میری ایسی نکستی آیا نظر اک مکان سر راہ مسرور کیا کمال اوسکو پتیا پورا ایک بن جو مشہور دان غنچہ مدح کھیلے گا
--	---	--	--

رام و لچمن کا صحرا میں پناہ لینا

ستیا کی جو یاد مبدہم ہے صحرا میں جواک بلند کا کوہ تو ایک تنگ رکھتے کو ذرات پر غم تے فراق جانکی میں تہا بال برادر اوسکا بذات بند رکھی اور ہی تہی ہراہ پوچھو جو جناب لچمن و رام یہ لوگ نہ اپنی چال کے ہوں یہ سوچ سمجھ کے ہو کر دلگیر بنکر وہیں رہیں تہا بے انسان ہیں کہ آپ پوتا میں ہو لچمن نام اپنا ہراہ جناب جانکی	وقت میں قلم ہی مجھ غم جاہو پوچھو وہ اوسے مل اندر اوسے کی رام کی ملاقات گھبرا کر پوچھو تہی جی اسکو وہ تہا یار نہا ذرات سگرو کو تو بدل ہوا خواہ سگرو کو تہا یہ خوف انجام جاسوس کہیں تہا بال کہ پوچھو ہدم سے کما کما کر تہا بے کرنے لگا رام سے یہ تقریر فراموش تو جناب کیا میں صحرا گردی ہو کام اپنا سزا جو	رام و لچمن فسرہ خاطر جب بل سیر کوہ پایا پروانے پوچھو صبا کی صورت بند سگرو کوک ملاوان سگرو اسی سے ہو کر بنجور اوس میں لکھتے تہا بے دشمن ہر اناں بلکسا شکل اپنی بد کے مثل انسان مطلب کام تو تہا لگا لا کون آپ میں آکر میں کیا وہ بول کر کہ ہم لچمن میں من پس کا حکم پاتے میں کے گھر میں تہا بے کے گھر میں تہا بے کے گھر میں تہا بے	پناہ پورا کے پوچھے آخر آگے کی طرف قدم بڑھایا تہی دل میں گروسی کدورت تہا بھالی کو خفہ گر بے جنگل میں بس تہا مستحضر اہل دور و خجستہ تدبیر عاقل سے میں خوف تہا کہ تہا ہوں چستوری یان سینہ پہ لگا ہو غم کا ہالا کیا کام ہو سیر پوستان دست و سرت کر دل و جا میں صحرا میں قدم جاچکے میں کے گھر میں تہا بے کے گھر میں تہا بے کے گھر میں تہا بے
--	--	--	---

<p>اگر کوئی نکل جاتا ہے یا اصل صورت دکھائی جائے</p>	<p>جب خوب سمجھ کر تقریر کرنے لگے قصہ بال</p>	<p>قدیم بزرگوار مسافر</p>
<p>احوال پیدائش سگریو اور بال کا اور جانا رام و چھین کا اونکی ملاقات کو اور مارا جانا بال کا اور تخت نشین ہونا سگریو کا</p>		
<p>سینے پہ چٹا بچھین رام کرتا تھا وہ سپر دشت گلشن دکھتے سپر دشت تل اوٹو</p>	<p>خوس ایک تہا جاتو پیش شیو جی اور گوری کو نام شیو جی ہوا ایک وزیر ہم</p>	<p>شہ زور و خرد و وفا گوش صحر امین دھین مچھو آرام دید ہی یہ دیا بعد بر غم</p>
<p>موجا سے وہ مرد شکل نڈیا فورا وہ نیازن گل اندام اولہا بالون میں نہ کی جا</p>	<p>اک وزو جہانت خوشنشا سیرت کو ہوا وصال کی چاہ شورج کا ہی تم اگر سوچنا</p>	<p>یہو نیا اوس بن کی ہمت سیات سورج زنی ہو نہ ہی صلی طوق گردن پہ جا کر پوچنا</p>
<p>سگریو ہوا گلو زین سے رہنے لگو دشت میں ہار یو سگریو نے بس گت کما کی</p>	<p>اوس نے جو کی بہت عباد منا چرمین بنایا مسکن سگریو دھانے باگ آیا</p>	<p>یہ مردی وہ حسب صورت تہا بال مگر ڈا قوسی تن اس دشت میں اگر مچھو چپا یا</p>
<p>چلیے ابی بہر سپر بہتہ کرنے لگا ذکر درد و آلام دلپ نہ کہی تھی گرد کلفت</p>	<p>کر رام و چھین کو زیت پیش بہا کی جو مر اجنا بیٹن ہو اک چھین جو دندی نام</p>	<p>وان پچھون ست وفا گوش مغورہ دلیر و صفت شکس بطینت و بدگمان و بد کام</p>
<p>بہا کا میدان سے ہو کر مضطر محسوس کما بال از دھین پر آویزش باہی کرتی دھنگ</p>	<p>بہا کی زنی چھا اوسکا چوڑا تم تھرو وفا شمار ایجا بہا کی کو ازل سے یہ عاتنی</p>	<p>اس کو دشمن کو بس فضا تھی میں زنی ہوا سی بخونہ موڑا کر نامر انتظار ایجا</p>

حاصل نواحد و گرسوز	آونگامین بعد از نوزده روز	یک کیوه اسراف بند دارا	مجموعه و وقت کاسه سارا
جب آیان به یک ماه کمال	این غم دست نشل سوز بار	سجده که ده نال مرگیا با	دنیای بی سر گز گز گز با
در هر که میان اکیلا با کر	بار و نتیجه بی راجین آکر	بر سوج کس پیچ که کو با	لکه منت کا خاکر نکست
سب لوگون در شکر گزشت	مجموعی بنایا صاحب تخت	وان نال در جتیا اپنا پالا	آپو بی مکان پیرو بالا
دیکها مجو محو حکمرانی	پیدا سونی ولین بدگمانی	گھونسا میرا کالیا مارا	مین کر کے نہ او تھو سکا دوا
سب یو رومال کر لیا ضبط	آپو مال عیال سولیا	او تھو کر شکل سون میں گنا	منہ دامن دست بی چا پیا
حاصل سونی بان پنا جمکو	اس نکی کیون چو چا جمکو	سکریو سول و تھو سریرام	مین تھیک کر دنگا ایکا کام
کرد ونگامین بال کی پال	انگو بی پور و پاد اقبال	یہ سنکے وہ خوب تن میں پالا	سب نچ و طال لیسے بولا
لو لاسر کوہ تعاین مخزون	دیکھا تھو میں تھو گردون	راجس تن میں جین لپو تها	سینا ہی کو بالیقین لپو تها
دیکھا جو سیا و خیل میں	پیرا کچھ بینکا ہو کر مخزون	آتا ہی پتا بھی لگا ہے	جو دیکھا تھو عرض کر دیا
کیرا ہی سنگا کج دگیا	رام و تھن کادل بھرا	دریا ہی الم ز جوش مارا	جانا رہا اونکا موش سارا
سکریو فی پر کد کد رام	واجب ہی کہ صبری سوز دگا	دوم ہی تو لگا ونگا پتا عین	و تھو نہ پو لگا سیکو جا پتا
سکر سریرام او سکی تقریر	نوراوس کہ نیک تمیر	بہائی کالسا اب مقابله کر	دنیا میں بلند حوصلہ کر
کافی بر مرد همین مین	سب فتح کر دنگا بالیقین	سکریو نے پر کد لصد آ	ہو موقع امتحان سہرا
راجس وہ جو بال فریما مارا	یان و سکا نشان آتشکار	نشتک و سکی جو پریان پرا	بہاری ہیں پیار سو پری پرا
جو اونکو او تھاسکے جوان	وہ بال گوارا لیسو ک تخت	پورا وریو تھو کوزات	تاڑون کر دختیا پرتا
جو تو تھو اونکو اکو کوئی	جیتے او سکول بعد نکوئی	رگھوناتھ کی ہی میان چا	وونو تھو تون کو کر دگیا
سکریو کا پھر دنگا ونگا	فورا ہوا اعتقاد کامل	پنپنی جو پیو سول آکر	اندرو تھو دنگا غل مچا کر
گھونسا سکریو جو مارا	بہا گادانے کچھ لیا مارا	بولا سریرام سو دھیران	خوب آئینہ تھو دنگا سا مان
وہ بولے کہ میں جیتے کی	صورت دونو کی ایک ہی تھا	اس نہ دیر دھو با ز	پچان کاتنا کوئی انداز
ہر گل تر پھا کر او سکو	بوراب مارا کار او سکو	سکریو گیا جو جانب بال	بہر ہوئی جنگہ و بی الحال

سگر یو بال تبا جو غالب ہو پھر بالین بال بر آسم ہوئے وہ خطا تری عیان سالی کی جو بستی رہ بجائی نئی پیش جو ضرورت نکلتی منقہ اگر ہر زندہ کر دوں یکسو صدم کو وہ سدھارا غور کے قریب اگر روئی الگہ بھی پر کے غم میں رویا لپس ہے کہا کہ اے برادر لپس ہے عرض میں تعین الگہ کو بنا دیا و بیعید بولاکہ کرم جناب کا ہے القضہ جناب لپس رام	پچیدہ تھی صورت طلب وہ بول دھماکہ اس کو نام کب موقع و حاجت بیان لبس تو نے سزاو سکی پالی آئی نظر آج صورت نکلتی داس نقد کرم سے ہر دن کافی دے مکت تہا اشار بولی کہ نہیں رفیق کوئی نقد ہوش و حواس کہوٹا سگر یو کو لیکے جاو تم گھر کی حکم جناب ہر کی تعمیل قاہم کیا از رہ شہی عہد حاصل ہو مجھ نقد مدعا ہر راہی ہو والے محو الام	جو میں کیا تیرام نے سر پیش آئی یہ کیا یہ صورت یو بنائی یہ جو حوصلے نکالے وہ بولاکہ خیر کو چہ نہیں غم ہوئے سر رام بہر بصد جوش وہ بولاکہ اب نہیں ہو سر غم تہا راتی جاو سکی زور غرض تہی روی ہوئی المناک رگناتہ زانو کو دی تسلی ہاتھ لڑا سیکو تخت اور تاج نہارا سگر یو کی ہوئی ساتھ حاصل ہو جاوہ نقد آرام ہو نو نگاہ عہد کو بصد جوش ستیا کا خیال رو برو تھا	بال آخر کو گرا زمین پر دشمن میں ہوا غر سگر یو غلیں ہوڑا اسکے لڑو بال نکلے قدموں پاپ کے دم ہو اب نہالم تو تم خوش دنیا کا نہیں ہو پیش و سر غم دیہوش و عقیف اہل خاک پنیدہ اہن صبر ہو گیا چاک دلے خبر ان کی بر محل لی پنپاڑ کا عطا کر و راج آئی جنس ملو دل ہاتھ سگر یو بہر آیا جانب رام ہو گاہ وہ قول دل فراموش سامان ملال رو برو تھا
--	--	--	--

سگر یو کا مشغول عیش ہو کر اقرار سابقہ بھول جانا اور لچمن جی کا یاد دہی کے واسطے جانا اور سگر یو کا عذر خواہ ہونا اور ایفای وعدہ پر مستعد ہونا

کافی ہو جو رام کا سہارا پانی جاو ہر برس رہا ہوتا سگر یو زبان جو کراچ پاتا گستاخ کوئی جو بات کی فکر	تقریر کا ہر زبان کو یارا یان ہنسنے کو دل ترن ہوتا سپنا خیال ہی بھلایا لچمن کو ملا کر یہ کیا ذکر	بارش کے اڑھتی تازہ آنا تہی کاشش فرقت ہو انی راحت میں ہوا کمال مشغول سگر یو کے بیان جاو گستاخ	تہی رام و لچمن کے مہر دل فگار سہیچ تہا لطف زندہ گانی عہد پار نہ ہی گیا بھول خفت میں نہ تری ہی گستاخ
---	--	---	--

وعدہ کا یہی کچھ نہ پاس آیا پھر جس نے بھان بنو اجلال سگر کو بھی ہو کر دے سنگین جہاں تاہوں ابھی براہی مطلب	سیتا کا تپا نہ کچھ لگا یا سگر تو سے جا کر کب کما حال کے نکا اسی حجتہ آئین امید نہ ہاتھ تو مطلب	یہ کب ہو طریقہ وفا کو برہم جو مزاج تھا نہایت خود مال شرم میں ہوا آج انگد بھی یہ سن کر حال آیا	عہد و چاں کر کے فراموش کی ہاوس کمال ہی شکایت عفو تقصیر ہو مسرت لچمن کر قدم پہ پھر کجا یا
تارانی بھی سر کما قدم پر آغوش میں نقد آرزو کر	نازل ہوا فضل اہل غم پر آغوش میں نقد آرزو کر	لچمن بلٹے اوسیدم آئے سگر کو بھی جو جستجو ہے	بہائی سولے کما ہم آئے

آغا زسندر کا نڈ

سگر یو کا بند رون کو تلاش جانکی میں بھیجا اور مہنومان و جامونت اور
انگد کا پنچھا سمندر کے کنارے پر اور بعد ملاقات سنیات گرس کے
سمندر پچانڈ کے لنگامین جانا مہنومان کا اور مارناراون کے پیٹے
کامع فوج اور جلا نالنگا کو اور خبر لانا سیتا کی راہ را مچند کر یاس

مطلب کی خبر پہننے والی بولا کہ یہی بیان ہے جاؤ جو کام کر دے نامور ہو صحر اکی تمام خاک چھانی	خامہ نے لکھا یہ ذکر عالی سیتا کا کہیں تپا لگاؤ ہم عصرون میں اپنے خوش گھر اس طرح چلے کہ جیسے پانی	سگر تو تھا حاکم خود راہ صحرا کو ناپ ڈالو یہ حکم ملا تو چپ لگا نہ بن دیکھے کو ہر ہر دیکھے	بلوائے بہت سی اوسیتا سب جو صلہ خرد نکالو خیل سیون ہوا روانہ چستے اور غم غم زار دیکھے
لیکن نہ کہیں ملا تپا کچھ تادم تو بجالا زارتو دہ کچھ تم بھی تپا لگاؤ جا کر القصہ پون است خردمند	حاصل نہ ہوا وہ مہا کچھ نا کامی سی شرمسار تہو دہ زور اپنا ہی آزمادہ جا کر اوشو ہو کر کمال خرسند	پائے تو وہ پیش رام آئے اس حال سی رام ہی گھر دی اپنی انگوٹھی جادو انگد اور جامونت دیجاہ	سب محو الم ہی سہر کھاٹے بول اوشو کہ اب ڈروہ مہا تا پائین سیتا نشانی خاص دونوں ہو جان دسویان

<p> ہر دشت کی چھاننے لگو خاک اک چشمہ ترسے پاس پہنچے دیکھا جو انینق دل تھا مضر بولے یوں گردنیں جھکا کر راہیں سے دھرا بھر ابر طور منظور لاش جانکی ہے وہ نیچے گرا کر باہن اوپر یوں مطالب خاص کہنایا چشمے لکھوں کی کمی تھینگی لکھائیں وہ اب میں غم و فکر پردہ ہے دل غم لگایا ستیا جی کا پتہ لگائے مشکل تا عبور بحر خمار کچھ ایسے بڑے نہ پھر کر وہ پامال کیا بصد کدورت دیکھا تو خبر ملی او دھڑکی رفت میں نشان آسمان تھا کرتے تھے محل کی پاسبانی کاشا بدعا تھا آباد بولی کہ چل قدم بڑا کر پر پر مقابلا دھر آؤں </p>	<p> تپستی و بندگی زمناں وان کر گیس رہا جو ستار بولا کہ غذا تو ہاتھ آئی راہیں کوئی جانکی کو لیکر زخمی جو ہوا تو گر ٹھامی وہ کر گس لال دھماکہ پان سو رجبی تپش تھی تیر تو تپ آستیکہ او صحر جوقا صدام انقصہ وہی ہر آن صورت راول و نینق بچ لگایا تم میں ہو جو کوئی رہا ہو القصہ ہائے جا بکانہ لیکن آخر وہی تھا پیر قلم میں تھا ایک آچین آگے جو بڑا وہ تیر رفتار شہر کا نظر جو آیا سو فی چاندی کی تھوکات سامان جو تیر نظریہ آیا منظوری امتحان کی تھم رحیم سے تیر و زبانی دم ہر وہ خودی تیر تیر تپستی </p>	<p> ہر وہ تینوں چیت چلا ہر جاہ جو اس ہو چکر تھا فائدہ کشی سو سخت رنجور وہ تینوں بچوں آگے آکر رستہ میں چلی ایک تھار اور خدمت یہی ہو گئی ملی ہر ہم دونوں جواؤں گے برابر اک کہہ کو جو چہ جسم آیا لینو سبیل و پر چہ چہ اب جانکی جی کا ہی سنو کہ گویا میں انکو پر لسیا یا پر مقصد خاص نیا پائے گہرا کی وہ دونوں چار پائے اوس قلم شور میں جھک کر دیکھی جواؤں کو اوسکی ہوت اک کو دہ چڑھ کر نہ نظر کی دلکش دلچسپ پر مکان تھا راہیں جس جو شور و شکر بانی اس حال ہو تو ہوا شاد وہ آنے ہوئی تھیں آکر یہ بولی کہ کام ہر کر آؤں </p>
---	---	---



<p>دور اپنا غم و ملال کیسے منظور نگاہ تجھ کو ٹھہرا میں گھر گیا یک بیک دل پاک کردنیے ہلاک تجھ کو آکر کھینچ غصے سے اپنی شمشیر سجراہ تھی اوسکے ہاتھ ادا دل رنہ خیمہ غیر کا دکھایا دیکھ کر ہنس کر ہنس کر گئی تھی خونریا سے گھر آگیا بارہ</p>	<p>چہرہ کو ذرا بھال کیسے آپ اور کہہ خیال بھی لایا یہ تھے سیاہیوں میں لٹک تجھ کو نہیں رام کا ڈاؤر راؤن لڑائی جو تھی اکتیر منہ دہریا سے کئی وجہ بن تھی انہیں قبول لایا خود صاحبہ فخر جانکائی تھی راؤن شکر کام دیا</p>	<p>کیوں ہل در در گرہ تھی خادم میں آگیا بھدوش اسی جام بڑا ہوا خسر کار دیوانہ عبت بنا ہوا ہے لٹ جا گیا تخت تاج تیر خونریا کا رنگ کچھ جاو خونریا سے دانہ تیر زہار سلطان نہیں کی اسطر وہ کیسے جو خواہش تھی</p>	<p>کیوں آپ فسردہ دل تھی گھنٹا تہ کو کیسے فسردہ گراسین ہی عذر دے دفا دار ہولین اری تجھ کو کیا ہوا ہے مٹ جا گیا دم میں راج تیر چاہا ہی قتل ہاتھ اوڑھائے وہ بولی کہ آپ میں جہاندار پیشک تھی خلافت رسم یہ بات واجب کر کے پیش آنی</p>
--	---	--	--

سو گندہ گرہیل جل دکھائی	مہون دل سہوین صوچ کچا	دیتا ہوں مینے ہر کی مہلت	پہر لو نگاہیں جان اہل صحت
گرام کو بول جاہلین بہتر	دل سری طرف لگاؤں بہتر	ورنہ انجام پھر ٹہرا ہے	ہو گا رہی میں نے جو کہا ہے
یہ کہیکہ بڑا پا ساں اور	اونکو سمجھا دیا جس دجہ	تم تختیاں اپنے خوب کرنا	سہوین ہی تم نہ الہیہ درنا
یہ کہیکہ وہ گہرٹ گیا جلد	بہت جاتی رہی تو ٹھیکہ ہلد	یان جو غصہ ہے اہل ہنگام	ارٹنے کے شو غصہ سیدار
وہ ہنگام تو آتے شرمی تے	گستاخیوں کو نہ باز آتے	بہتر چاہی جی بچاں شاد	سہر وقت سی دکو رام کی یاد
ایسا بے چین نہ رہتا چل	تفاوت رام کا یہ سامان	تہی ایک بیچ ترچا و فاکار	خدمت کرتی تھی بادل زار
عورت وہ کمال نیکو تھی	مشتاق حصول آرزو تھی	اوستی پواین سیا جلد	بہتر ہے کہ نکاح جسم و دم
ایسا یہ عداوت نہیں ہے	صورت نہیں بھٹکتی کسی	میں کیا ہوں میری کیا	شاید رکھتا تھا ہی خفا میں
آپ آ کر بیسی کوئی پیغام	ہر کوئی نہ فائدہ سبک کام	مجھ سے تو خطا ہونی بیشک	جان اپنی نہ بیوی ابھی تک
بہن کی بھی لچا چہ بکھیش	میں ہوئی یہ بات اس وقت	کیوں جان مینے دی ہوش	مٹی میں نہ کیوں ملو دھن پر
مجھ سے ہر ٹھی ہوئی خطا ہے	غصہ میرا رام کا جب ہے	آئے میں ہول دہی پتار	اب ہر خدمت غم کی اور فدا ہے
دیکھا ہے یہ میں نے رات کو خواب	راون ہوا رخ و غم و بیتا	بندر ہوا آکر ایک نال	ناسان کی اونٹنی ساری شکل
لنگا کو جلا دیا غصہ سے	اک فتنہ مچا دیا غصہ سے	راون کو ہی رام ہی ڈمارا	ہوش لے ہو چھوٹیکر صفت آرا
بس تم نہواں یاد دلگیر	اچھی اس خواب کی تعمیر	وہ بولیں کہ دیکھیں گے کیا	کیا رنج ہو گیا تھی بلا ہو
قسمت یہ کہان کہ غم کی ہوش	قید رنج و الم سے چھوٹیں	وان نہ بچو تو ہوتا ہے	سنتے رہتے تھائی کی تاز میر
دیکھی جو طبیعت کی روشنی	پسینگی زمین رام کی لکھوئی	سیتا کی لکھوئی دیکھنی	نقش و سپہ تہا نام رام جانی
حیرت میں ہوں کہ لکھتانی	وہی کسے براہ مہربانی	اتو میں ہوں ست یگانہ	پرھنے لگو رام کا فائدہ
گذرا ہوا سب بیان کیا ذکر	کیفیت عیش و قصہ و فکر	پہر لوئے کہ میں ہوں حرام	جو نام ہوں ست اس کو نام

ہنومان جیکا انگوٹھی پھینکا اور درخت سے اوتر کر سیتا جی کے سامنے آنا



وہ بولیں اگرچہ سچ یا جھوٹ جو جو گزرتا سب کہا حال وہ بولے کہ سنے آپکا حال یہ سننے ہوئے نہ تھوڑے دور سیتا ہی دیکھ کر نیا کام نہ بولے پونہ سٹھ شنگ وہ بولیں فراسنیکہ جانا وہ بولے کہ رام کی مرد ہے پہل کہا ہے بی جو پسند آئے	ہم سانسے میری خوش اقبال بولیں کہ میں ہوں اللہ مال راہم آئینگی ان بشارت اقبال سمجھیں کہ نہیں یہ بات کچھ دور سمجھیں کہ یہی ہے قصہ رام ہو جو کہ کہہ کر میرا دل تنگ ہو گھسٹن ہوں تو انا جو آؤ بلا وہ صاف رد ہے توڑ دے ہی بیت بیت گرائے	وہ سانسے اے اوسیدم ہر دم ہو خیال ام محبوبہ راون کا شکر سیر نام فاصلہ نہ بڑا دیا جو فاصلہ ہو چاہے کرے بڑا تو ہی ہے کہیے تو میان باغ جاوے موجود ہیں پاس ہی ہزاروں یہ کہیے وہ باغ کو سدھری اشبا چمن کو کہا ڈھالے	سیتا ہوئے نیند میں دوزخ ہر فکر یہ صبح و شام جھکو لیجا نینگے آپکو سری رام تھی راجسوں کو لڑی قیامت عاقبت دیوش ہی جری ہے پہل تازہ اگر ملین تو کھاؤں میں راجسوں کی گمان ہزاروں محظوظ ہوئے خوشی کے بارے سنکے تھی بڑی بڑی وہ ڈالے
---	--	---	---

میکند تا کسی وجه سے ہٹو مان جب کیا برہمہ پیا نس میں پینس جانا اور زاون کو رو برو آنا



غل چکیاں شکر عدد میں	خوف چہاں سر عدد میں	لے آئے سب و سکون میں	دیکھا تو وہ تہا زس قوی
وہ بولا کہ کون تو پرید کام	یہ بولے کہ میں ہوں قاصد کام	یہ ہم جو ہوا وہ شاہ بد کیش	یہ بی بی نڈر و ذرا وفا کیش
راہ لے گیا کہ لاؤ شیش	وہ طے پیرا ہی شال پتھر	بولی اوٹھا بہہ سیکر صفت آرا	قاصد یہ نہیں ستم گو آرا
اب اور سی دیو کچھ سزا کچھ	عشرت ہو قہر ہو مدعا کچھ	راون دیکھا کہ ملک بیاہم	سب میں اسے تو اسکو ہونم
بڑی گئی تھی اپنا قدر بڑا یا	وہ سب شے تو خوف کما یا	کی سبے تو زور آزمائی	لیکن نہ بیان کچھ آج آئی
تجوڑ بکری پر نصیب غور	وہ اسکی خلیا کے چہرہ زور	مشکو اکبر کو رولی کر انبار	وہ میں وہ لیسٹے آخر کار
وہم اتنی بڑی باتیں اس کی	حیرت و تیر و پروتھینے	ہا کہوں میں تیل دم بڑا لا	بیکشتوں زلفین دل نکالا
	اگر وہ میں نکاری چھٹکار	یہ سو رہا چاہے او چھٹکار	

ہنرمندان جی کا اپنی دوسری لکھائیں ان کا دنیا اور اپنی سوئی کا بیقرار ہونا



<p>بہنے لگا دل سو خیل کشت آتش سی بچا جال روشن بول وٹھا وہ کپ غم نہ چڑھ کر جن جاگی موع مرغ آبی بھمکے سوئی آگ دم کی کاغذ آئینہ خرمی دکھایا فرست تھی ذرا غم و قہر م ہی رہو قید غم کی آزاد احوال طال میر اکنت شاہ خرمیاں سو کی ملاقات سجدہ کیا سنے سحر جاکر ہو کہ پون ست خرمی</p>	<p>جس ست گز نگاہ آتش لیکن کاشا نہ بہہ سیکن چاہا کہ بھائی دہم کو ترہ کر پیدا ہوگی عجب خزانہ تھا امن جو آگ ہو منظر سب حال گذشتہ کہ سنایا وہ بولیں تمہارے ہی سبب وہ کام کیا کہل ہوا ست بولیں سب حال میر اکنت انگڑتے ہی وہ ٹکڑے ذات رام و تھپن کر پاس آکر رام و تھپن ہو کر جو رہا کیون دیکھا نہ پہنچا لکھا</p>	<p>بارا سنگ لڑا ہوا سرد جل جل کر لکین نکلا گے سب بہ قلم یہ آگ کی صاف بہائی کی نہ پھیلے تکیہ لاگ کردون ابھی تم کی آگ کو بوسے نقد مراد لائے جسین فکر روانگی ہو ناؤ خبر جناب رہے سید چوڑا من پناوید یا صاف چیت ہو (والتے صحت تیر پنا پر کھیرت سدباری سب حال شادیاں بانی تم خوب وفا شعار نکلا</p>	<p>راہیں ہو ڈالے جھپٹ میں گز لنگا کر کمان جگے سب انقصہ پون ست اہل انصاف پانی میں جو تم لگاؤ لگاؤ آگ بہتر ہو میں بڑھ کر بے تامل پہر والے سیکر یا س آئے بولے کہ اجازت پاکی ہو ہو پو پو پو جگ میں تم ماسیر یہ دیکر دعا پراہ انصاف چو کر پڑی سیام سا بیر خوش ہو کر یہ تینوں دل سے بڑی کی ندرت سیکی وہ نشانی</p>
---	--	---	---

آغ ز لنگا کاٹو

لشکر کشی کرنا را مجنزر کا واسطے جنگ کے اور روانہ ہونا فوج خرم
و میمون کا شہر پناہ پر سے اور خبر شکر عرض کرنا بہہ نیکس کا راون
سے واسطے صلح کے اور نہ راضی ہونا و سکا اور لنگا بہہ نیکس کا اپنی
در بار سے

اسی خانہ دوزبان سے فصل تو	کر سچو رام سر کر بل تو	جب رام سب سنا لیا	شکر گویا بے اس خوش حال
راون جو سرکشی بہ تیر	بہتر تو کہ ہم ہی ہوں خبردار	لشکر تیار ہو بہت جلد	فکر یکبار ہو بہت جلد
شکر گویا پاکے حکم والا	میدان کو خوب دیکھا ہالا	ہمراہیوں سے کہا کہ آ کو	اپنا اپنا پراجا و
نامہ ہر پیام بھیجے	قاصد خاص عام بھیجے	القصد کو شش و فاد	لشکر و اہر جنگ تیار
ہر فرخ کے توجہ جری یہ شر	نیل نیل سنگد واقف کار	انگد تہو کہیں کہیں مسابہ	توجہ ت گنید اہل تدبیر
دریا کی طرح بڑھا جو لشکر	تھی فتح شمار ہر قدم پر	نقارہ جنگ کی صدائے	نصرت و جبار کارخانے
برام و لچین ہی جیا لکانہ	با صدا جلال تو روانہ	ہمراہ جو تہو جناب والا	لشکرین تہی رونق و بالا
آخر کو نشان شوکت فر	لشکر کو قریب ہو پنی لشکر	تھا وہ جو بہ سبک و فاکار	اس رمزی ہو گیا خبردار
پہنچا جو قریب لشکر رام	لشکر کر لیر تیار ہوا انجام	یہ سوچ سمجھ کے وہ خسرو	ہو لا راون سواری برادر
آپو پچی من رام بہر یکا	ہمراہ ہوا د کو فرج جبار	کیا جنگ کی تھی اونین ضرورت	ہو بہر سیاق فقط کدورت
بہتر ہو اونین کو بہتر ہو	کیا فائدہ فکر جنگ کیجے	ناحق ہو قتل عام صاحب	رہنا ہو خیال خام صاحب
راون نہ کہا کہ او بد اطوار	گستاخی نہ کر لیں اب خبردار	حاصل مجب زور وہ ہوا ہے	سہرا گن کو قتل کو کر لیا ہے
پہر آدمی سے درون غصہ ہے	کیا تیر گمان یہ بے ادب ہے	غصہ میں رنج جو بقراری	اپنے بہائی کرات مادی
پہر لولا بہ سبک خرد مندر	بیجا تھا انہیں یہ موقع میں	تھی بہتری جناب کی فکر	دانستہ سی سو کر دیا ذکر
اب مانی نہ مانے آپ	سو د و ضرر اپنا جانے آپ	سریم جو اپہر وہ شاہ مغرور	ہو لا بہائی سو دور ہو دور
مجھ سے ہر ایسی بات کرنا	بیجا یہ نہ التفات کرنا	پہر لولا تہ بارہ یون بہ سبک	ہر موقع غور اس صفت افگن
کیا لطفت ہر جنگ پر خطر	کہہ کام لو عقل و ہوش و سر	تاراج نہ تحت و تاج کیجے	اس عقل کا ہی علاج کیجے
یہ سیکہ وہ راون حفا کار	کہا نہ لگا پیچ صورت مار	لوگوں سے کہا کہ اسکو ٹالو	گر سو مری بر محل نکالو
تھی آتش شور و شر جو ہر	رخصت ہو کر لکے یون بہ سبک	ہم جلتے میں جانب ہر رام	اب آپکے نام سہنیں کام
رشتہ جو لگا گنت کر ٹوٹے	اجہا ہوا اکا ہوش ہو کر	اس ساتھ ہو ہو کی الم تھا	اس ظلم و ستم کی بے لگم تھا
ہم نے تو بتائی عقل کی بات	پر آپ نے کہا میں ہی یہ بات	راون تھا شراب کی ہر مست	تھا مست اپست کی طرح است

کچھ ہی نہ خیال بند لایا . بہائی کا فراق دکھو بہا یا

راجہ راجندر کی ملاقات کو بہہ سیکن کا آنا اور خلافت لنکا پر سر فرماؤ
اور سنگ و سارن کا لشکر راجندر میں گرفتار ہونا اور بعد آزادی
راون کو دربار میں حاضر ہو کر اظہار حال کرنا

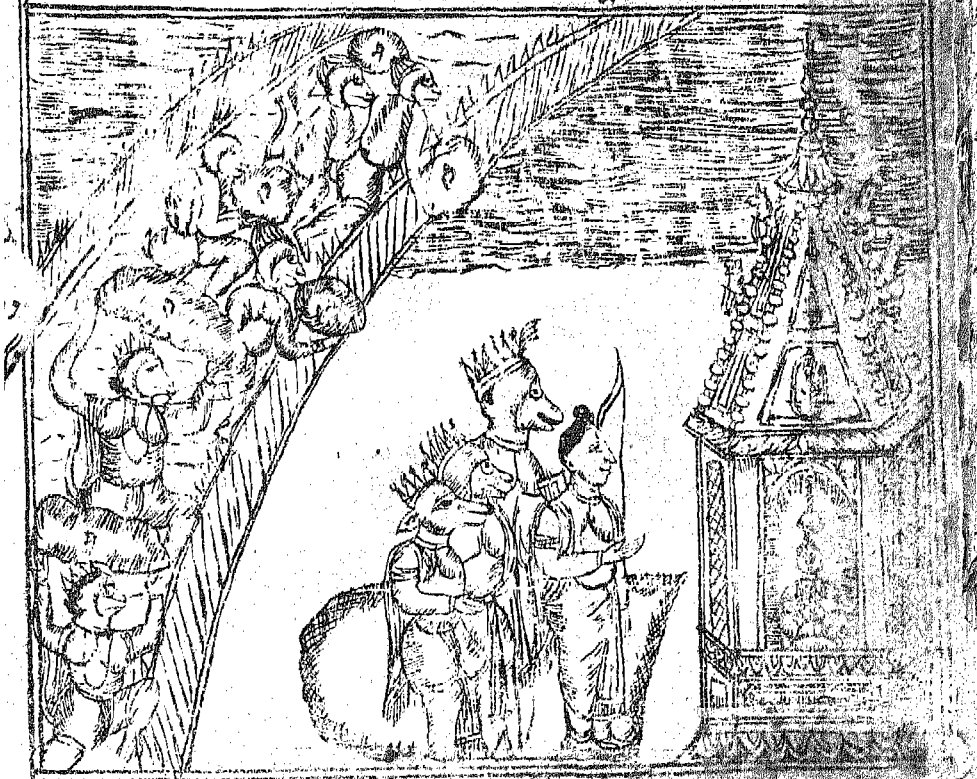
راون کا برادر خوش انجام کچھ لوگوں کا شنگی عدد میں سر پناہ کا دیا اور ہے سنگ سدان نون چہرے اون دونوں کو بند روٹ آخ کو اونین پر لیا پھوٹا ہم وان جو گوی ہوڈا قرار کیا مجمع عام کا گنیں مال بہت جاوہر سیکن او سطر غل تہا ہی فوج میں جمال	اسطرح گہر نشان قلمی دیکھو تو اوہم بہہ سیکن آپو نچو بہہ سیکن خوش انجام لنکا کا اونین کو دیا راج سب کیہ رہی تیا نکا احوال دیوانہ صفت بنایا او کو کہنے لگا قصہ خسروانی ہر چہ توی ہر لکھ افسر ہر خلیز زمین جلوہ ستر لشکر ذریعہ اسکو مانا	رگھو کا جو ذکر وہ سب ہم غل مچکایا لو صفت افکن پالی جو اجازت سریرام خوش اولے جو ہو گئے عماراج تو مجھ راون بد اقبال لشکر کی طرف پہرایا او کو پیش راون کی شتابی دیکھتا تو ہی فوج و لشکر ہرین لکھ و چمن جو دو برادر دشمن نہ کسی کو اسکو جانا	آپنی قریب لشکر رام کچھ کہتے تھے تو نیک فہم آزاد ہوئے غم و نصیب گوشتے میں کھڑے تھے ہم پہاڑ باندھار سون خوب بناوا وہ ہاگرا دھرنی ہی ہوا لشکر میں پہری جمالت زار لشکر سے عیان ہوا نشان اقبال راجہ جونی صاحب شرنو لنکا کا اوسکو مل گیا راج
--	---	---	---

اے مانگنا راجندر کا سمندر سے اور پل تیار ہونا تل اور نیل
کے ماتھے سے ہو جی درخواست سمندر کے

مضمون لکھا خوب بند لکھا کیونکہ اوتریگی فوج ہزار	اگر سریرام ہی بہہ سیکن وہ بولے ہی کہ بندہ پرور	نئی قلم سے بے تا مل نہی سمندر کی دفا کار	کیا منزل شنت بہہ سیکن بہتر ہو جاوے دی سمندر
--	---	---	--

لیکن قلم و لہجہ مذی راہ	بر کھڑے ہیں تین نوجوان	آسن پر گاہ پر جب لی	سینے قریب سا حل آئے
ہر تہیہ بدگمان لاؤ	لو لے اسی تیرا کمان لاؤ	لیجس کو ہی رو برو بلایا	دو کھڑے تھے آہ
پل شوق ہوا پاندہ لکین	عفو و تقصیر ہر سارا ج	کئے لگا لگا کر ہر بہن	ہوا دیکر دیکر دامن
پانی میں نہ غرق ہو بہ حال	جو تیرا وہ آتے پر دینا ل	پر کھڑے کی حمایت و کفایت	نہیں جو اپنے میں نہ ہلا
پل نہیں بندہ ہر جگہ غور	پتھر و پائیں جمع فی اللہ	سگڑا تیرا ہر خوش افحال	ہر جگہ ہر نام فی الحال
پل باز ہر نام کی کالی تیر	نہیں تو پھر نشان تو فیر	جا جا کر ہر اوٹنا کر لکے	ہر جگہ ہر نام کی لکے
ہم سر آب و صل پا یا	اون دونوں کو پانی پر پایا	اور دوسری پر سکار لکھا	اکہ لکے ہیں ہر کار لکھا
	باندہ باندہ نسل و زمین پل	یو میں لکھتے تھے نال	

پل تیار ہونا نل اور نل کے ہاتھ سے اور فوج کا سمندر سے عبور کرنا



گھر کے بچہ ایش مہادیو کی لکھی پیش کردہ اور ایشر کے لکھے ہوئے نامہ ایشر کی لکھی ہوئی نامہ

چتر اور بہت راہیں کا اپنے راہیں کے لشکر میں راہیں مع ستیا نا
اور راہیں مہادیو کی استھاپنا کرنا سیتا سے گردن کرنا اور کاشی میں

مع ستیا و ایس جانا

راہیں کی بنائی صورت	پیش آئی جو رام کو ضرور	خاک کو بدل دے ہنسا	رگناتھ کے مین رہم جو بد کو
فکر اہل علوم و فن تھی	پوچھا کہ تماش برہمن تھی	مستدل نہیں وہاں نہ ہوتا	پوچھا کہ ہوا فرام سب سب
آگاہ علوم و جوتشی ہے	دانتہ پیدی ہی دی ہے	پہلے نہ طیکاروں ایسا	پا پانہ کہیں برہمن ایسا
وہ غیر آسکیا بیان کیوں	لوگوں نے کیا یہ بیان دیا	نہ ہی کر کے ہر دوری	وہ آئے تو رسم جب ہو پوری
موٹر لگا کبھی نہ روی اقبال	پوچھا کہ تماش کا جب احوال	راہیں بڑا بڑا رنگ عالم	پہرے کے کہل ہوش اوسید
ای راون مسخر رہ جہاگیر	قاصد پہنچا تو کی یہ تقریر	قاصد کیا اوسطرت نہ	رگناتھ نے وہیچ چاہا کیا نہ
مشتاق تمہاری انجمن ہے	رگناتھ تماش برہمن ہے	سوں آپ ہی وسخر نہ	پوچھا کہ ہم سے ساز و سامان
طنے کی یہ فکر کی ہے	اب رام کو یاد جا گئی ہے	وہی ہر مرد دل بظاہر	راہیں سے چالو سمجھا آخر
چلتا ہوں میں یہ خواہ مخیر	یہ سوچا اوسو کہد یا خیر	اپنے ہا کر کے گرد بندھی گئی	کام چاہا وہ جہا ملیسگی
بٹلایا سیتا کو رام کے پاس	منظور تھا اوسکو عقل کل پاں	آپ سیتا کو اپنے پیش رگناتھ	لیکھیں سر کی جاکی کوئی سالتھ
دی باندہ گردنشان تو قیر	باہر تو جو جاکی در گھیبہ	ستیا پانک کو ادب ہے	پوچھا کہ شوقی و طرب سستہ
دشمن مجھ و بلا ہو	سب کچھ ہمیں خواب کا ہو	شب ستر یہ عادی	شکریہ دے ہو بدلتے بدلتے
یہ سوا تری کی جھگی پان	یہ نام و لہجہ کی فوج	نہ کوئی لگا یہ ہوش	سیتا کو اپنے پیش رگناتھ
نوجہ کہیں یہ اہل عشر	نوجہ کہیں کہیں ہمایر	نہ کوئی لگا یہ ہوش	نہ کوئی لگا یہ ہوش

راہوں کا نام لکھ کر اپنے فوج کا اور روانہ کرنا

میدان وغامین اور ایک روز راون کا اپنی محفل میں ناچ دیکھنا

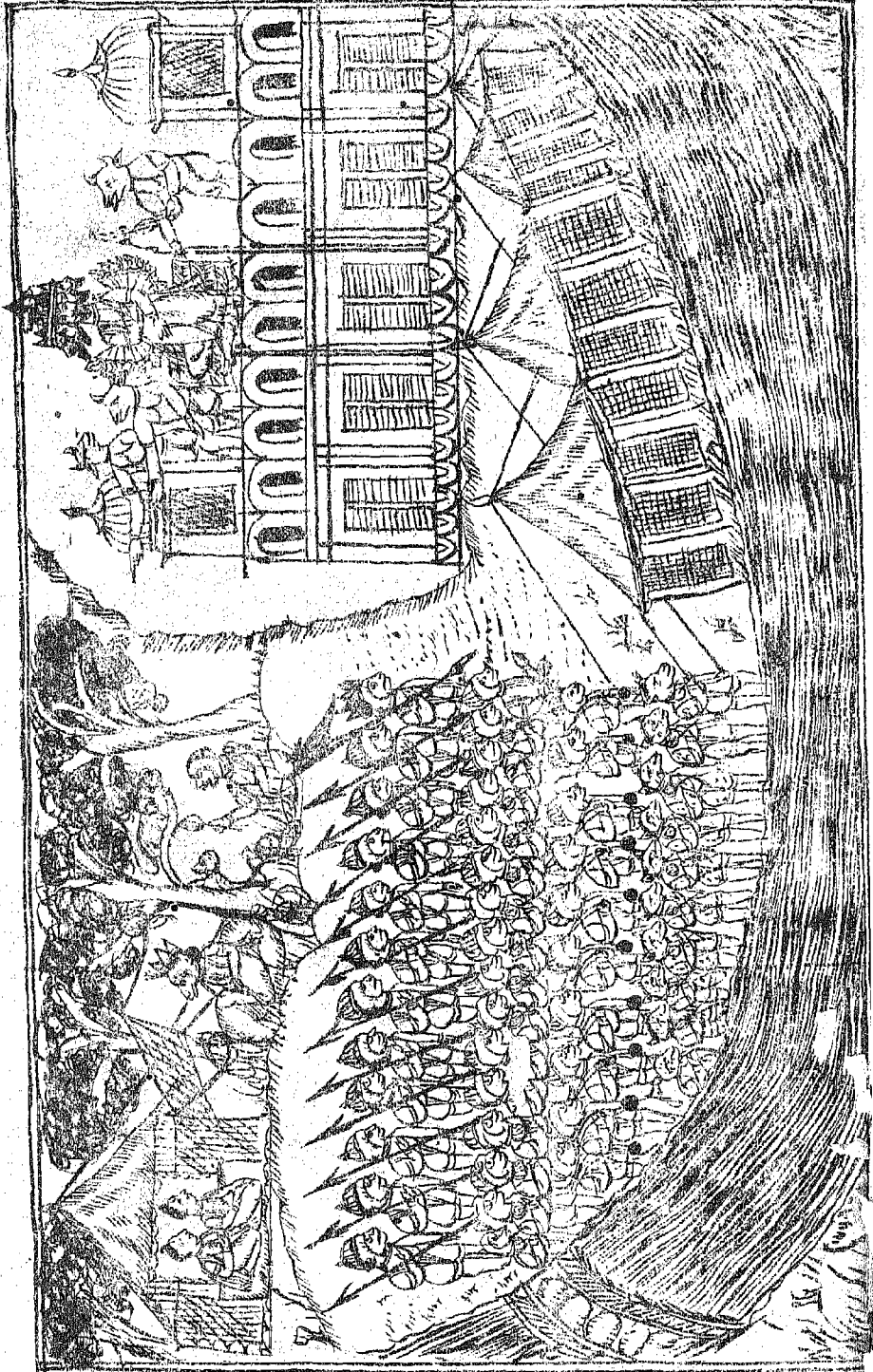
تیار سی فوج کا جو ہے ذکر	خانے نے پڑ بیان کی فکر	سبھا جو وہ راون برافرا	آہو بچا قریب لشکر رام
تیار سی فوج کا دیا حکم	پہنچا دیا سینے جا بجا حکم	پا پا کر خبر سوار آئے	سردار ستم شفا آئے
آہو بچا خواہر ان حیدر	سامان ہوا ہر جنگ تیار	آراستہ تھی جو صف فوج	تھی زیر نگاہ ہر طرف فوج
باکڑی جو ہو لوگ سب تھو	پرکار کہ وقت غضب تھے	ہرگز نہ تھی اچھوٹو کی فوج	تقدیر میں تھی وہ سو پریم فوج
راون کی کیا نظارہ فوج	لہرا لپکے کے صورت موج	لوہا سر نرم ای جو انو	لڑنے کا ارادہ دل میں بھانو
جست کی کہ کو چیت رکھو	سب قتل و خرد و دست رکھو	سبا کا جو دل کوئی لرہے	کرونگا حیدر اسو سکا تھ سے
القصہ تمام فوج بد کام	جاہو بچی قریب لشکر رام	اک روز کا ذکر کہ گستاخ	تھی مائل سیر لطف کر ساتھ
لشکر کی طرف جو آنکھ اٹھائی	دیکھا تو عجیب بات پائی	تھا مائل لطف میں راون	سامان طرب تھا جلوہ افکن
تھا رقص و سرود کا جازنگ	بجھے تھی ہر اک طرف فی و جنگ	راون تھائی طرب مدہوش	کچھ اپنے بگڑنے کا نہ تھا ہوش
لشکر کی جانب ام کا دست	دام خجوت میں نل اہنسا تھا	دیکھا جو یہ سیر حال سارا	اک تیرا وسیط کو مارا
تاج سر راون بد اختر	خو راوین گر پڑا زمین	برہم ہوئی نرم رخت تمام	پابند الم تھا مجمع عام

راون کا برج لشکر پر چڑھنا اور راہ راچندر کے لشکر کا

مشاہدہ دیکھنا

خانے نے براہ منہ خواہاں	کسی بچی یوں شکل غلامی	راون تھا جو تھو قوری	کوٹھی پہ چڑھتا بہ شہر ساری
دیکھا سو دلشکر سریرام	تھا زیر نگاہ مجمع عام	دید کی حیرت کہ تھائی دور	اوسارن سنگ ادب بولے
	دیکھا یہ صفہ دیکھ گیا	کس طرح دھڑی جھکنا ہی	

لشکر راہ راچندر کا حال اوسارن سنگ کا راون کو دکھانا



<p>کے ہر شکر ستم ہے میں نے یہ سب کیا کر کہ تیرے قلم نہیں فوج ہر دن رات سارا احوال واجب ہی نہیں کہیں دینا آج کی خبر یہ رام کے پاس تیری سوچ اپنا کام نہیں اسی سرور کا جسم دار لنگا دیکھ کا یہ مال و زر ہر فانی سب غرور و کبر کرنا دیکھو ہر جا جمع یان سب طلب تین اپنی کام بہت گنگو ہی کچھ کلام اس میں کہنا بیگ باغ زندگانی لگا کی طرف جو انگہ آیا</p>	<p>شکر ستم ہر دم ہے میں نے یہ سب کیا کر کہ تیرے قلم نہیں فوج ہر دن رات سارا احوال واجب ہی نہیں کہیں دینا آج کی خبر یہ رام کے پاس تیری سوچ اپنا کام نہیں اسی سرور کا جسم دار لنگا دیکھ کا یہ مال و زر ہر فانی سب غرور و کبر کرنا دیکھو ہر جا جمع یان سب طلب تین اپنی کام بہت گنگو ہی کچھ کلام اس میں کہنا بیگ باغ زندگانی لگا کی طرف جو انگہ آیا</p>	<p>کے ہر شکر ستم ہے میں نے یہ سب کیا کر کہ تیرے قلم نہیں فوج ہر دن رات سارا احوال واجب ہی نہیں کہیں دینا آج کی خبر یہ رام کے پاس تیری سوچ اپنا کام نہیں اسی سرور کا جسم دار لنگا دیکھ کا یہ مال و زر ہر فانی سب غرور و کبر کرنا دیکھو ہر جا جمع یان سب طلب تین اپنی کام بہت گنگو ہی کچھ کلام اس میں کہنا بیگ باغ زندگانی لگا کی طرف جو انگہ آیا</p>	<p>کے ہر شکر ستم ہے میں نے یہ سب کیا کر کہ تیرے قلم نہیں فوج ہر دن رات سارا احوال واجب ہی نہیں کہیں دینا آج کی خبر یہ رام کے پاس تیری سوچ اپنا کام نہیں اسی سرور کا جسم دار لنگا دیکھ کا یہ مال و زر ہر فانی سب غرور و کبر کرنا دیکھو ہر جا جمع یان سب طلب تین اپنی کام بہت گنگو ہی کچھ کلام اس میں کہنا بیگ باغ زندگانی لگا کی طرف جو انگہ آیا</p>
---	---	---	---

جواب لکھنا راون کا اور انگہ سے گفتگو ہونا اور قدم جمانا انگہ کا اور نہ
 ہمیشہ کرنا کسی راچس سے اور انگہ کا رام چندر کے پاس جواب لیکر

واپس آنا

<p>سرایہ عز و انش آگاہ</p>	<p>راون کا جواب خدائے الہی</p>	<p>اسی صاحب قلم دو لکھ</p>
----------------------------	--------------------------------	----------------------------

خدا پیدائش پیدائش پیدائش ماصل ہو دو سکری محو نور سیکسا نہیں جنگ کا طریقہ گر آکو جانتری پر منظوم انگدے انکا کہ اس جہاندار پیش سریرام اوسے چلیے جس طرح تھرا باپ مار ڈالا انگد بولالہ میں خسر دار ہو فضل جہان نام ہر وقت دونوں میں دل کینے تانے	واقف بنیں حال ہوا اقبال ہمارا اوج پر ہے مہینے رات ہی مانی خواب یہ خواب لکھا بشیو دے بہتر نہیں شور و شر مٹانا وہ بولالہ تو تو بھیجا ہے ایسے جینے سے ہی نہیں ہمار میں مرک پر سو کیوں نہیں پریاد رو کر تو ہی فی الحال آخر انگد نے بل دکھایا	دھرم میں عجیب فریاد بندر میں نظر میں رہے کچھ ہی نہیں آکو سلیقہ ہو جلد خیال سرشتی دور اچہ نہیں آپ یہ اطوار قد اور بار و نیلینے اوست سحر زوف نکالا نکلیہ زبانی ایسے اقتدار تھیک اپنے ہوا میں کام ہوتا تقریر دینے تک ہی گرم
---	---	---

انگد کا قدم چمانا عین محفل راون میں اور نہ جنیش را او کا کسی اہرس



بولا جے زور ہو وہ آئے ہم داریں کو گویا راسم ہارین دبا جوہر میں قدم تھا راون کو پی پیر تپا آئی	اس جاسو مرا قدم ہٹا کر خود اپنے گہروں میں پناہ استحکام صورت قسم تھا اوٹھا اپنے زور آزمائی	جنتش جو سر قدم کو ہو یہ سیکے سمون زور ڈالا سب ہر گئے نیکے کس انداز انگڑے زمین براہ انصاف	سب گرد و غبار کی تھک قوت کا جو صلہ نکالا جنتش خدائی قدم کو رہنا اوسجا سے قدم و تالیف
کونہ لگاؤ نہ یہ قدم چھو ہر مہر میں ہی زور ترن دکھایا بولا انید صوت صفائی	پاؤں گستاخہ چرخہ ہم چھو اک برج مکان نہ گرایا راون کو وہی چرخہ تالی	راون ہوا اہل غم و آہ انگڑے انکڑے نکو نام یہ شے غن جناب رکھتیر اب جنگ ہو کل آہن و خاں	انگڑے وہاں سے اوٹھ کر لی آہو بخاؤشی سے جانب رام کرنے لگی بریل یہ نقیر

جنگ اول میکہ ناد اور لچمن جی سی اور شکست یا میکہ ناد کا

اگر خاتمہ سخت اب نہ نرم کہ حالت جنگ کی خبر لی سگر کو پا کے حکم لشکر لچمن نے جو حکم رام پایا	سہنگامہ کار نہ اری گرم میدان سخن کو فتح کرے تیار ہوا بجمشیت و فر لشکر کے نشان کو بڑھایا	دکھلا چکا اپنی ہوش و بیک نکلا جو فلک پہنہ سر نور در یک سیرج ہو باجواگے اوس سہت می میکہ ناد آیا	آئے دیہادری میں پیر ظلمت شب تا کی ہوئی تو اقبال و ظفر کے سخت باکو فوج خراسا تہ لایا
دو لون لشکر لیک کو پونجی سراکب کا کت گیا سر دست تیر و ن کی جو ہر طرف تلی چو فوج دشمن جو دل گئی ہار	سہنگامہ کار نہ اری گرم میدان سخن کو فتح کرے تیار ہوا بجمشیت و فر لشکر کے نشان کو بڑھایا	آپس جیتی دھڑکتے تنوں سے تواری کے وار ہو رہے تھے لچمن کو جو لوگ تھے صفوں پر راجہ جس ہی شکست فاش ہو کر	دروازہ دھتی ہوا بند سراوہ پتھار ہو رہے تھے ایک لیک ڈر بھیک ویش کو لایا ہوا گامیدان سے سر جھکا کر
چھن ہی پیر سو سو سر رام ہر راہ وہی تہا جمع عام	سہنگامہ کار نہ اری گرم میدان سخن کو فتح کرے تیار ہوا بجمشیت و فر لشکر کے نشان کو بڑھایا	لچمن کو جو لوگ تھے صفوں پر راجہ جس ہی شکست فاش ہو کر برگستا تہ کی کر کے جہت سانی	کیفیت فتح سب سنائی

جنگ دوم لڑنا میکہ ناد کا اور مایا روپی جانکی کا سر کاٹنا میدان
میں از تیر مارنا لچمن جی کا اور نالہ دیوہ ناٹھ کا اور واپس آنا لچمن

جی کا بعد فتح اپنے لشکر میں

فدا آکر

دیکھا سخن جو بار بار پر ہے	خامسے کی زبان بھی تیر تیر	جب صبح کو آفتاب چلے	دل بڑ گیا فوج یا شتم کا
لجھن سوئی زنگاہ پہنچے	لیکھ فوج و سپاہ پہنچے	بیشمار جو میگنہ ناد بھی تھا	آوارہ بھٹل سرکشی تھا
شکر و دنون جو سج کر آئے	بادل کی طرح گرج کر آئے	رخمی پہ آتازہ ترس	تیروں ہی کا سینہ نہیں پر
انقصہ وہ میگنہ ناد مضطر	لجھن کے قریب آیا ہو کر	مثل ستیا و کمالی اک شکل	مایا روپی بنائی اک شکل
شکل اصلی کی تھیک تھی نقل	خرم تھا میگنہ ناد جو نقل	راجپس نے جو فیض دل نکالا	اوس شکل کے سر کو کاٹ ڈالا
گھبر گیا شکر سری رام	یہ کیا ہو غضب کیا ہو کلام	لجھن تھو جو قاتل دھوا کا	فورا ہو کر حال سے جو دار
سمجھو کہ طلسم تازہ تر ہے	یہ شوخی فکر فتنہ گر ہے	اک تیروہن یک دیا ہن	بگڑا فورا طلسم کا گھبر
راجپس ہو کر بغیر اور غمناک	ہاگو کچھ گر پڑی سر خاک	جب فوج حدود و گم ہو کر	پلٹے والے لجھن کی بصد جوش
	لشکر بھی سوئی مقام آیا	آرام سا فوج پانچ پایا	

روز سوم جنگ کرنا میگنہ ناد کا اور مارنا برہمہ شکتی راون کا
 برج لٹکا سے اور لبیب سرگرمی ہنومان جی کے واپس جانا
 شکتی کا اور آنا نار د کا برہما کے حکم سے اور غافل کرنا فوج کو
 اپنی خوش الحانی سے اور دوبارہ شکتی مارنا راون کا لجھن پہ

فوج مضمون پہ تھی چڑھائی	خامسہ زہا دہری د کمالی	نکلا جو خلک مہر پر نور	شب کی دہ ہوئی سیا کالی
راہی ہوارن کو کٹ کر رام	سردار بھی سب زبکام	لجھن جو جو روانی فی الفو	رگناتہ ز دلمین کچھ کیا غو
کی انجنی سے تازہ تھریر	جو تم تو دلیر و اہل تہیر	لجھن کے ہمیشہ ساتھ ہنا	دلپر سے نقش میر اکھن
اوس سب ہی میگنہ ناد چار	پیش پد آیا ہو کر بشیر	لو لاکھ من رن کو جانا ہنیر	زور بدن کرنا تا ہون ہنیر

ہونے لگی تیر ہر طرف سر سرکش تک تک جی ہر ہارو راون کو ہوا یہ حال معلوم کی حکمت زور سے یہ تیر راون ہی کہ پاس کا کو پوچھا اسکی یہ خطا تیری خطا ہے شکستی کو ہمارے زور دیکھے مستاق تھی ساری انجمن خود پچھن کو بنایا جسے خنجر گندہ پڑھ لیا بصد غم	انقصہ بڑے وجود و نون پچھن بھی تیر ایسے مارے ہمارے جو سیگانہ مغموم بجنگی زد دیکھی آمد تیر دریا میں جو تیر کے پوچھا برہما سو کہا یہ تیر کیا ہے جو لے کچھ ایسی فکر کیے کا زنگے رام کا بھن خود راون زد دوبارہ سر کیا تیر بجنگی زد دیکھ کر یہ عالم سب لوگ ہی اون کو ستا رہا	لوٹھو سو بھی آپ دیکھیے دکھانے بہادری کو جو ہر دل فوج عدو کا تھکایا برجھا کا وہ شکستی ہاں مارا پہنیکا دریا کی سمت فی الفوا یہ بات زبان نہ نکالی کی تارو سے فرض ملاقات چاپوچو میان جنگ فی الفوا ہر شانہ زت او ان عدو کو خاک کوڑتی تھی وہ انجمن پچھن کو حضور رام لائے	ہو کر جو ہم یگانہ وغیر راجمہ سچ بڑا کج افسر بجنگی نے گز حسیا و شایا پچھن کی یہ کیا نظر را اوس تیر کو روک کر بصد غم اوس کا چکیا نہ بھالی رہتا تو سوچا و سکی یہ بات نار و توڑ پڑی تو صاحب غم بجنگی تو دشمن رہو تو گاتا طاری جھنشی ہی پچھن پر
--	--	--	---

راجہ رام چندر کا بیقرار ہونا اور آنا طیب لنکا کا اور دو اتنا ناوا
جانا ہنومان جی کا سمجھون لانے کی واسطے اور اچودھیامین
بہرت کے زور کی آزمائش کر کے لشکر راچندر میں داخل ہونا
منہ اور شفا یا نا پچھن جی کا

کوفانے کو بچ کی تعلیم ہے پچھن کے لگا جو زخم کاری رگھو پری پچھن کے پاس ز بہرت کے وطن ہی چونا	لیکن نقد شفا ہم ہے تھی اہل وفا کو بیقراری پابند ملاک ویاس آڈ صحر کے لیو جس ہی چونا	چمکا جو فلک رو و خورشید کرام جو فوج میں چاتا دیکھا تو تیمان تھا حال پچھن تو فقط شکر حال اب	تھی شام ملال صبح امید ہر شخص ٹم میں مبتلا تھا تاپیش نظر ملا ہی وہ اون کا ہی یہ پیش ہر ملا تھا
--	---	---	--

رگناتہ ہو جو خوشیوں وہ آئے تو کام ابھی لکھا بجنگی اوٹھو چلے اودھر جلد بجنگی زبیں پٹنگ اوٹھایا جگویا طبیب کو کہا حال بولی سچھونی گئی آئے جو صاحب زور ہو وہ جاؤ حیران تو سب اور اہل تدبیر آپو چاہو کال نیم کے پاس پس کیجیے کوئی ایسی تدبیر قائم جو کیا نشان جادو بجنگی ادھر سے جاکے پہنچو بجنگی چھاپا سچھو مضطر پہر محبت نے اپنی شکل بدلی یہ بانغ طلسم کا مکان ہے یہ لیکے سوئی فلک سدھاری کام اوسکا تمام کرو یا جلد تہی راچھوں کی جوتہ سہا القصد اوٹھا کر کوہ کا کوہ اوپر تہی تو خاک مثل بود لیکے یہ پشور کوئی بد کام	بول اوٹھو لبد اوٹھو نقد دار و کردہ ہاتھ آؤ جا پہنچو مقام خاص جلد قبضے میں طبیب خفتہ کیا دیکھی جو وہ نبض لکلی حال آرام مرض دور پائے جلدی سی اتھی وہ بولی لالہ پہر والے چلے وہی تدبیر کنے لگایں بحالت یاس بولی کو نہ لاسکین تدبیر تیار تھا بوستان جادو گلشن میں قدم ہوا کرچے جا پہنچو قریب چشمہ تر یکتا کی حسن کی سندلی موقع یہ برای امتحان ہے تہی صورت مدعا براری ایسا وہیں استہ لیا جلد کر کر کی تہی اپنی جلد یاری والسے چلے بے ملائی ہر جا پہنچے بہت کر و بود ہاتھ تو پشور لکھ رام	لکنا میں طبیب ہو سکینا بجنگی سے بول اوٹھو سرایم دیکھا تو طبیب سورہا تھا پہر کیا تھا پاٹ کر جلد آئے بولو وہ طبیب باغ و یاس ہر دو ناگر جو ایک پرست گردید ہو طور ہر خطیر کا راؤن دوستی جو دان کی آجائیگی گر سچھونی ہاتھ اوس اچس بدگرنے آخر پڑھنے لگا شل ٹن کہتا ہیں راچس نے بہ فکر حیلہ و میم پانی کے ہوئی جو دلسے طالب جب صورت ایشرا بنی یہ غفلت نہیں اسجگہ مناسب بجنگی نے یان یہ ہوشیاری پہنچے سر کوہ جب دوا د بجنگی کو پس تھی حیرت سن رکھی جوتی ستایش تہ اوپر جو بہت ڈانگہ اٹھائی یہ سوچے بانہر مت آ	اک مرد عجیب ہو سکینا ہو گا یہ تمھیں سچھو کام انجام محو آرام ہو رہا تھا بولے کہ طبیب ساتھ لائے اس درد کی کچھ دوا نہیں یاس ملتی ہے دوا وہیں بحاکمت صمان ہر مریض رات بہر کا جلاتے ہیں پر دوا صابیر اچا ہو گا برادر ناتھ رستے میں کیا طلسم ظاہر چالاک کی تین تہی دامن کی شوق سیمہاں کی تعلیم تہی ماہی آب اپنے غالب بجنگی سے عرض و سنو کی ہر کام میں ہوشیاری واجب راچس یہ لپک کر لاتی ہے دیکھا کچھ روشنی کا بر تو سمجھ نہ دوا کی شکل و صورت سنو رتہی از ناکش بہر سمجھی ہے یہ طرہ کج ادا کی تیر پر کچھ بڑھ کر آ
---	---	--	---

بجنگی کو پاؤں میں بگا تیر تو دلیں وہ بہت ہی بڑی وہ بولے کہ میں سون اقل تیر پہلی کیلے سپ برا وٹھایا پہنچو لگا نہ میری جان یہ حال سنا بہت حدم محکمیت میری دیا وہی سہارا بجنگی بیان لشکر آئے	خیچ وہ گری بحال دلیہ بجنگی کہہ کر رام کا یہ خادم مشہور ہو کر نام ہی نہکیر رستہ نہایاں اوہ ہڑی آیا ہو جائیگا اسگان و مطلب کرنے لگے دلیہ مال غنم تھی قوت خاص لشکارا بول اہل گھو کہ ہم دو اتو لاؤ	پہنچا تہا جو پاؤں صند تیر پہنچو وہ قریب اسکے جا بہل جو ہو کجاں بچن تیر اپنے بے قصور مارا لچھس کو نہ زندہ پاؤں لگا کچھ دیر میں جب اس آیا بجنگی کو تیر پر بٹھا یا حاصل ہوا مد عا سر اسر حاصل ہوا دین طلب کور	اپنے کے رو کو نام رکھیں پہنچو وہ قریب اسکے جا سین فکر دوا میں تاقہ نزن ٹاکی نہیں اٹھن کاسما ہما کس منہ میں منہ کہا و لگا بجنگی کو تیر پر بٹھا یا حاصل ہوا مد عا سر اسر حاصل ہوا دین طلب کور
--	---	--	--

مشورہ کرنا راون کا اپنے وزیرون سے اور جگانگہ کرن کا

خامے کے نصیب تو جگا بیٹھے تو مشیر کیا تیر فست کا جو اچکل ہو اپر پہر کیوں نہ ستم اچھا نکا بولے وہ وفا شعار راون اک آیکا بہانی صفت شکر سوکا موگا وہ اہل افنون بول لاکہ ایہی جگا و اسکو باچو بچا کے دہول بیٹھے حیفہر قہر اوسنے واسکے	ہو قصہ خفتہ بخت آگے کرنے لگا شاہ اونسے تقریر کرنے لگے سرکش آگے اندر گھر کا بیدی ہو دلاؤ لکنا تاقیم رہا فتحی راون جبکہ کہ خطاب کہہ کر نہ کہا جائیگا ساری فوج میں آگے مری جبکہ لاؤ اسکو دست و بازو سی گسیٹے خواہش ہوئی اوسکو اشتہا کی	جب صبح ہوئی تو شاہان نہ بار شکست ہو چکی ہو بہانی میرا جو تھا بہسین بہتر ہے کہ کوئی سوچو تیر پر غم نہون اب جتا چالی شش ماہ سو ماہ وی ہو یہ سنکے ہوا مال راون سب جمع سرکشان جتار باہم جو کیا تازو رہنے تو لوگ جو پیشتر سے لائے	تھا مال رنج واد و شیون ہمت مری لپٹ ہو چکی ہو وہ جاگو ہو اشتر کی دشمن میدان میں ہے کشتہ کو تغیر تدبیر یہ بیٹھے نکالی وہ جاگو تو شکل بہتری ہو مسرور ہو اگل راون پہنچا سوکرا جیس سیہ کار کوٹلی صاف غلب نے سب دسے غزال گرگ لائے
--	--	---	--

کہ کرک میدان جنگ میں آنا اور انگد اور سگریو کو اپنی بغل میں
 دبا لینا اور نیل کرپٹ جانے کی وجہ سے آگ لگنا کہہ کر کے بدن
 میں اور غضبناک ہونا راون کا برج لٹکا پڑا اور نزول بارش کے
 سبب آگ کا فرو ہو جانا اور مارا جانا کہہ کر کا اور مہنومان جی کا کہہ کر
 کو اپنی دم میں لپیٹ کر سمندر پار پہنچ گیا

میدان قلم بڑھا ہوا ہے	دریا کی سخن چڑھا ہوا ہے	یہ جنگ جبل کی داستان	شمیر قلم کا امتحان ہے
جب مہج ہوئی تو فوج راون	کرنے لگی فکر قتل دشمن	موجود پڑ بندوبست تھے	آما وہ غصہ و غضب تھے
تیار تھے ہنگ سرکش	دکھلاتے تھے شان تیر و کش	تواریں چمک دکھا رہیں	فوجیں بھی قدم بڑھا رہیں
آما وہ قہر کہہ کر تھک	جزا رو دلیر صفت شکن رہا	شکل اور سکی تھی صورت شکن	تھی کالی بلا وہ ذات شکن
بڑھا وہ قہر قیامت آتی	ستتا تو فلک کی شامت آتی	القصدہ راچس سپہ کار	آگ بڑھا ہر جنگ سپہ کار
یان رام دلہن کی فوج چار	پہلے ہی سو ہو چکی تھی تار	دشمن کا جو آگے لشکر لگا	اس فوج نے نبی قہر لگا
رام دلہن بصد تجمل	آئی سوے فوج بے تامل	انگد سگریو اور تل نیل	میدان کی طرف بڑھ چکے نیل
سہل ہی میں تھے سب اہل شمشیر	باؤں اور کیسیری مہاسیر	القصدہ بڑھو صفت فکر	آہو بچا مقابلہ کو دشمن
ماچھریں وہ شور و شر مچا یا	میدان میں جبار فتنہ چھا یا	کوئی کھلا کوئی ہوا زیر	کوئی غران تھا صورت شمشیر
فوج نیون زدہ کیو کام	گہرا اوٹا راچس بڑا بچام	منہ کو لگے ہار سا چلا وہ	ڈھانے لگا فوج پر بلا وہ
غصے سے جو بند روں کو تاکا	طالب ہوا تازہ تر غذا کا	منہ کو لگا او کو دہر دیا یا	نوجا کو چاکس کو کھسا یا
ہاتھ آئی پوراہ بینی و گوش	نکلے باہر وہ سب بصد ہوش	جسکو ملا جیہ صرف سو رسم	لگتا اسی رہ سہل شکست
یہ دیکھا جو حال حیرت انجام	گہرا گیا لشکر سریرام	سگریو نے بس بن لیکر	مارا اک کرزاو سکے سریر

نہ یو شکست کھا گیا جلد	دشمن کی بغل میں گیا جلد	الگ نہ ہی اپنا گز مارا	لیکن نہ وہ کچھ ڈرا صفت آرا
غالب تھا وہ جنگ بر محل		دبا ہوا سے دوسری بغل	

کہ کرن کا میدان جنگ میں منہ پھیلا نا اور شور و شر مچا نا پندرو نکست



سرداروں کو وہ پکر کر ڈیویش	لٹکا کی طرف چلا لے دیش	فوج رکھتا تھے میں بی غل	منہم ہوا دل جزو کل
سرداروں کا غم جو سہر تھا	لشکر سارا تتر بتر تھا	دیکھا جو یہ تیل نے سب اخل	کی تیزی جسم سے نئی حال
تھا اکون کا بیچو ان جوڑ کا	مثل شعلہ بدن میں بڑ کا	را آچیس کے بدیش بڑ کے لاگ	ظالم کے بدن میں لگ گئی ہر
پہر کیا تھا وہ جیتے جی تھا بیویش	کٹوا دیئے اپنے بیویش	برج لٹکا سے شاہ خود سر	سب دیکھ کر ہاتھ حال لشکر
بہائی کو جو خستہ حال پایا	خستہ دئے اندری پر پایا	دل خوف سے اندر کا تو	پانی وہیں آسمان سے

بجنگی نے الغرض بعد غور مستعد ہو کر ایک روہ ہوا سیر کیا تھا وہ راہیں سیر وان صاحب شوہر وقتہ وہ	جا کر اس طرح سب کا اظہار درمیں کر جائے اوتھا بجلی کی طرح ہوا شربار آگے بڑھ کر ایک بچہ	لو جا کا وہ جملہ ساز بجنگی کو یہ وہ طیس بجنگی تو آگے بڑھ کر آئے سرخش تیار ایسی سج کے	کلیا پریشان جلدیں کلات ماری جلدی سو میان لشکر آئے شیریں کی طرح ہر گونگی
یان ام وچسٹ بھی شحال وہ لشکر ام کا اتنا اقبال نظارہ تکبہ ہر طرف سے فوج رام وچسٹ بھی گاہ	فوج اپنی پرمائی با اقبال تھی فوج عدو ام ہی پال یوشیدہ ہوا کبھی نہ صفت آگے بڑھتے سانپ ہی پال	فوجوں کا ہوا جو مسل باہم دیکھا جو یہ نیگمہ ناؤں طور سر اوشے کی بکامت نشان شاہ خراسان پھر نصیب کہ	میر نے گنا گشت خون عالم پیدا یہ کیا ظلم فی الفور میدان میں تیار نشان دکھلا کہ بدن کا زور بچہ
پیشکارا جس کو سوئی لنگھا اس حال سے تھی جو آتھرا انتہہ گڑ فاکتے اور کر ساہیون تھانے تھوئی تھو	سستی ہوئی آبرو لنگھا ہوا لنگھ کر سو باغ و آہ لیا کہ پوچھ میان لشکر لیکن یہ اتنی سیر میں کر	یان لشکر رام کا ملاح جا لشکر ام کو بچ تو ساہیون کی طریت تھو تھو خالہ شاہ جو ہر فوج پرستم	پاؤں لنگھ کر تھو تھو پاؤں لنگھ کر تھو تھو لگا لگا کہ ہزاروں آہ ہر ایک پڑا ہوا تھو تھو
رسایا آتھرا تھو تھو دشمن ہر جو مبتلا ہوا آزار	چو نہ غفلت سے اہل طلب یون برق قلم ہوئی تھو تھو میدان کو بڑھا وہ پھر بجنگی ذرا تو ساٹھن امین	چالاک لادوی سبائی لشکر کی پیگمہ ناؤں جوار ہو لاکہ کمان میں تھو تھو دیکھو تھو تھو خود ہر ونگا	کلفت سے تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو

مارا جانا میگمہ ناؤں کا پھمن جی کے ہاتھ سے اور سلو چپاز و جیگمہ ناؤں
کارا چندر کے پاس آنا اور شوہر کا سر لیکر سستی ہو جانا

دشمن ہر جو مبتلا ہوا آزار شرم آئی اوس جو پیش راہ نیل تھو تھو تھو تھو تھو یہ تھو تھو تمام لشکر رام	یون برق قلم ہوئی تھو تھو میدان کو بڑھا وہ پھر بجنگی ذرا تو ساٹھن امین آگے کی طرف ہوا سب گام	لشکر کی پیگمہ ناؤں جوار ہو لاکہ کمان میں تھو تھو دیکھو تھو تھو خود ہر ونگا راہیں ج بڑا تھو تھو تھو	لنگامین گرا بجات نزار آمین تو ذرا میری مقابل ابوہ کمان کا بندہ رون چوئی رخ فوج پر ہوا
قد مہون کیا صفوں کو پال دکھلایا ظلم ہر حال	دکھلایا ظلم ہر حال دکھلایا ظلم ہر حال دکھلایا ظلم ہر حال دکھلایا ظلم ہر حال	خس میون بنا کر او سینے خس میون بنا کر او سینے خس میون بنا کر او سینے خس میون بنا کر او سینے	لڑا واویسے رن میں کراہ لڑا واویسے رن میں کراہ لڑا واویسے رن میں کراہ لڑا واویسے رن میں کراہ

جب فوج طلسم بھی ازخوب پیر احمدی ستم جو قصہ نظر جس کو کہ سننے رخ اوٹھا مارا کہیز آتشیں جسد زور مہر تو چن او سکا منظر ہوئی دیکھ یہ احوال مشہور ہو میری بیاریانی بازو دو زمین مثال خامہ حرص اوس جہاں سے دور اوسان نے پرتوئی یہ عبادت تہا پہ جو غلبہ غم و یاس کی عرض یہ مجھ پرشور شہر کا مین مالک سر پاک تقی دلیسہ یہ خیر خواہ گناہ بچتا صبر جو کوی آہ ہر ترستی ہو تو ہی جاکر سب حال الم سنا کے بولی جاتی ہوں میں سو لشکر ام دائستہ مگر کہیں کو نہ نام سی پیش کیانی کی سواری کارا دے پیش لہر فرام	دیکھا کہ میرے طرز معیوب کہ لکھانے لگا ہر ایک زور ہنگامہ حشر پیش آبا گھر کے گرا وہ ہل کین جلد مسکن میں نہلتی تھی بقصد برہم کو سر کے سر سربال سوں واقعہ راہ آشنائی لکھا یہ زمین پاپنا نامہ بن میں وصل نہالے میں تناقد شکایت غارت پونچھی و میری جا کسانس ہو جاؤں تھی ہی ہو سکتی ہو جاؤں گی جیکے تودہ خاک کیستہ تھا اسکو رام کہ ساتھ پیش ہی ہر ایک کوراہ کچھ فکر حصول مدد کر صوت پر غم بنا کر بولی وان سر شوم نکو نام کیا محض غیر سے بھی کام لشکر کو چلی باہ وزاری کی عرض اد سے اے نکولم	اک تیر ستم شعار مارا یہ چوں پہنچی یہاں پہنچا تہا پیش جو موقع خرابی سرک کر گرا زمین کے اوپر کچھ کان میں تھی قصہ افکار رکھ کر زانو پہ اپنے بازو یہ بات جو راست برطانی لچمن میں جو مرد و صاحب برہا کی یہ بات آشکارا بولی مر نامیض اب ہے سب حال غم و الم سنایا جاتی ہوں نہیں پیش لشکر ام مسند دور تھی تیار خراج بولی یہ ہو سے رو بہ بار شوم تھا تر بار افواش اقبال القصد ہو اوٹھی زبان شوم ہی کہ ساتھ میں چلی وہ بولا ہر حال آشکارا یہ کہنے ہوا وہ سخت برہم آگاہ ہو کر ویرن بہکین یہ آپ کی جہہ سا ہوئی ہر	کا فور سوا طلسم سارا میںون یہ کہیں کو کہ پہنچا لچمن خود آگے شتابی لیکن بازو پہو چکیا گھر بازو شہر کا تھا غلگ کہتے لگی وہ عیف و خوش بازو خود کمدی حال کیا میں چودہ برس سن میں ایسے ہی بشر نے مجھ کو مارا آگے لطف حیات کی ہے سب قصہ پر ستم سنایا سب عرض کرونگی و کر آلام برج کیساتھ یہ تھی ہر حال دینا کہی میں طور سارے سر کوک میں پہنچا فارغ اقبال پیش راون لگی وہاں سے عہد دلیسہ نہ اب ٹلو نگی یہ بات نہیں مجھے گوارا عورت ہی ہوئی کمال عزم آتی ہی وہ زوہ صفا فکل ہاں طالب مدعا ہوا آری
---	--	---	---

نہ لپا دیا پے سوار سی	منظرہ حسن	رہم جو ہوئے سوار دوان	آگے بڑھنا مار دو نون
سوار کا جو مجھ کو ہو غنا	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
رگستاخ کو رحم اوسید آیا	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
ناروٹے اوب کی یہ تھرو	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
رگستاخ کو کیا جو غور سبھی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
مکت اوسکو جو بد چکی کرکنا	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
یہ سر جو ہنسی تو سہی ہے	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
سب میری عیاں کی پارسا	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
وہ سر نہ ہنسنا تو ہنس کر خوب	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
گر تجھ کو مددی آرزو تھی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی
اوتا لہیں میں پس جی کے	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی

مشورہ کرنا راون کا مالونت وزیر سے اور نکالنا اوسکو شہر لنکا سے اور نصیحت کرنا منہ دوری کا خواہ گاہ میں

ہر دم سہی ام کی دیا	خاصہ پی بندگی چکا ہے	جب صبح ہوئی تو شاہانہ	تہا خالفت رعیت کام وچھین
تھا اوسکا وزیر مالونت ایک	نہ لپا دیا پے سوار سی	اوس سے بولا وہ شاہ معزور	کہہ کہ تو وزیر نیک دستور
پر مشن جو موقع کہورت	نہ لپا دیا پے سوار سی	ہر لشکر ام مجھہ غالب	دل راحت دامن کا طالب
تلا کوئی راہ نیک ہو	نہ لپا دیا پے سوار سی	بولا وہ وزیر جوانخت	تاقیم رہے تیرا تاج اور تخت
سب کچھ ہوئی حضور موجود	نہ لپا دیا پے سوار سی	پیلو میں ہیں دربار سازان	سر سڑکی ہیں ایشرا ہزارون
نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی	نہ لپا دیا پے سوار سی

نغمہ طلسم بھی رنجی خوب	دیکھا کہ سیر طرز معیوب	اک تیر شمع ہمارا	کا فور ہوا طلسم سارا
رام و محسن جی ملی زمین	ظاہر میں فقط وہ آدمی ہیں	دیکھیں جو بغیر آپت حال	خود آئے لفظ سیرا اقبال
اوتار میں صاحب چشم میں	پہرہ زور و خرد میں کس کے ہاں	گراؤ نئے ہنوی ہند خوئی	ہو جایگی ایک تباہی
یہ شیکہ ہاؤن سیکار	بولا جلا کے ایہ بطوار	کساخی یہ ایسی بے ادب	فسوس افسوس کیا غصہ
منظومہ روپاس شمنان	سمسہ یہ بیان بگمان ہے	راؤن کی جو بعض دل نکالا	تاب کو نظر سے اپنی ٹالا
مطلب تباہ شہر نکلیا	لنگا کر محل سر پر محل جلا	وانسہ جو بہر او شیکہ شاہ آیا	پر غم سوئی خواہ گاہ آیا
مضطرب ناغم و طال سود	مغموم تھا الفعال سود	سندوری کی جو دیکھا حیل	بول دھکی کہ ای شمشاد
کیا وجہ کیوں اودا رہی تپا	کسو اسطے جو اس میں تپا	گرچہ ہے شکستہ کا غم	بہتر یہی کہ کبر ہو کم
سیتا کو بھی بدوانہ کچھ	تاخیر اس میں ذرا نہ کیجے	لانا تھا نہ گھر میں زو غیر	چرخ غم بھی سفر میں زو غیر
دل رام کا آپ نے دکھایا	اس سے بھی رنج پیش آیا	راؤن نے سنی جو او کی کچھ	چکا بستر پریش شمشیر
تہا مست شراب خود سوئی		کب تہا تباہ کبر بتری وہ	

روز اول جنگ کرنا راؤن کا اور سحر و نیلنگ دکھانا اور شکست پانا

شمیر صفت قلم چلا ہے	ہر فتح نصیب رہا ہے	چمکا جو فلک پہ مہ خاؤ	جاگ اٹھا وہ راؤن لاؤ
لڑنے لگا فلک جنگ لیکار	بولا ہے کہ سو جنہ دار	چونکو تیار ہو سنبھل جاؤ	اگر وہ تین تیکر زور دکھلاؤ
پہنچو پہ شاک جنگ فی القوا	مرد پر عیان ہوں نیلنگ فی القوا	وہ کام کرو کہ نام ہو جاوی	کار دشمن تباہ ہو جاوی
یہ حکم ملا تو سب بد اختر	سردار و سوار و اہل لشکر	تیار ہو کر بحشت و جاہ	میدان و غالی کینے کی راہ
راؤن ہی سوار ہو کر تہ پر	میدان کی طرف چلا نصیر	چمیکا کی کیسٹ پر ناگہ	زاغون کی بی بی صد نکاح
گوڑ پر تنگن بد عیان تھا	لیکن شکر وہ سب ان تھا	یان رام و لچن کو بی لدا	ہر طرح تہی چاق و چست تھا
کوئی اور کہیں کیسے گنت	سگر کو بہتیکین خرد مند	انگد نل نل اہل تدبیر	شاہ خراسان ہی اور تمبیر
سب صاحب و برہر سپار	تہ شوکت و شانے گرم تھا	تہ رام و لچن جو پیادہ	سریت کو الم ہوا زیادہ

رہبر باد با بے سوار بری	منظور تھی ہم خاکساری	رہبر جو ہوئے سوار دونوں	اگے بڑھے نامدار دونوں
ہمراہی میں فوج صف کشی	گزار میں رفتی لہجہ تہی	تھارو فوج زائد دوسری	شش کی ویساں نامروی
اتر میں بڑھا عدد کاشک	یعنی شہ تہذیب کاشک	ایک ایک وہ راہیں نہ بہت	جنگی قامت سے رخ تھا بہت
وہ طرز وہ خوتاں صورت	وہ شہ وہ زشت و پر کدورت	اگے جو بڑھے تو چمکیا غل	خونریزی میں کتیک تیراں
دونوں لشکر جو ہو گئے وصل	تھا جلوہ روز حشر دراصل	کی جم کے جواہل نور جنگ	فوج لہکا کا دل ہوا تنگ
چشم ز جی تیرا یہی تارے	گہر لگے اہل زور سارے	راون ڈھجال جنگ لیکما	لوگوں کو بجال تنگ دیکما
خود صورت شیر ہو کر آیا	فوج مہمیں پہ چھو کر آیا	اوس جوش میں اوس کی راکما	لاکھوں کو عمر کی راکما
تلوار کی آنچ میں جو آیا	دل بچھ گیا ہم نہ روٹھایا	راون کو پیناں ام کب تھا	پر کالہ آفت غضب تھا
کرنے لگا فکر سو جادو	اور نہ لگا شل تیر ہر سو	ظاہر وہ کہی کہی ہوا گم	تھا بحر طلسم کا طلاطم
شیر طلسم سحر تہی تیسر	ظاہر کی آتش شہر ریز	اس پنج ہو لشکر سر پر ام	گہرا یا میان مجمع عام
پہرام کو ہی نہ تاب آئی	اپنی تیروں کی شان کمائی	مارے وہیں تیر ہوا فتن	زائل ہوا سب کیاں شن
اوس آگ بڑ گیا جو پانی	پہر فوج بڑھی بہ جانفشانی	خرس مہمیں جو بڑھ کر مار	دشمن شعلہ کی طرح بڑھ کر
جرات سے بڑھا جو لشکر آگے	راہیں ڈر دیکھ بھگے	مارے گئے لاکھوں اہل شیر	زندہ جو ہو ہو وہ رگہیر
چوٹیں کہا کہا کی تھلا کے	بہلے بیٹھیں کہا کہا کے	القصد تمام شکر رام	واپس آیا یہ فتح و کام

روز دوم جنگ کرنا راون کا اور ہزاروں خرس و مہمیں پیدا
کرنا مایا کے زور سے اور شکست پا کر ہر جانا

رکنا تہ کا فضل سے ظلم پر	نچو تیزی ہر قدم پر	بجلی کی طرح چمک باہر	دشمن کی طرح لپک باہر
ملک گردن کا شاہ خوباں	یعنی خورشید نور افشان	نکلا چڑ سیر گلشن خلق	روشن ہوا جس کو امن خلق
راحت جو کر چکے تو آرام	اوسو لیسے ہی لپسں آرام	فرمایا کہ ایسا درو آج	تیار ہو جیت ہو سہن آج
پہر موقع جنگ ہو رہا ہے	پہر آمد لشکر و ہر	یہ سنکے سب اہل ہوش و فکر	با صد جوش و خروش و فکر

راون نے کارا وہ دلیں مٹا نو انکے کی طرف پر لہو شور خونریزی کارین جلیا رنگ راجس جو دو سو گھوڑا دشن کی وہ صفت کی صفت کی آگے لپک کے تازہ تدبیر	کبر کے کما کما جو نو یہ نیلے سب اہل طاقت زور سوتے لگی پہ تو خوب جنگ تل نے ہی ایجادیا جو اندر جس سمت یہ برنگ سردست راون زمین لہو ترور انکے تل نیل اور ہسیکن	راوان کی او تو عقل نیل ہو پست نہ خواصا بھی دیکھو ماہم پور و برہمست کر جیتا اگر کھینے پا لا زور تین خاص آڑا یا راجس ہوئے خود ہی ترور مٹل اپنے بہت بنا راوان	سب اوہر پر چڑھ چنگ خونریزی دیکھو پہر تھی کہ دونوں کہ لے لیک مارا لا خود دل نیل میں جوتا یا بگئی نو وہ کما ویا زور
--	--	--	--

راون کا زور سحر و جادو بہت کراون اور انکے تل نیل وغیرہ بنا کر لڑوانا



ان سکورا ادا بالید کہ	سیدان میں پرچار بالید کہ	جب دسکی یادہ ہوگی فوج	سوار و پیادہ ہوگی فوج
مب دربی شور و شر مچا	شکر گبر کا ملک آیا	پیر رام بھی ہوگی خبردار	سمجھو وہ طلسم و سحر ہیکار
جاد و شکن ایک تیر مارا	گہرا اوٹس راویں صفحا	مصنوعی وہ صورتیں تیر	سب دل کی کدو تیریں تیریں
پیر کیا تھا وہ شکر سہی رام	خوگرا ہوا فتح سے لگو نام	سویا جو ہوا نصیب جاگا	دشمن گہرا کے گھس کو جھاگا
	دشمن جو فتح تازہ پانی	فوج شاہی بھی اہل کی	

روز سوم جنگ کرنا راون کا اور شکتی بان مارنا لچھن جی پر

خامہ جو چلا ہر صورت تیر	صید رضون ہوا ہر تسخیر	جب صبح ہوئی تو کماندار	اوپٹے پر لگے جنگ پیکار
آئے دونوں طرف لشکر	سہونے لگے لوگ حملہ آور	سیدان میں ہوا دھج	چھائی دم صبح طلعت شام
تہی گرد و سہی پتی جہان گرد	تھی دونوں نہیں آسمان گرد	اندھیر تھا تازہ شور و تیر	دل سبکی خبر سے بھیر تھا
فوج میوں و خرس سبکی	ہیبت سے عدو کی آنکھیں سبکی	اور تے تے جو شور و تیر	خود برق تہی ہوئی تھی شیر
راون نے بھی شور و شر مچا کر	صحر امین لگا دی آگ آکر	پیدا کیے خوب خرس میوں	دکھانے لگا طلسم و افسون
کرنے لگا پیش ام تیری	کی شور مچا کے خاک سیری	کرنا تھا وہ شوخی حجاب	ظاہر تھا کبھی کبھی غائب
پرسا دیے سانپ سچ لکھار	تڑپا کبھی نہیں تامل لکھار	رگہرنے وہیں جو سہی تیر	ہو لا سوا اپنا اہل نزویر
نام جو ہوا کمال راون	آپو بچا لپک کر قرب لچھن	شکتی کا وہ بان اکر مارا	مضطرب ہوئے لچھن صفا
سیوشی ہوئی جوانہ طاری	سب لوگ تھے محمود و زاری	رگہرنے براہ دانش و فن	یخو سے سنگائی پھر سمجھو
چو اچو شخانی پائی لچھن	سب فوج تھی جہد سامی لچھن	رخصت جو ہوا غم خرابی	آگے بڑھی فوج پرشتابی
وہ کام کی کہ فوج راون	بھاگی پھر لو کہ آہ و شیون	یان لشکر رام فتح پاکر	آیا واپس لشوکت و فر

بسبب یکن اور گرو وغیرہ کا درخواست کرنا راجہ رام چندر سے واسطے قتل راون کے اور اونکا منظور کر لینا اس بات کو

دشمن کا جو اس کی قتل سفور	بہ ناطحہ شاد و سرور	بہ صبح کی وقت دوسرے روز	گردون پہ تہا سر جلوہ فروز
دشمن سگڑ اور بہت ہی کمین	بچرنگی گنبد اور باون	یہ سب ہو اور جہنم کو	کنے کی جو جو کر رہا تھے
ماخیز نہیں ہوا بے مناسب	قتل راون ہو جلد واجب	گہر لائی ہو اب طبیعت	ہو باعث رنج کلفت عام
سہم لوگ نہیں میرے پریشان	لیکن ٹہرتا ہر شہر کا سامان	اس کی ہو مناسب ہے سرور	اقتل سے راون بد انجام
سب قصہ جنگ ختم ہو جاوے	خونریزی کا دھنگ ختم ہو جاوے	یہ سن کر جناب ہم بولے	یوں ہنسکے میان عام بولے
راون کو سیا کا دھیان ابھی	ظاہر میں یہ جیسے سرکشی ہے	جیتکے تیسائی ہو سکویا دے	ہو گی نہ حیات و سکی برباد
میں تیرے جو صفت شکستہ راون	گو یا سیتا کرتے ہیں مارون	واجب نہیں عجالت میں سب	دل ڈرتا ہی صدمہ تعجب ہے
ہر اسکے علاوہ دوسری بات	سرکش ہر وہ صاحب کرامات	شیو کی ہو جو اد سپہ ہرانی	ہر اپنے سروں کا خود ہی پانی
کل دینے کیے جو ارن تھے	سراوٹ ہی اور بہتر تھے	پیش آئے اسے جو کچھ پڑا	پیدا ہوں سر کے لچکدور
حوائف میں بھی اُمت کا گھر	اس سے زندہ ہر یہ دلاور	ہاں درمیان جم جانکی کا چوڑ	پہر موت نہ اس کا چھپا چھپو رہے
یہ میرا اس کی نافر پتیر	بیکار اُمت کی ہو تاثیر	یہ سنکے کلام حیرت انجام	بولے سب اہل عز و اکرام
مختار زمانہ آپ ہی ہیں	جو دقا در موت و زندگی میں	جو چاہے کرین نہیں بڑائی	کب نہ لگی ہو آپ کی بات
راون اب کچھ ایسے وار لے	دل او سکا تیرا شمار کیجے	گہر لائے سیکو بھول جائے	پہر آپ سے نقدِ مکت پائے
	سنگر گناہتہ او سکی تقہیر	بولے ہی ہو گی خیر تہیر	

مارا جانا راون کا اور آنا سری جانکی کا اسوگ بالکاسے اور شہادت
 دینا دیوتوں کا واسطے تصدیق عفت کے اور تخت نشین ہونا
 بہت کمین کا لنگامین راجہ راجندر کے حکم سے اور راجہ دست
 کار راجندر اور لہمن جیکی ملاقات کو سرگلوک سے آنا

راون کا جہاں اضمحل ہو	اوسر ہو سے خطہ نہ ڈھلے	راوہ کو شک کا پتھر غم	غناک کی ٹانگ میں ادم
-----------------------	------------------------	-----------------------	----------------------

مندر میں کیا پیر پرتش	کرنے لگا عرض حال کا من	رنگ نہایت دلکش	کرتا ہی پرستش آج راون
لازم ہے کہ جنگ کرودہ پورا	سامان پر بار ہے اور ہور	پورا جو رنگا جات وہ ج	مسابہ لہو کا پھر ہراج
یہ سننے لگا کہ ہوگی تدبیر	یہ سننے لگا کہ ہوگی تدبیر	بڑھ کر سند کی سمت دیکھا	پوچھا کا وہ سارا ساں پھینکا
راون کو پکار پکار کے کہنچیا	قد او سکا اگر اگر کے کہنچیا	جنیش جو اوسے ہوئی تو کا	غصے سے شال شعلہ پھڑکا
بجھ نگی نہ ماننے بھاگ گئے	یہ پیچھے چلا تہم بڑھائے	بہرا ہی بھی ہو گئے جو ہمراہ	لپکا عجات کشاہ بد خواہ
فوج رگستا تہم بھی کھڑی تھی	آمادہ جنگ ہر گھڑی تھی	تہار و زہرہ سیاہ یون	تھی تیزی فوج ترش میون
تہا جمع سرکش ان فراہم	ہوئی لگی خوب جنگ لہم	راون کو جو سخت تھی ہمت	دکھلانے لگا زخم قیامت

راون کا سری رام چندر جی کے دست مبارک سے قتل ہونا اور نقد کٹ پانا



<p>مردم سرخود سری او حیا سختی بین ملاپها جسم مگاه سوا وین پیرا وین مین قادر خلق آپ گیسر هر سب یگانہ آپکی ذات ہمت کی طرح تھا اپنا دل حاصل ہوئی مجھ کو ملک و تہ سر آگے سے راہیں ہوا سب کینے لگو کہ آفرین باد تھے قید طالع و غم سر آزاد لنکا کی طرف گئے صفت افکن سند و درسی کا تہا دل فہرہ پورے کیے سینے باغم و آہ انگہ سگر و او رست بے ر تھیں رام کے آگے جلوہ گستر کمانین قسین بنکتہ دانی اصلی صورت دہ باہر آئی ہو پاک نظریہ خوش ارادت مراح تھی عظمت سیاسی کی کی الفت و لطف ملاقات لنکا کی طرف چلے جلیں آج</p>	<p>اور تیری تھم ہی جناب گیسر دو با جو وہ خون تازہ مین بیشک مین جناب ام تو را ہو آپ ہی سہا بر دنیا صحت کا وک نے جو بد عادی لیکن جو جناب سہری کی القصہ وہ اون صفہ را شادان ہوا شک سر نرم ہا تھو آیا جو نقد شادمانی راحت تھی ادھر او دھر گیار روئے چلائے درد غمت رونے لگی بقرار ہو کر رضت کیا پیر سیا کو آکر پہنچی جو سواری سونکر سب شاد تھے رام کو الم تھا مایا کی وہ تھی جو شکلی نانی داسن تہا گناہ عیب دو دست نہ ہی سرگ صد سیتا کے جو ہو گئی صفائی تھے رام جہاں پہ جلوہ افکن مشتاق حال پاک میں سب</p>	<p>تھے سقوب رام آیا پڑ گیا تہا وہ دھڑکی کا زخم جس وقت گرا زمین پر روٹن تھا دل سے ہی وہ تھو تقریر جو غم زناہ آپکی ذات زیریں تھی غم و رست اس تن پہ جو آپ کا لگا تہ راون لڑ جو جسم خاک چھوڑا سر میں جو دیوتا ہوا شاد برتا و گیسر و اندر و سنکا د میدان سے اوٹھا کر لکش راون خاوند نظر پڑا جو مرد القصہ اس گن دا ہمراہی مین تھو سب ملا تو قیر سکپال کی جھگوتی او تر کر بیکسی جو سیانی بد گمانی آتش مین جو شکل نو سمائی ماہ و خور نے ہی دی شہادت شاہر ہوئے عصمت سیاسی کے حب ستوار و نسے کی بات جہلے باد کہ اسی مہاراج</p>	<p>مارا دشمن کر سر پاک تیر دریا الم بنا تھا راون تھا سانسے جلوہ زنگار قائم یہ کار و بار دنیا رہتا تھا مین مخوام رادی برائی مراد اپنی جی کی سر پر کی طرف مین سہارا منظوم تھے ساری خاص و عا کرتے تھے فلک سے گفتنی تھے مائل سرخ و درد و آزاد محبور تھے صدر سے ستم سے سرد ہنسی تھی دل فکا ہو کر بھیجا سکپال مین بھا کر قائم ہوئی آبر و لشکر ہنسنا کیسا کہ سر بھی خم تھا آتش مین تھامین ہوانی قدرت کو طلسم فو تھا منظوم راہ ہزار دل تبا دی راحت دل رام زہی پائی آپو بخرو مین یہ پیر ہسیکن حاصل ہوا زمین ہی نقد</p>
--	---	--	---

ابو لکھنؤ کو بیسیکین لیکھنؤ کی بیسیکین دیرانی کے نام کو شہادو سندھ و رتی کا ہوشیہ آئینہ فرباش سہری رام مسور مو اول بیسیکین لچمن جو سہون چہرہ آؤ یان رام زجب نظر کیا حار برسا یا اہرست آسان سے جن لوگوں کو رام فرما میوئے آؤ گوئیے تو وہ نکر احوال فتح سارا فرزندوں کے سینے لگا یا	ہم ہانگے وان بھر کر کن تم اسکا دھرت بستی نئی طرز سے بسادو شکوہ کا نہ ذکر ہو کہیں جا کر پور وہ سہی کام آسان ہوئی مشکلی بیسیکین باشندہ تمام مدح خوان سہی کہ ہے فوج غمے پامل آزاد چمن کیا خزان زندہ وہ نہیں ہو اصف کرا آزاد غم و محن سے تھے وہ سر سے چلے وہ انش آرا نقد آرام ہاتھ آ یا	کہ رنگے نہ چوہہ دل بیسیک جاؤ لکھنؤ کی دست فی القوم یہ صاحب ہوش ہیں بیسیکین القصد لچمن کو نام راضی تھے تمام اہل دہار تحت لکھا جو ہاتھ آیا القصد پھر دہانے لچمن لاکھون مردہ ہیں اہل شہر زندہ ہوئی ساری فوج انکے اؤ نکو جو ہو گئی تھی حاضر دست در سنا جو قصہ جنگ ہو کر وہ بو ان زیرہ اسوار نکر سب جنگ کا فسانہ	چائین کہ سو شہر نک آئینہ بظہر کر دھرت حاصل کرین تاج و تخت پان لکھا کی طرف ہوئے بیسیک لکھا مین تھے خرمی کرا انار آگے لچمن کر سر جکا یا آئے خوشی میان مسکن بجائے پڑی ہیں شل پھیر کوئی بھی نہ پھر تھا دل مسرور بس طالب زندگی تہا دل مشغول طرب ہوئے ہر رنگ اپنے سین پہ آخر کار سر کی طریت ہوئے روانہ
---	---	---	--

پہر نارام و لچمن کا مع فوج لکھا سے اجود ہیا کو اور جانا ہنومان جی

کا اور بہرت جی کو خبر کرنا

قسمت جو پیری اجود ہیا نکر سو رام زب کی بات ہو کام انتظار سب کو بہر اسی میں سب چلے بڑھ کر اؤڑاؤ سے رام زب دست	اب خاصہ نہیں ام کاشکی اب غمزدہ ہوا نکو داتا کب تک ہی انتشار سب کو ما شوکت و حشمت و تجمل بہر تک جہاں کر دیاست	وان کچھ جو وطن کی لڑائی وحدی میں رہے تھا پان دور یہ شکے تمام فوج جبار قلم پہ جو مل بنا ہوا تھا پہر بولے کہ تم ہی بیسیکین	یان خاصہ بھی محو گفتگو ہے ہو نگہ وان بہرت مائل سوز تو دسے رو انکی کو تیار رستہ لچمن و غاتھا لکھا کی طرف ہو اب قدورن
--	--	--	---

جاکر رہو محو حکمرانی مردم کو نگاہ مہر و اخص مکمل نہیں پریہ سادہ پور جس کو کاوہہ جلی سواری جاکر وہیں بہت سی خبر کی	حاصل رہو نقد ناوانی چوہ بڑوں پر کیوں ہیں لایم سرشتہ رہم و راہ توڑوں لوگو کو کھنچی دے استغاری آپوچی سواری نامور کی بیرنگی و مانے باجہد اکرام	وہ بولے کہ میں بچہ بڑو کا کتا وزے کو کیا ہو ہر انو یہ لکے وہ رام کو ہوساتہ پاکر حکم بنایا رکھیں وہ شہاد جوئے تو چنگی ہوجا رخصت ہوئے پوچھو چاہا	خدمت میں سدا رہو نگاہ قطر کی کو بنا دیا سست شوکت سی جلی سواری نہاتہ آگے کی طرف بڑھے مسابہ ہر اک کو سواوہ حال حال رخصت ہوئے پوچھو چاہا
---	--	---	--

آخ ز او تر کا ند

استقبال کرنا بہت اور سترہن کا اور داخل ہونا رام و چمن کا
شہر جو دیہا جی میں اور دیو تو نکا گلفشانی کرنا

میں پھر ہو کر جو لینے والی مستور ہو کر جو آمد رام کو شلیا سترہن کی گئی سہ سترہن اور شہر غل چلیا آئے تو مبارک سر نہا جکا یا سترہن نے شہر چو تہا دل رعایا خام تھی جان و جہان شک ہر ایسی میں تو جو خرس کی چند رہیں یہ ساری اہل سیر	غیظ میں دلوں کو کھینے والی گھر سے چلے بہت اہل اکرام دیکھے جو یہ لطف کرتے رستہ کی سیرت بڑھو بھوش یہ موقع لطف ہو مبارک حفظ دل ام نہا یا سترہن نے ملنے کو ہر ایک وان پر آیا اک بیٹری بھیڑ تھی تان حیرت سی تھی بعض لوگ محزون انگدہن کہیں کہیں مہاسیر	گل شاخ قلم سے کسل بہن جنس راحت جو بننے پائی سکھپال میں جو سواتی اتنے میں جناب نام ہو بچہ بہت آگے و پیچ جو کر گئے چمن جی اور جناب گیسر وہ مجمع عام حلقہ زن رگتا تہہ پہ دے تہہ قدر اتنے میں کیسے کدیا حال القسطہ اسطرح یہ سب میں	رگتا تہہ سترہن بل رگتا آگے بڑھو ہر پیشوا کی تین مائل اشتہار تینوں یا مجمع خاص عام ہو بچہ بڑھ کر ہوئے چہرہ کر گئے ہر ایک سے چہرہ کر گئے پہو لہے لبہا ہو چمن تہا برساتے تھے پھول لہو تہا ہو رام کے ساتھ شکر مال رگتا تہہ کے ساتھ یاد رہا
--	---	---	---

راہ راہ سے انیس کی لڑائی	تہا جلوہ زور آزمائی	راجہس جوہر ایک جلوہ فگن	بہائی راویں کا ہی ہسبیکن
نہی کا اسیکو اب طاراج	ہو اسہ غنایت ہماراج	القصد سواری سریرام	آپونچی محل میں اجد اکرام
پونچن سری جانکی محل میں	ہرست خوشی مچی محل میں	سولہ ہول بخت تہو جو جاگ	تہا جلوہ رام سبکے آگے
جاوہر قدرت کو چار سو تھے	خود رام ہو کر رو رہے	سبھا تہائی ہر ایک طالب	رگنہ تہو مچی سے میں مخاطب
کیا عرض کروں دہر مقرر	دراحت کی وہ داستان طر	جب سب ہوئی تو با صد اکرام	ہو پنچے دربار میں سریرام
تاریخ سعید جلوہ گر تھی	شان راحت اور ہمدردی	تخت شاهی پہ آکر بیٹھے	نقد خراز پاکر بیٹھے
ہو قیامت جی لڑا کر	کھینچا قفقہ بین پہ آکر	پر کیا تہا زمانہ ہو گیا شہ	تہا خانہ اہل ملک آباد
راحت کی بات تو کارخانہ	بجھتے تھے خوشیکہ شادیانے	قسمت جو اجد سیا کی چمکی	صورت نہ کہیں تھی رنج و غمی
حقیقت نہ سر سوتی جو آباد	ہولے سی ہی ہر نہ عمکی تھی	رنج ماضی جو سبکے ہول	تہا شادی و زخمی میں غفل
سکریو ہسبیکن خرد مند	خصت ہو کر گوشاد و خرد	بچھڑی جو ہر ادھر ادھر کر	غم سنگے کلفت سفر کے
اب شک و پاس کی یہ جا	حاصل مجھو نقد مدعا ہے	مجھ پر سریرام کا کرم تہا	صفحہ پر جو در نشان قلم تہا
کیونکر خوش دل تہا	آسان ہوئی مشکل تہا	یہ ایسی کہتا ہر محزن نور	پڑھنے والا ہو اسکا سرور
پر غم ہو کر گوشاد مان ہو	سائل ہو اگر تو کامران ہو	سفسس ہو اگر تو اہل زہو	بدنام ہو کر تو نام و رہو
اولاد کا مدعا گر ہو	نخل امید بارور ہو	جو کہہ کہ ہو مدعا سائل	بیشک ہو اسی کہتا حاصل

سپہرہ مخم شہم

عرض حال مصنف رام لیسلا مع حالات باشندگان محلہ تولستہ

صد شکر کہ رام کی دیا ہے	دل شاد ہر لطف مدعا ہے	حاصل تھو مجھو نقد رام	پوتی بخوشی ہوئی یہ انجام
عجبت سے غرض میان کیا	کی خست کہتا یہ جب لخواہ	حبدن اغازیہ کہتا کی	ضیق فرصت کا دل تاشا کی
فرصت نہ ذرا تھی مجھ کو حال	مایل فکر جہانین تہا دل	سرکار کے کام ہو تہا کام	فرصت ہی تھی ہر سو تاشا نام

تو غلبه استیلا	پیر دل جو ہو گشتا کا شیدا	کافی لڑ فکر تا دو گشت	میں جو وقت شب
کھینکے لگا اس کو مگر جو	بیتا جو تلو دات لیکر	ہمت تو بھی لڑو رہی	میں ہی پریم کی سہلی
کیون بھر سخن او منہ رہا	حیت ہی مجھ پر حال کیا	خوڑون جولی گئی تہا سب	میں ہی سخن طر حروس طلب
تتا ہر کا خیال مجھ کو ہر آن	القصیدہ ہی تہا رثاں ان بیان	تجسیر بولی رام کی دیا یہ	دل ہو نہیں محجب کی جا یہ
سوزوں اپنا کلام سنتا	سو تا ہی تو نام رام سنتا	نتی خواہین ہی مجھ ہی فکر	کیون ہر تہہ ضبط رام کر
آئینہ دل تہا یہ کہد ورت	انگو نہیں تھی تاکہ صورت	رام و چھپس کی آرزو تھی	خفتہ زینت ہر آن گفتگو تھی
سب فضل جناب بام کا تھا	ذہن اپنا جو اس طرح سنا	وولت دہلی جو تو زچا گیا	اس حال رازی ہی آجانی
بندہ کیونکر نہ بھرنا ہے	سچ ہر مالک جو بات چاہو	گفت شعر و سخن کی آرزو تھی	دور نہ کتاب گفتگو تھی
پوچھی مقبول عام ہر جا	حکم الیا جناب ام جو چاہے	مشہور ہو نظم نیک بنجام	اب میری یاد عا ہوا ہی سر پر ام
قائم رہے جگ میں ہی سر پر ام	اس پوتی کو ساتھ میری بنام	حاصل مجھ نقد آبرو ہو	میر بیک کو اسکی آرزو ہو
اعضا کی بدین ہونہ سستی	حاصل ہر نقد تندرستی	لطفت صحت سے دل بھر شہر	بیماری مرد دل ہو کافور
الفت دلو ہر ایک سے ہو	رغبت جو امونیت ہو	طالبین غیر کی مدد کا	مالک ہر دل کہی حسد کا
ہاتھ آئے معاش و مرہ	بی فکر و تلاش رور مرہ	سر پر شہرہ دوستی بنا ہون	دشمن کی بی بین بری بنیاد
گوئی نر کا رہے مرا کام	اشاہی بہت ہوا ہی سر پر ام	ولیں نہ ٹرے ہو شہر دہ	مطلق ہو پیش و پس پڑا دہ
ہر رو و شریک خاندان	فرزند و عزیز و مہربان	یہ ہم نہ ہونہ سد و بست کوئی	قائم رہے صورت نکوئی
یہ میری دعا قبول ہو چاہے	نقد راحت حصول ہو چاہے	محفوظ کار میں غم و بلا ہو	شادان ہیں رام کی نیا
دل بولا اب اور حال کہہ دل	یہ موقع لطیف تہا جو فی الحال	صورت منی کا ہر شہر و آباد	حسب دم و حال بصدا ب کی
عالم میں ہر دم اسکا مشہور	یہ بستی تو ایسی چشم بدور	آباد و سان کہہ نہ ہو	دوست ہر جوان کہہ نہ ہو
میر سہرہ بزرگ کش پاست	شہر شہسہ صاحب است	یکتا تو زمانہ سر پر ام	باشہد و جان کا مور میں
سر پایہ تو خور و آبرو میں	عالم مرد و عجمتہ خود میں	ہریت ادا امرت لال دہر	میں تو کمال شیک ستور
بالا ہر جہا نہیں بات انگلی	ہر سو ہر خلق ذات انگی	اما ہر ہر نصیحت گراھی	میں نہ یہ بال راہو نامی

عالمی بیوش نگار دان من	عالمی بیوش نگار دان من	عالمی بیوش نگار دان من	عالمی بیوش نگار دان من
تیر خرچ کمال کر میں	پو تھیہ امرت لال کر میں	پو تھیہ امرت لال کر میں	پو تھیہ امرت لال کر میں
سرا یہ علم جو یہ ذات	ہر شکستہ تاج کی بالک	ہر شکستہ تاج کی بالک	ہر شکستہ تاج کی بالک
ایجاد پسند بر طبیعت	کلب فکر میں بند بر طبیعت	کلب فکر میں بند بر طبیعت	کلب فکر میں بند بر طبیعت
ہر شہر و سخن کو مطلب	آگتے میں محقق ایک سب	آگتے میں محقق ایک سب	آگتے میں محقق ایک سب
اچھو کر میں اچھو آرزو من	میں جیسکے رام کی فرزند	میں جیسکے رام کی فرزند	میں جیسکے رام کی فرزند
حسن خط میں جو تیر نگانہ	شاگرد تھا آپکا زمانہ	شاگرد تھا آپکا زمانہ	شاگرد تھا آپکا زمانہ
مقبول تخلص آپکا نت	جو شعر شاعر لکھ باہتا	جو شعر شاعر لکھ باہتا	جو شعر شاعر لکھ باہتا
میں دولت ایسی ہی نگانہ	بیشک میں سبب زمانہ	بیشک میں سبب زمانہ	بیشک میں سبب زمانہ
وہ فکر فضا جو پر فضا ہو	مشہور کلام آپ کا ہو	مشہور کلام آپ کا ہو	مشہور کلام آپ کا ہو
کاپی لکھنے میں ہی جو ہر طاق	مشہور میں خوشنویس فاق	مشہور میں خوشنویس فاق	مشہور میں خوشنویس فاق
میں رام دیال خوش خط ہوا	آگاہ ہر جیسے شہر کا شہر	آگاہ ہر جیسے شہر کا شہر	آگاہ ہر جیسے شہر کا شہر
مشہور لکھوں ہونا نام رغب	مرغوب ہے سب کلام رغب	مرغوب ہے سب کلام رغب	مرغوب ہے سب کلام رغب
مشہور ہے شان خوشنویسی	ہر خامی کی چال ریل کی سی	ہر خامی کی چال ریل کی سی	ہر خامی کی چال ریل کی سی
حسن خط مہربان عیان ہو	ہر دائرہ مہر آسمان ہے	ہر دائرہ مہر آسمان ہے	ہر دائرہ مہر آسمان ہے
سب یا کو میں کتے سنج نامی	رشتہ فردوسی و نظامی	رشتہ فردوسی و نظامی	رشتہ فردوسی و نظامی
برہم نو کوئی نیک فرجام	یاں طول کلام نہ تھا کام	یاں طول کلام نہ تھا کام	یاں طول کلام نہ تھا کام
سامان پتہ بدل بیان ہو	اک گوشہ میں فرہ ہی نہان	اک گوشہ میں فرہ ہی نہان	اک گوشہ میں فرہ ہی نہان
حبیب محمد جو تھی شاعری	سر پر میں جگر و سنوٹ پانی	سر پر میں جگر و سنوٹ پانی	سر پر میں جگر و سنوٹ پانی
عمر وہ کلام چشم بدو و ر	اکثر میں کتابیں افکی مشہور	اکثر میں کتابیں افکی مشہور	اکثر میں کتابیں افکی مشہور
وہ دوق شکر خانہ ان میں	آہا ہر سخن وری عیان میں	آہا ہر سخن وری عیان میں	آہا ہر سخن وری عیان میں

دو پہاڑی ہی میر ہو گئے دانت سرخ شہر و سخن کا اوسکھوئی تو	سید دل کو غریزہ رخ و جوش پڑھے لکھنے کا خوش شوق	پہلا وہ بوہائی ہو خوش انجام ایک اسکا لپسہ چشم بدو	تا پاشا د اوسکا ہر کام دنیا میں رہی ہمیشہ مسرور
چو بہاڑی جو سب سے ابرہائی یہ بہائی ہی میر ہو خوش قبال	عالی ہو طبیعت اورستی بائی ذہیوش و علیم و نیک افعال	باسم جون جو دار کا پڑا دو نو نکود عایہی ہو کشیر	ہو ضبط وہ نام پاک بنیاد مسرور رہیں بختصل گمیر
عمودی ہی میں میر صاحب عامی کی یہ میں بزرگ دیش	ہے خانہ لطف و عیش آباد شفقت فراز میں بصدش	لگنندن پر رہی جو پڑا ہو نو نظر جو انکا فرزند	اس نام سے دل ہو مسرور رکھیں اوسے را حیمہ خر سنہ
بگوان کا ہمیشہ پی کریم اوسکا ہی خیال ام لکیر	نقد آرام دل ہم ہے مسرور اوسے ہر کم	گشتن میں گل طرب کھلا کر میں ز جو لکیر تانیں اکثر	لخت جگر اک مجھو ملا ہے مشہور جو ہیں وہ طبع جو کر
اس کو میں بگاڑ کر نا	ہے فکر میں تازہ فکر کر نا	ہو اس سے لب خضار و آ	فہرست میں ہر شمار واجب

- ۱۔ رہس پنج ادھیائی — اس منظوم اپتھی میں سرتی شرن جی کی لیلیا کا ذکر پانچ ادھیائے میں درج ہے
- ۲۔ گیتا مہاتم و گیش چوتہ — اس کتاب میں سری بگاوت گیتا جی کا مہاتمہ اور ادھیائے میں نظم ہے
- ۳۔ رسوم التعليمات — اس کتاب میں مختلف مضامین مفید عام درج ہیں —
- ۴۔ تقدیری کرشمہ — اس کتاب میں چند دلچسپ حکایتیں ہیں جسے تقدیر کرشمہ کے نام سے ظاہر ہوتا ہے
- ۵۔ گلگشت باغ غمکنو — اس شہری میں ولید ملکہ محطہ قدس ہند کی لکھنؤ میں تشریف آوری کا ذکر ہے
- ۶۔ احسن التواریخ یعنی تاریخ صوبہ اودہ — اس کتاب میں اودہ کی ضروری حالات و واقعات درج ہیں
- ۷۔ شہری سبستان حیرت — اس میں وفات جنگ بہادر وزیر نیپال اور انکی رائیو کوستی ہونیکا حال ہے
- ۸۔ یادگار ریاست بہوپال — اس کتاب میں ریاست بہوپال کا تاریخی حال درج ہے
- ۹۔ یادگار ریاست الور — اس میں ریاست الور کا حال درج ہے
- ۱۰۔ نیپال سماچار — ریاست نیپال کا ذکر ہے
- ۱۱۔ نظم دلپذیر — ہمارا جہاں اور والی ریاست یامپور کا ذکر ہے
- ۱۲۔ افضل التواریخ — تاریخ اودہ یعنی حصہ دوم احسن التواریخ

- ۱۲۔ گلدستہ کشمیر۔ ریاست کشمیر کا کچھ ذکر ہے۔
 ۱۳۔ گلزار فرنگ۔ روسیہ اور جولیت کا ایک عاشقانہ قصہ انگریزی سوار دوین نظم کیا گیا۔
 ۱۴۔ نافع صحت۔ حفاظت مند رطلی کے مطالب درج ہیں۔
 ۱۵۔ شکارنامہ اسد جنگ۔ جناب وحید الدولہ عضد الملک میرزا محمد حسین خان کا ذکر سپہ شکار کا۔
 ۱۶۔ چمنستان میسور۔ مہاراجہ میسور کی ریاست اور گدی نشینی کا ذکر ہے۔
 ۱۷۔ گلدستہ باغ نشاط۔ ریاست خیر پور سندھ کا حال ہے۔
 ۱۸۔ گلدستہ تمت۔ مختلف مضامین رفاه خلائی درج ہیں۔
 ۲۰۔ بشن لیلا۔ اس پوتھی میں دس اوتار کا ذکر معہ شبیہ ہر اوتار کے درج ہے۔
 ۲۱۔ رام لیلا۔ اس پوتھی میں سری راجہ رام چندر کی تمام لیلا درج ہے۔
 ۲۲۔ اسفند التواریخ۔ یہ کتاب احسن التواریخ کا تیسرا حصہ ہے اور مطبع تمنائی میں زیر طبع ہے۔

قطعہ تاریخ مصنف رام لیلا

رگناتھ نے کی ہے مجھ پر دیا اردو میں جو بی نظم کتا
 بہ نام نے خود اوتار لیا راجہ دست کو نال کی
 جب گہر سے چاہے کج کی طرف حاصل ہوا ہر کہ میں کو شرف
 آگے جو بڑھو اک سل ویکسی وہ زوجہ کو تم صاف تری
 رگناتھ نے خود توڑا جو دھنک سرو کمال تیرا جنگ
 رگمیری رات او وہ سوجلی شلو کی زانیں دھوم مچی
 رانی تھی جو کیکلی دست کی اوسے ہی غامیہ یہ حکمت کی

ہنگتون نے ہی خوش ہو ہو گما دل صد ہوا مکی
 کو نشلیا کو نقد مراد یا شیدا تھا جان خنیا پر
 گو اہل فساد تو تیغ بکف پرتا خنیا صف آرا پر
 کچھ شک نہیں مکت امتیاس کی موقوف تھی خاک بنیاد پر
 سینا کو رہا کچھ ہم و نہ شک قریاں ہو میں و دلاں پر
 بہانہ کی جو رسم ادا وہی رونق تھی جمال خلی پر
 رگناتھ نے غم نہایت کمال سے اس کا تشریح و تفسیر

خوش آنست تماست یکی لایم ایام صد به علم اعداد پر	و منزل صحرای کوی بر دهم تنی اس ملک بزی
هوش کو جو تما هرگز ملا صد به مواطی استیار	سنگ کو جو روان یک جلا ده خانی موایا بند بلا
چپ لوئی که آت بعد طبع بنشیند وین تخت اجداد پر	انگار سیاحت جو گنه رگب سب اهل شرارت ہو گزاسر

تقی فکر بچے تاریخ کتنا مصرعہ یہ قلم نے ادب سے لکھیا
 ہر آن تناسکی ہے دعا ہوں نام کہ اسے قلم سے
 ۱۹ ۳۹

قطعات تاریخ از شاخ افکار مہر آثار بلاغت انیسے منشی و ہنیت
 صاحب متخلص بہ محقق خلف منشی جسیکہ راسے فرمان نویں سلطان
 متخلص بہ مقبول مختار سرکاری اقتدار اواب و حیدر الدو لہ
 عضد الملک میرزا محمدی حسین خان بہادر اسد جنگ

مزد باد اوساتی گلغام و سیم اندام و شوق	روح پرورد دلربا شکرت حور اجال
رام ایسا کر پے انظمش قلم سالسا	آرزو داشت در قلب و دما ہاد و مقال
قلم شد با طرز خوب و جواکب درست	می سزد بر پندت از بفرمانی خیمت ال
ہست چون دہن رسا و فکر نفا و شش بلند	کر در یک ماہ نظم از فضل رب ذوالجلال
ارایے توضیح سال اختتامش بود فکر	تا گمان آمد صد آواز القند و خند و فال
کام و محقق کریم قمری الفورا ین بیت عجیب	گشت تاریخ حیدر شہر زو عیان بے قیل و قال

بہت نظم رام لعل پاک عنوان در بار
 دیپنیز دے نظیر و بیہال و بیثال

ایضاً

امام حسینا چون تنہا کرد نظم	بامضامین بدو طرز خوا	بانگ مدح و شوق تحسین شد بلند	در حال قلمی بزرگ و خوب
-----------------------------	----------------------	------------------------------	------------------------

خواهش از نظم و شاعرانه	راست است این خوانش محلی انقلاص	خواست با تفت محقق سال نظم	گفت نظم رام لیساراک
------------------------	--------------------------------	---------------------------	---------------------

الف

رام لیساراک چون اردو نظم شد	آفرین بر عاقل و بهیلا گفت	چون محقق خواست از نظم	داده ذکر پاک نام او تار
-----------------------------	---------------------------	-----------------------	-------------------------

الف

رام لیساراک در اردو چون تفت کرد نظم	گشت اشعارش تجلی بخش چون مهر بین
گوشتها محو سماج و چشمها مصروف دید	سیرت قلب عاشقان فانوس بر دم مهر بین
مهریو اشکال ایالتش چو ابروی بستان	سر سیر ترکیب اشعارش چو زلف عین
سامین و نازنین صورتش نامادیدم	با فزادان اشتیاق و با هزاران آفرین

چون محقق در هوا شوق حبه تم سال نظم
گفت با تفت گاش فیض است تاریخ متین
منظومه

الف

مژده بر او باد خروزی بر است و دوستان	نظم پاک رام لیساراک نمائند کفیل
و ده چه نظم با ضیاء و ده چه طهر با شرف	بهت چون خورشید بر طبیب عیش روشن
دکتر و دگر چپ و دل آه بر زود لحد پسند	ز جور انطق صیحه جان دار و دی و علیل
از نظام جهان آفرینش در مذاق دلریاستش	دوستان اندر نشاط و دشمنان خوار و ذلیل

چون محقق خواست سال طمش از تفت شنید
داده تادور رام لیساراک بشیر و معید
منظومه

الف

چون که منی در هر دو عالمی طبع	ماتل و شیرین بان شکر	چون که منی در هر دو عالمی طبع
راحم لیلیا ایسی کی اردوین	در پسند شاه و طلب و ذریا	چون که منی در هر دو عالمی طبع
چون که منی در هر دو عالمی طبع	چون که منی در هر دو عالمی طبع	چون که منی در هر دو عالمی طبع

قطعه تاراج طبع او شاعر نامور جناب منشی جو امر سنگه صاحب جوهر کلامی
 و نگارنده می حقیقت کا کیون نه یہ لطف مبارک کا رو جو جوهر پسنیہ بہت طرہ ترکار نامہ قدرت کا

تاراج طبع او شاعر شیرین مقال جناب منشی شکریال فر

کیا اس کہتا کوتنا نظم جو کہتے ہیں طبع سا ذکر کیا کرو رو بوجت سے وخت تم چپا رام او تار کا ذکر کیا

قطعه تاراج طبع او شاعر پاک نهاد جناب منشی لالتا پر شاد شفق شاگرد
 جناب منشی کنور جی صاحب مدحوش و منشی شکریال صاحب فحت
 و نیز فیض یاب از جناب سید غا علی شمس

یعنی الفاس کہ تذکرہ رام اودھ	میتناست کہ مداح تنہا ہر دو
۱۹۳۹	۱۹۳۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۰
طامرو صالح و نظارہ کن شام اودھ	نور آن نور حقیقت شفق اندر آید
۱۹۳۹	۱۹۳۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۰

تشریح قطعہ تاراج

تاراج دو لکے ہر صبح ۱۹۳۹ لکھتے ہیں اور اگر حروف مہملہ کو چھوڑ کر فقط ہر صبح

مجموعہ نوکرین سے مصرع سے تکرار میں نکلتے ہیں علامہ میں یہ منع ہے کہ ایک مصرع
 کے اعداد میں دو مصرعہ کی جگہ پر اعداد حروف مجملہ کے ساتھ لکھ کرین تو صحیح ہے
 میں اس طریق پر بارہ بارہ اور ہوسے جملہ پیش ہاوسے نکلتے ہیں
تفصیل و وارز و فیل میں مقوم ہو

میزان اعداد حروف مہملہ مصرع اول + با اعداد حروف مجملہ مصرع ثانی	
..... // + // مصرع ثالث	
..... // + // مصرع رابع	
..... // + // مصرع اول	
..... // + // مصرع ثالث	
..... // + // مصرع رابع	
میزان اعداد حروف مہملہ مصرع ثالث + با اعداد حروف مجملہ مصرع اول	
..... // + // مصرع ثانی	
..... // + // مصرع رابع	
..... // + // مصرع اول	
..... // + // مصرع ثالث	
..... // + // مصرع رابع	

تاریخ طبعہ از شاعر نازک خیال جناب بابو چوٹے لال صاحب
 متخلص بہ مفتون لکنوی

سخن راہ از تازہ آقیالی	چکر دہ نظم در ہا معالی	سخن کو ندارد پہنچ ثانی	سخن دہان و سخن فہم و تنہا
------------------------	------------------------	------------------------	---------------------------

پڑھے جو یہ کہتا ہے ایک جگہ کیلئے میں نے	برائے طبع و جان ہر ورق مانند ہے
مراتب دونوں برابر ہیں کیساں میں برابر	مراں عرش کراست کا انیسٹ میں رقم ہے
اگر ہر کلامی کلام افق تار سچ خبری لکھی	یہی لکھ دے تیار ہو وہ نوین لکھو بکھر ہے

ایضاً

خجندیہ سدا رام کا	وسیلہ شہرت آرام کا	افق نظم مصفا و تننا	اگر امی ذکر سیتا رام کا
۱۲۹۰ فصلی	۱۳۰۰ ہجری	۱۳۰۰ ع	۱۹۳۹

ایضاً

رام لیلیا کی تننا جو نظم	صاف و دلکش بندش	دہوئے سیتا قدم کمال	نظم اولی حال رام کا
			۱۹۳۹

قطعة تار سچ طبع از شاعر فرخ نهاد و رامی رگہنا تہہ پر شاد صاحب
 مسرور خلف رامی پور پنچند صاحب خیر آبادی

تننا جو میں شاعر کہتا آرا	اگھی یہ پسند دل عام لیلیا	نہن گیت کیوں چہکے مسرور	یہ پایہ غرور اکرام لیلیا
کمیون جان کی خبر ہو بہر شاقی	یہ جو رام کی نیک انجام لیلیا	جو اقم لکھیں اور تیر میں	جو چاروں کی فرض نہ ہو جام لیلیا
جو رگہنا تہہ جی کی جانب سے ہر	سوئی باعث درد و آلام لیلیا	جو تیرا رہنے دیکھا آج میں	پہنچی رنج و کلفت کا پیغام لیلیا
جو رگہنا تہہ زکیا قتل راون	وہ سوئی ہر طشت نام لیلیا	بہیسیں جو لکھا کی جتنی حکومت	سوئی ہر شمشیر کا جام لیلیا
مہا اہم ہر دہاں کے اودھ کو	سوئی ہمیشہ و عشرت کا انجام لیلیا	یہ مسرور لکھ دے سال سبت	تننا کی نظم نور ام لیلیا
			۱۹۳۹

قطعة تار سچ طبع از شاعر زکین خیال رامی مکہ زلال تھامس پور انش خلف

راے طوطا رام صاحب خیر آبادی

کامرہ ملک تنہا و سخت دلان سے کسا نیوں نہ ذکر جاتی جی سے امان جو جان کی سہی دے وہ کہتا لکھی کہ یہ قبول خلق گاموشی سے تو بھی دالتش مصرع تاریخ سال	ہو گئی موزون کہتا اردو میں سستارام کی بہر خاص و عام صورت ہو گئی آرام کی۔ تی حقیقت میں تشاکوتست آرام کی۔ مکت بخش النش و جان نایاب لیسارام کی
--	--

۱۹ ۳۹

تاریخ طبع از شاعر نکتہ ایجا و نشی گو پر شاد صاحب قیس شاگرد
خیرت تسلیم لکھنوی

ایک تارین و درازین کیا یہ پتہ رہے جا نصیب	یہ لکھنوی سے بہت قریب	خوبیہ میانظم راہن جہی
---	-----------------------	-----------------------

تاریخ طبع از جناب نشی کشند یال صاحب خلف نشی پور پختہ
لکھنوی

ایک ملک تنہا سے جو گھاسے منہ میں اب سرا عدا فلم رکے برائے خواہش بہت	ترو تازہ ہوئی شل گلستان رام کی لیلیا کو۔ لکھی تنہا نے گل افشان رام کی لیلیا
--	--

۱۹ ۳۹

تاریخ طبع از شاعر خجستہ فرجام نشی راجہ رام صاحب لکھنوی

نشی دوران تنہا ایک نیت خوش نصیب جب جناب رام کی لیلیا وہ موزون کر چکے ہلک نہیں نے فرمایا یہ وقت فکر و غور	شاعر ذی عقل و دالتش میرے ہیں صادق مجھ سے بھی فسرہ پایا لکھ تاریخ اسکی اور مجیب دو ملینک پہل تنہا کو اسی سال ہی
--	--

ایک تو نخل تنادو سرور تبہ بڑا	اس سبب سے تعمیر دو کا ہا سین و حسیب
ہو گیا مصرع ہی موزون پئے تاریخ سال	رام لکھنؤ کی ہوئی تصنیف با طرز عجیب

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نکتہ سنج و سخن پناہ سید محمد حسین صاحب
متخلص بہ جاہ لکھنوی

منانے براہ نکتہ دانی	لکھی یہ رام کی خوش اسلوبی	یہ ہے جو اس کو نقد کرتا	نیکون بہگتون کو ہو جاو
	لکھنؤ تاریخ رقم ہی عیسوی ہجاہ	یہ کی تالیف راہنہ خوبی	سنتہ ۱۲۶۰

قطعہ تاریخ طبع از صاحب دانش و ذکا جناب منشی نبی بخش صاحب
شید امحافظ دفتر محکمہ حرج ضلع بانڈا

رام کی اس کہتا میں ام شیرا	سب عیان و حقیقت گل	ہر پے فکر سال ہا تقبی	خواستگار سعادت کلی
----------------------------	--------------------	-----------------------	--------------------

قطعہ تاریخ اسطباع کتاب رام لکھنؤ طبع از ادبناپ شیخ ظہیر الدین
صاحب ظہیر مہر و ندوی ضلع الہ آباد شاگرد جناب مولانا شاہ صفیر
صاحب لکھنوی

بجہ اللہ اکنون شد مرتب	کتاب لاجواب ام لیلیا	ظہیر از کس نشد ممکن کس نوع	جواب با صواب ام لیلیا
دل الحمد را حاج چو کریم	زاعداد کتاب رام لیلیا	بزر و بینا کش گشت تیغ	بہ الفاظ کتاب ام لیلیا

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نیک بہاد منشی در گاہر شاہ صاحب شاہ لکھنوی

رام کے فضل و ثنائے	انظر کی خوب رام کی لیلیا	شاہد کہ تو ہی مصرع تاریخ	ماور العین نظم روح افزا
--------------------	--------------------------	--------------------------	-------------------------

ارح طبع از شاعر نیک فرجام منشی خیالی رام صاحب خیالی لکھنوی

یہ خوب نظر رام ہے	سبت میں خیالی گستاخ	صد آفرین نگار و نستا	یہاں پریم کا سند
-------------------	---------------------	----------------------	------------------


غلامت

صفحہ	طر	غلامت	صحیح
۱۶	۱۶	را اسکو جو اسن جان ہو منظور	ہاں اسکو جو اسن جان ہو غما
۲۳	۶	دیکھا جو پشت سے احوال	دیکھا جو سمٹت زبہ احوال
۲۵	۵	کیون سے ہو دل پہ رنج گاہ	کیون سے ہو دل پہ رنج جاہ
۲۵	۵	گوشتا سر زاک الیسا را	گوشتا سر زاک الیسا مار
۲۶	۱۰	وی اپنی انگوئی خدا غلام	وی اپنی انگوئی یا خدا غلام

اعلان جو کلاس پوٹھی کا حق مالیت محفوظ ہو لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت مصنفت اسکو چھاپنے
 بھروسے کا قصد نہ کرے۔
 پورچند مالک مطبع تثنائی لاہور

غلامت

سریرام چندر کی دیا سے یہ ادب پوٹھی مطبع تثنائی میں با تمام بیع جناب غشی پور




صاحب مالک مطبع ہذا جاہ مارچ ششہ اعیسیٰ

چکر ضیا بخش چشم شتافان

خرد افروز جونی

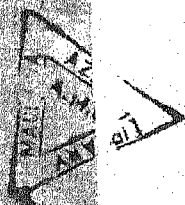
تم تم تم



کاتب پوٹھی ہذا کارا اہل دستگاہ سید محمد حسین متخلص بہ جاہ

12.5 29/12/11
This book was taken from the Library on the
date last stamped. A fine of 1 anna will be
charged for each day the book is kept over
time.

12/11/56



URDU STACKS



